عمران سیریز
سی شارک
ظہیر احمد
canned and Uploaded By Muhammad Nadee

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوایشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی

---------- محمد علی قریشی

ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی

کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری

طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 115/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

محترم قارئین۔

السلام علیکم۔

میرا نیا ناول ''سی شارک'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول میرے ایک سابقہ ناول ''بلیک شارک'' کی کڑی ہے جو عمران اور میجر پرمود کا مشترکہ کارنامہ تھا اور ان دونوں نے مل کر صاحالی قزاقوں کے خلاف گرینڈ مشن مکمل کیا تھا۔ اس ناول میں گو کہ عمران نہ صرف بلیک شارک تک پہنچ گیا تھا بلکہ اس کا خاتمہ بھی کر دیا گیا تھا لیکن بلیک شارک باوسائل اور انتہائی وسیع تنظیم تھی جس کے پنجے پوری دنیا میں گڑے ہوئے تھے۔ اس تنظیم کو تنظیمی لیڈروں نے دوبارہ منظم کیا اور پھر اس تنظیم نے دوبارہ دنیا پر تسلط جمانے کے لئے ویسی ہی کارروائیاں کرنا شروع کر دیں جو ان کا وطیرہ تھا۔

جیسا کہ بلیک شارک ناول میں بتایا گیا تھا کہ بلیک شارک نہ صرف ایک منظم اور انتہائی وسیع تنظیم ہے جس کے بے شمار سیکشن اور گروپس پوری دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ ایسا ہی ایک گروپ سیکشن جس کا نام سی شارک ہے حرکت میں آیا اور اس نے کرانس کے ایک سائنس دان جو کافرستان میں موجود تھا کے خلاف کارروائی کی اور اسے ہلاک کر کے اس کا اہم ترین فارمولا لے اڑے۔ سی شارک نے اپنے طور پر یہ ساری کارروائی انتہائی خفیہ طور پر کی تھی اور اس شپ کو ہی تباہ کر دیا تھا جس میں کرانسی ایجنٹ فارمولا لے

جا رہے تھے لیکن ان کا ایک ایجنٹ پکڑا گیا اور جب اس سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تو بے اختیار بلیک شارک کا نام اس کے منہ سے نکل گیا اور جیسے ہی اس نے بلیک شارک کا نام لیا تو اس کا جسم کسی بم کی طرح پھٹ گیا۔ اس آدمی کے منہ سے بلیک شارک کا نام نکلنے اور اس کے جسم میں لگے ہوئے بم بلاسٹ ہونے کی وجہ سے دنیا پر بلیک شارک کی حقیقت کا انکشاف ہوا اور پھر اس معاملے میں عمران کود پڑا۔ کرانسی سائنس دان کا بنایا ہوا فارمولا وہ پاکیشیا کے لئے حاصل کرنا چاہتا تھا اور جب اسے معلوم ہوا کہ یہ فارمولا بلیک شارک کے گروپ سیکشن سی شارک کے پاس ہے تو اس نے کھل کر ان کے خلاف کام کرنا چاہا لیکن۔ اس لیکن کے بعد کی کہانی آپ خود پڑھ لیں تو مناسب ہو گا۔ ڈائمنڈ جوبلی سیریز کی طرح یہ ناول بھی آپ کے اعلیٰ معیار کے عین مطابق ہے جو آپ کو یقیناً پسند آئے گا اور اسے آپ بار بار پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ناول پڑھ کر اپنی قیمتی رائے سے مجھے ضرور آگاہ کیجئے گا کیونکہ آپ کی آراء میرے لئے مشعل راہ ہیں۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔

آپ کا مخلص۔

ظہیر احمد

وسیع و عریض اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے ہوٹل کے ایک کمرے میں آرام کرسی پر ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی بیٹھی کافی کے سپ لے رہی تھی کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑی۔

"یس کم ان"...... لڑکی نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر ٹو پیس سوٹ تھا اور چہرے سے وہ خاصا خوبرو، کھلنڈرا سا اور انگریزی فلموں کا ایکشن ہیرو دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ تھی۔

"اوہ ہیرٹ تم۔ آؤ"...... لڑکی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کافی کا مگ ایک طرف موجود تپائی پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"ویل ڈن۔ یہاں ایشیا میں آ کر تم پہلے سے کہیں زیادہ

خوبصورت نظر آنے لگ گئی ہو“...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”شاید یہ علاقہ ہی ایسا ہے اور اس کی آب و ہوا کا ہی اثر ہے کہ بدصورت کو بھی خوبصورت اور چارمنگ بنا دیتا ہے کیونکہ تم بھی اس وقت ہالی وڈ کے ٹاپ ہیرو لگ رہے ہو“...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا تو ہیرٹ بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہالی وڈ والے تو اب بھی میرے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں لیکن تمہارے باس کے چنگل سے نکلنا ناممکن ہے اس لئے مجبوری ہے“...... نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا تو لڑکی بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”اسی لئے تو میں نے اپنا نام سٹنگ فش رکھا ہوا ہے یعنی زہریلے کانٹوں والی مچھلی جو ایک بار کسی سے لپٹ جائے تو اس میں اپنا سارا زہر منتقل کر دیتی ہے اور اس کا زندہ بچنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ بہرحال میں یہاں اکیلی بور ہو رہی تھی اس لئے تمہارے آنے پر مجھے دلی مسرت ہو رہی ہے۔ اور کچھ نہیں تو اب کم از کم وقت تو اچھا گزرے گا“...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”باس کا فون آیا تھا اور وہ مجھے بتا رہا تھا کہ تم نے مشن کے سلسلے میں ساری تیاری مکمل کر لی ہے اور اب صرف عملاً کام کرنا باقی ہے۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے یا تم ہمیشہ کی طرح اس بار بھی باس کو چکر دے رہی ہو“...... ہیرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھ میں بھلا اتنی جرات کہاں کہ میں باس کو چکر دے سکوں۔ میں نے اسے درست رپورٹ دی ہے۔ مشن تقریباً مکمل ہو چکا ہے اس پر اب آخری کام باقی رہتا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس کام کے لئے باس سوائے تمہارے اور کسی پر اعتماد نہیں کرے گا۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ جیسے ہی اسے رپورٹ ملے گی وہ تمہیں فوراً بھجوا دے گا“...... لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

”میرے کمرے میں ایک بوتل گرین لیمن اور ایک ڈبل ہارس کی بھجوا دیں“...... لڑکی نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

”لیکن مشن ہے کیا۔ مجھے تو باس نے کچھ نہیں بتایا۔ صرف اتنا کہا ہے کہ تفصیلات ڈائنا بتائے گی“...... ہیرٹ نے کہا۔

”تھوڑا سا صبر کر لو۔ آرڈر سرو ہو جائے پھر اطمینان سے باتیں ہوں گی“...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تھوڑی دیر بعد دروازے پر ایک بار پھر دستک کی آواز سنائی دی۔

”یس کم ان“...... لڑکی نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آ گیا۔ اس نے ان کی میز کے قریب ٹرالی روکی اور اس میں سے دو بوتلیں، جام اور دوسرا سامان اٹھا کر میز پر رکھا اور پھر ٹرالی دھکیلتا ہوا خاموشی سے باہر چلا گیا۔

”تم تو جانتی ہو کہ میں نیٹ پیتا ہوں“...... ہیرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ڈبل ہارس کی بوتل اٹھا لی۔

"ارے مجھے تو ایک پیگ بنا دو"...... لڑکی نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔

"سوری اپنا کام خود کرو"...... ہیرٹ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا اور بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل منہ سے لگا لی۔

"ہونہہ۔ یہی تمہاری عادت مجھے بری لگتی ہے"...... ڈائنا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے لئے خود ہی پیگ تیار کرنا شروع کر دیا۔

"اچھی بات ہے۔ کچھ نہ کچھ تو برا لگنا ہی چاہئے۔ تاکہ معاملات لیول پر رہیں"...... ہیرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈائنا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس نے پیگ بنا کر اس کا سپ لیا اور بڑی محبت بھری نظروں سے ہیرٹ کی طرف دیکھنے لگی۔

"اچھا اب بتاؤ۔ کیا مشن ہے"...... ہیرٹ نے بوتل منہ سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب میں تمہیں تفصیل بتاتی ہوں۔ باس نے مجھے یہاں تین ہفتے پہلے بھیجا تھا۔ یہاں ایک سائنس دان ہے جس کا نام ڈاکٹر سارمن ہے۔ ڈاکٹر سارمن کرانس کا رہنے والا ہے لیکن دو سال پہلے وہ وہاں سے اچانک غائب ہو گیا۔ کرانس حکومت اور اس کے ایجنٹوں نے اسے پوری دنیا میں تلاش کیا لیکن اس کا کہیں پتہ نہ چل سکا۔ ڈاکٹر سارمن کرانس کی سپیشل لیبارٹری میں ایک انتہائی اہم میزائل پر کام کر رہا تھا۔ اس میزائل کو فاسٹ ڈیتھ

میزائل کہا جاتا تھا کیونکہ یہ پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں فضا میں موجود کسی بھی طاقتور میزائل کا خاتمہ کر سکتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں اسے اینٹی میزائل بھی کہا جا سکتا ہے۔ چونکہ اس کا بنیادی فارمولا ڈاکٹر سارمن کی ہی ایجاد تھا اس لئے وہی اس پر کام بھی کر رہا تھا اور حکومت کرانس نے فیصلہ کیا تھا کہ میزائل تیار ہو جانے پر اس کا نام سارمن میزائل رکھ دیا جائے گا۔ ڈاکٹر سارمن اس میزائل پر تجربات میں مصروف تھا کہ ایک روز اچانک وہ غائب ہو گیا اور پڑتال کرنے پر معلوم ہوا کہ میزائل کا بنیادی فارمولا بھی غائب ہے۔ بہرحال اسے بے حد تلاش کیا گیا لیکن اس کا کہیں کوئی اتا پتا نہ ملا۔ پھر کچھ عرصے پہلے حکومت کو اطلاع ملی کہ ڈاکٹر سارمن شوگران کی کسی خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہا ہے۔ کرانس کے ایجنٹوں نے اس اطلاع کی تصدیق کی تو حکومت نے اسے واپس لانے کی منصوبہ بندی کی لیکن جب ایجنٹوں نے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا تو وہ جس طرح اچانک کرانس سے غائب ہوا تھا ویسے ہی شوگران سے بھی غائب ہو گیا۔ پھر معلوم ہوا کہ شوگرانی ایجنٹ بھی اسے تلاش کر رہے ہیں لیکن اس کا ایک بار پھر کہیں پتہ نہ چل سکا اور پھر ایک ماہ پہلے اطلاع ملی کہ اسے بلگارنیہ میں دیکھا گیا ہے۔ کرانس حکومت نے اس اطلاع کی تصدیق کرائی تو معلوم ہو گیا کہ ڈاکٹر سارمن یہاں کے کسی گروپ کے ساتھ مل کر کسی خفیہ اور پرائیویٹ لیبارٹری میں میزائل پر کام کر رہا ہے۔ باوجود کوشش کے

نہ ہی اس گروپ کا پتہ چل سکا اور نہ ہی ڈاکٹر سارمن اور اس کی
خفیہ لیبارٹری کا۔ حکومت بلگارنیہ کو ٹٹولا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ سرے
سے ہی اس سارے پلان سے بے خبر ہے۔ چنانچہ حکومت کرانس
نے یہ مشن باس کو سونپ دیا۔ باس کو معلوم ہے کہ میں کرانس کی
اس لیبارٹری میں لیبارٹری انچارج کی سیکرٹری کے طور پر کام کرتی
رہی ہوں جس میں ڈاکٹر سارمن کام کرتا رہا ہے اور سب کو معلوم
ہے کہ وہاں رہتے ہوئے میرے ڈاکٹر سارمن سے انتہائی گہرے
تعلقات رہے ہیں اس لئے جتنا میں ڈاکٹر سارمن کے بارے میں
جانتی ہوں اتنا کوئی بھی نہیں جانتا۔ چنانچہ اس نے مجھے یہاں بھجوا
دیا کہ میں ڈاکٹر سارمن کو تلاش کروں۔ مجھے چونکہ ڈاکٹر سارمن کی
عادتوں اور فطرت کا بخوبی علم ہے اس لئے میں نے یہاں آ کر اس
کی تلاش شروع کر دی۔ مجھے معلوم تھا کہ اگر اس نے مجھے دیکھ لیا
تو وہ کسی طرح بھی اپنے آپ کو مجھ سے ملنے پر نہ روک سکے گا۔
میں اس کی تمام کمزوریوں سے واقف ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم
ہے کہ وہ ماسک میک اپ کر کے بڑے بڑے ہوٹلوں اور کلبوں میں
تفریح کرنے کا عادی ہے۔ وہ ان تفریحات کے بغیر رہ ہی نہیں
سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے یہاں آ کر بڑے ہوٹلوں اور کلبوں میں
باقاعدگی سے آنا جانا شروع کر دیا اور ایک ہفتہ پہلے آخر کار میری
کوشش رنگ لے آئی۔ ڈاکٹر سارمن کی کال آئی کہ وہ مجھ سے ملنا
چاہتا تھا۔ میں نے حامی بھر لی تو اس نے مجھے یہاں کے نیشنل

پارک کی پارکنگ کا پتہ دیا“...... ڈائنا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”پھر“...... ہیرٹ نے کہا جو دلچسپی سے اس کی باتیں سن رہا
تھا۔
”پھر میں وہاں پہنچی تو اچانک ایک کار میرے قریب آ کر رکی۔
ڈاکٹر سارمن عقبی سیٹ پر موجود تھا۔ اس نے مجھے اشارہ کیا اور
دروازہ کھول دیا اور میں اس کے ساتھ کار میں بیٹھ گئی۔ ڈرائیور کوئی
مقامی آدمی تھا۔ کار کے شیشے ایسے تھے کہ اندر سے باہر کچھ نظر نہ
آتا تھا۔ شاید ڈبل شیشے لگائے گئے تھے۔ بہرحال مجھے بھی جلدی نہ
تھی اس لئے میں بھی اطمینان سے بیٹھی رہی۔ مجھے کسی الگ تھلگ
اور ویران عمارت میں لے جایا گیا۔ میں وہاں ایک روز تک رہی۔
ڈاکٹر سارمن نے مجھے بتایا کہ وہ حکومت کرانس اور حکومت بلگارنیہ
کے ایک مشترکہ پراجیکٹ پر خفیہ طور پر کام کر رہا ہے اور دونوں
حکومتیں اس کے پراجیکٹ کو چونکہ سپر پاورز سے انتہائی خفیہ رکھنا
چاہتی ہیں اس لئے وہ سامنے نہیں آ سکتا۔ میں نے اس بات میں
کوئی دلچسپی ظاہر نہ کی بلکہ صرف اس کی ذات میں دلچسپی لیتی رہی۔
میں نے اسے بتایا کہ میں کرانس سے مستقل طور پر ایکریمیا شفٹ
ہو گئی ہوں اور وہاں کی ایک بزنس فرم سے متعلق ہوں اور اسی فرم
کی طرف سے یہاں آئی ہوں تاکہ یہاں کے متعلقہ افراد کو اپنے
حسن کے جال میں جکڑ کر فرم کو بزنس دلا سکوں جس پر وہ پوری
طرح مطمئن ہو گیا“...... ڈائنا نے کہا اور ایک بار پھر خاموش ہو

گئی۔ وہ اس بار سانس لینے کے لئے رکی تھی۔

''اس کے بعد کیا ہوا۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ''...... ہیرٹ نے کہا۔

''بتا رہی ہوں۔ سانس تو لینے دیا کرو''...... ڈائنا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے مائی گریٹ پرنسز''...... ہیرٹ نے کہا تو ڈائنا کا چہرہ پرنسز کا خطاب سن کر گلنار ہوتا چلا گیا۔

''تمہاری انہی باتوں پر تو میں تم پر فدا ہوں۔ تم جب بھی مجھے پرنسز کہتے ہو تو میں واقعی دنیا کی اس نگری میں پہنچ جاتی ہوں جہاں صرف پرنس اور پرنسز ہوتے ہیں''...... ڈائنا نے ہنستے ہوئے کہا تو ہیرٹ بھی ہنس پڑا۔

''اچھا تم ڈاکٹر سارمن کے بارے میں بتا رہی تھی''...... ہیرٹ نے کہا۔

''دوسرے روز اس نے کوئی اہم کام کرنا تھا۔ چنانچہ میں واپس آ گئی۔ پھر دو روز بعد اس نے مجھے کسی اور جگہ بلایا اور میں نے وہاں دو روز گزارے۔ لیکن اس بار میں پوری طرح تیار ہو کر گئی تھی۔ چنانچہ میں نے اسے شراب میں ایک خاص دوا ملا کر پلا دی۔ اس دوا کے اثر سے اس کا شعور سو گیا اور میں نے اس سے ساری معلومات حاصل کر لیں اور اسے بھی معلوم نہ ہو سکا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کا پراجیکٹ مکمل ہونے کے قریب ہے اور یہاں کا ایک

بہت بڑا غیر ملکی بزنس گروپ جسے ہارڈ گروپ کہا جاتا ہے اس پراجیکٹ پر سرمایہ لگا رہا ہے اور پراجیکٹ مکمل ہوتے ہی وہ گروپ اسے کسی سپر پاور کو فروخت کر دے گا۔ اس طرح سارمن کے پاس انتہائی کثیر سرمایہ آ جائے گا۔ اس نے بتایا کہ اس کی خفیہ لیبارٹری دارالحکومت کی ایک کالونی جسے پیراڈائز کالونی کہا جاتا ہے کی ایک بڑی رہائش کوٹھی کے نیچے تہہ خانوں میں ہے اور وہ وہاں کام کرتا ہے لیکن اس کوٹھی اور اس لیبارٹری کی انتہائی جدید ترین آلات کے ساتھ حفاظت کی جاتی ہے۔ یہ معلومات ملنے کے باوجود میں اس سے ملتی رہی البتہ میں نے باس کو رپورٹ دے دی۔ چنانچہ باس نے تمہیں بھیج دیا ہے۔ اب تم جانو اور ڈاکٹر سارمن جانے''۔ ڈائنا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''بس''...... ہیرٹ نے کہا۔

''ہاں بس۔ ساری تفصیل یہی ہے''...... ڈائنا نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ مجھے باس سے معلوم کرنا پڑے گا کہ باس کیا ڈاکٹر سارمن کو ہی اغوا کرانا چاہتا ہے یا اس کی دلچسپی صرف فارمولے کی حد تک ہے''...... ہیرٹ نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا اور پھر وہ چند بٹن پریس کر کے دوسری طرف کال دینے لگا۔

''ہیلو ہیلو۔ ہیرٹ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... ہیرٹ نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ بلیک کابلر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری مگر انتہائی کرخت سی آواز سنائی دی۔

"باس میں بلگارنیہ پہنچ گیا ہوں۔ ڈائنا سے تفصیلی گفتگو ہو گئی ہے۔ ڈائنا نے واقعی مشن کا بنیادی کام کر دیا ہے۔ اب صرف عملی کام رہتا ہے اور میں نے یہ پوچھنے کے لئے کال کی ہے کہ ڈاکٹر سارمن کو بھی ساتھ اغوا کرنا ہے یا آپ کو صرف اس پراجیکٹ کے فارمولے سے دلچسپی ہے۔ اوور"...... ہیرٹ نے کہا۔

"تم نے پہلے تو یہ چیک کرنا ہے کہ کیا پراجیکٹ مکمل ہو چکا ہے یا نہیں۔ اگر تو مکمل ہو چکا ہے تو پھر ڈاکٹر سارمن کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ انتہائی لالچی اور غلط قسم کا آدمی ہے۔ جیسے ہی موقع ملے گا اس نے پھر فرار ہو جانا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ شوگرانی ایجنٹ بھی اس کے پیچھے ہیں جبکہ جس گروپ کے ساتھ مل کر وہ کام کر رہا ہے اور جس نے اس پراجیکٹ پر کثیر سرمایہ لگایا ہے اس نے بھی ظاہر ہے اس کا آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑنا لیکن اگر پراجیکٹ ڈاکٹر سارمن کے بغیر اب بھی مکمل نہیں ہو سکتا تو پھر اس کا اغوا ضروری ہے۔ اوور"...... باس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں معلوم کر لوں گا۔ اوور"...... ہیرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم اپنے گروپ کو ساتھ لے گئے ہو یا نہیں۔ اوور"...... باس نے کہا۔

"نو باس۔ فی الحال تو میں اکیلا ہی یہاں پہنچا ہوں۔ اگر تو مسئلہ صرف فارمولے کا ہوا تو یہ کام میں اکیلا زیادہ آسانی سے کر لوں گا اور اگر ڈاکٹر سارمن کو اغوا کرنا پڑا تو پھر میں گروپ کو کال کر لوں گا۔ بہرحال یہ میرا کام ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ مشن بہرحال مکمل ہو جائے گا۔ اوور"...... ہیرٹ نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہیرٹ نے ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"یہ بتاؤ کہ اب ڈاکٹر سارمن سے تمہاری ملاقات کب ہو گی"...... ہیرٹ نے ڈائنا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ بس اچانک ہی اس کا فون آ جاتا ہے اور پھر وہ خود ہی کوئی جگہ بتا دیتا ہے اور میں ایک خاص پوائنٹ پر پہنچ جاتی ہوں جہاں اس کا ڈرائیور کار سمیت موجود ہوتا ہے اور وہ مجھے ساتھ لے جاتا ہے۔ کیوں"...... ڈائنا نے چونک کر پوچھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارا تعاقب کرتا ہوا ڈاکٹر سارمن تک پہنچوں اور پھر اس سے یہ اگلواؤں کہ پراجیکٹ کس سطح پر ہے۔ میرا مطلب ہے کہ پراجیکٹ میں کوئی کمی باقی ہے یا وہ اسے حتمی طور پر پورا کر چکا ہے"...... ہیرٹ نے کہا۔

"اوہ۔ اس کی تم فکر نہ کرو۔ یہ بات تو میں نے معلوم کر لی

تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ پراجیکٹ مکمل ہونے کے قریب ہے بس تھوڑا سا کام باقی رہتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے تک وہ اپنا کام پورا کر لے گا“ ...... ڈائنا نے جواب دیا۔

”میں نے سائنسی طور پر معلوم کرنا ہے اگر واقعی پراجیکٹ مکمل ہونے والا ہے تو پھر میرے لئے کام انتہائی آسان ہو جائے گا۔ ڈاکٹر سارمن کو گولی مار کر ہلاک کر دوں گا پھر فارمولا لے کر خاموشی سے کرانس پہنچ جاؤں گا ورنہ ڈاکٹر سارمن کو اغوا کر کے ساتھ لے جانے کے لئے بہت کام کرنا پڑے گا“ ...... ہیرٹ نے کہا۔

”کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ جب ڈاکٹر سارمن میرے ساتھ ہو تو تم اس کی لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں سے فارمولا حاصل کرو۔ اسے چیک کرو اور پھر جو فیصلہ کرنا چاہو کر لو“ ...... ڈائنا نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ ڈاکٹر سارمن جیسے سائنس دان بے حد چالاک اور شاطر فطرت کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس نے فارمولا اس لیبارٹری سے ہٹ کر کسی اور جگہ محفوظ کیا ہوا ہو۔ اس لئے ڈاکٹر سارمن سے پہلے ملنا بے حد ضروری ہے“ ...... ہیرٹ نے کہا۔

”کہیں وہ تمہارے ہاتھ سے نکل نہ جائے“ ...... ڈائنا نے کہا۔

”ایسا نہیں ہو سکتا۔ میرا نام ہیرٹ ہے اور میں اپنا کام بخوبی کرنا جانتا ہوں۔ ایک بار میں ڈاکٹر سارمن تک پہنچ گیا تو پھر وہ میرے ہاتھوں سے بچ نہیں سکے گا۔ اسے میں بھاگنے کا بھی کوئی

موقع نہیں دوں گا۔ یا تو میں اسے فارمولے سمیت کرانس لے جاؤں گا یا پھر اسے ہلاک کر کے اس کا فارمولا لے جاؤں گا“۔ ہیرٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم اپنا کام بہتر سمجھتے ہو۔ جیسا چاہے کرو“۔ ڈائنا نے کہا۔

”تم یہ بتاؤ کہ کیا تم خود اسے فون نہیں کر سکتی۔ اس نے اپنا رابطہ نمبر نہیں دیا تمہیں“ ...... ہیرٹ نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نے بتایا تو ہے وہ بے حد شاطر اور چالاک انسان ہے۔ ہاتھ پیر بچا کر کام کرتا ہے۔ میں نے بہت کوشش کی تھی لیکن اس نے مجھے کوئی رابطہ نمبر نہیں دیا ہے“ ...... ڈائنا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم اس کی کال کا انتظار کریں گے۔ جب وہ کال کرے گا تو تم وہاں اکیلی نہیں جاؤ گی بلکہ مجھے بھی ساتھ لے جاؤ گی۔ پھر میں تمہارے سامنے ہی اس سے فارمولا حاصل کر لوں گا“ ...... ہیرٹ نے کہا تو ڈائنا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور گہرے خیالوں میں کھو گئی۔

انتہائی وسیع و عریض اور نہایت شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر میں جہازی سائز کی دفتری میز کے پیچھے خصوصی طور پر بنائی گئی بھاری ٹھوس اور انتہائی مضبوط ریوالونگ چیئر پر لاٹوش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک رسالہ کھلا ہوا تھا جس کے ہر صفحے پر صحت مند عورتوں کی مختلف پوزوں میں رنگین تصویریں موجود تھیں۔

''ہا ہا ہا۔ یہ ہوئی نا بات۔ یہ ہوتی ہیں حسین عورتیں۔ ایک گلابو بی بی ہے جس سے میرے گھر والے زبردستی میری شادی کرانا چاہتے ہیں۔ وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ اور دبلے پتلے بانس جیسی دکھائی دیتی ہے۔ اس کا رنگ بھی کالا ہے اور ناک بھی ٹیڑھی ہے پھر بھی سب کہتے ہیں کہ وہ ملکہ حسن ہے اور اس سے زیادہ خوبصورت لڑکی میرے لئے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ ہونہہ''...... لاٹوش نے ایک تصویر دیکھتے ہی بڑبڑاتے ہوئے کہا اسی لمحے ساتھ پڑے ہوئے فون کی انتہائی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔

''سیکرٹری۔ او بھائی موٹے سیکرٹری۔ کم بخت کہاں مر گئے ہو۔ ادھر آؤ''...... لاٹوش نے یکلخت پھاڑ کھانے والے انداز میں بری طرح سے دھاڑتے ہوئے کہا تو قریبی دروازے سے ایک بھاری بھرم اور فٹ بال جیسا انسان تقریباً لڑکھنے والے انداز میں دوڑتا ہوا لاٹوش کی طرف آنے لگا۔

''جج جج۔ جی صاحب۔ حکم صاحب''...... اس نے قریب آ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''موٹے فٹ بال۔ کہاں مر گئے تھے۔ گھنٹے سے چیخ چیخ کر آوازیں دے رہا ہوں۔ بہرے ہو گئے تھے کیا جو تمہیں میری آوازیں سنائی نہیں دے رہی تھیں''...... لاٹوش نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ وہ۔ مم مم۔ میں۔ وا۔ وا واش روم میں گیا تھا صاحب۔ واش روم میں''...... سیکرٹری نے جواب دیا۔

''واش روم میں کیوں کیا ہوا تھا تمہیں جو واش روم گئے تھے''...... لاٹوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بجے چلی جا رہی تھی۔

''جج جج جناب۔ وہ مم مم۔ میرا مطلب ہے۔ وہ لیٹرین میں واش روم۔ وہ جناب۔ وہ وہ''...... سیکرٹری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو یوں منہ سے پھوٹو نا کہ ہر وقت کھاتے رہنے سے

بدہضمی کے مارے ہوئے ہو۔ کیا کھایا تھا رات کو۔ کہیں دفتر کے
حساب میں تو نہیں کھاتے رہے۔ بدبخت آدمی ہر وقت آفس کا مال
مفت کا سمجھ کر اپنی دوزخ بھرتے رہتے ہو اس لئے بدہضمی ہو جاتی
ہے''...... لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں جناب میں نے تو رات کو کچھ کھایا ہی نہیں۔ بھوکا ہی سو
گیا تھا''...... سیکرٹری نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ کچھ نہ کھا کر بھی اس طرح سے پھولے ہوئے ہو جیسے
کسی غبارے کی طرح ہوا جسم میں بھر لی ہو۔ ہونہہ موٹے ہاتھی کی
اولاد چلو فون سنو۔ نجانے کون کم بخت اور بے صبرا مسلسل گھنٹیاں
بجائے چلا جا رہا ہے۔ پتہ نہیں کہاں سے مل جاتے ہیں ان بے
صبروں کو فون''...... لاٹوش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو سیکرٹری نے
جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ سیکرٹری ٹو مینجنگ ڈائریکٹر لاٹوش انڈسٹریز''...... سیکرٹری
نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔ لاٹوش نے بلگارنیہ میں اپنا زبردست
بزنس پھیلا رکھا تھا۔ اس کا باپ ترکے میں وسیع زرعی جائیداد چھوڑ
گیا تھا جسے اس نے بیچ کر شہر میں نہ صرف بڑے بڑے پلازہ
کھڑے کر لئے تھے بلکہ کئی انڈسٹریز بھی لگا لی تھیں اور وہ ان کا
مینجنگ ڈائریکٹر بن بیٹھا تھا اور مینجنگ ڈائریکٹر بن کر اس کا مزاج
جیسے ساتویں آسمان پر جا پہنچا تھا۔ وہ سوٹڈ بوٹڈ ہو کر چمچماتی ہوئی کار
میں آتا تھا اور آتے ہی اپنے ورکروں پر رعب جھاڑنا شروع کر دیتا

تھا۔

میجر پرمود، لیڈی بلیک اور ان کے ساتھی جو ہر وقت اس کا
مذاق اڑاتے تھے اور اسے احمق اور نانسنس سمجھتے تھے اسی لاٹوش نے
وراثت میں ملنے والی جائیداد سے اتنا کچھ بنا لیا تھا کہ اب وہ واقعی
لارڈ بن گیا تھا اور اس نے اتنے پر پرزے نکال لئے تھے کہ وہ
اب کسی سے سیدھے منہ بات ہی نہ کرتا تھا۔

میجر پرمود اور لیڈی بلیک کے سامنے تو وہ اسی طرح پہلے والا ہی
لاٹوش تھا لیکن ان کے ساتھیوں کو اب وہ کسی خاطر میں نہ لاتا تھا
بلکہ اگر وہ انہیں کہیں نظر آ جاتے تو ان پر اپنی امارت کا رعب
جھاڑنے کے لئے کوئی موقع نہ ضائع کرتا تھا۔ میجر پرمود اور لیڈی
بلیک کے سامنے وہ بھیگی بلی بن جاتا تھا اور ان کا کہا اسی طرح سے
مانتا تھا جیسے پہلے مانتا تھا۔

لاٹوش ان سب سے اور اپنے ملازمین سے انتہائی سخت اور
رعب بھرے لہجے میں بات کرتا تھا تاکہ اس کی ان سب پر دھاک
بیٹھ جائے۔ وہ پابندی سے اپنے شاندار آفس میں آتا تھا اور کسی
لارڈ کی طرح دفتر میں براجمان ہو جاتا تھا۔ اس نے اب اپنا نام
بھی لارڈ لاٹوش رکھ لیا تھا۔ کوئی بھی اسے لاٹوش کہہ کر پکارتا تھا تو
وہ اس کی جان کو آ جاتا تھا۔

''جناب لاٹوش دی گریٹ صاحب مینجنگ ڈائریکٹر کے دادا
جان۔ کیا مطلب''...... سیکرٹری نے دوسری طرف سے بات سنتے

ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو لاٹوش جو دوبارہ رسالے کی
طرف متوجہ ہو گیا تھا یکلخت اچھل پڑا۔

"کیا۔ کون ہے۔ کون ہے"...... لاٹوش نے جلدی سے سیکرٹری
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کے دادا ہیں"...... سیکرٹری نے
ڈرتے ڈرتے کہا۔

"دادا۔ ارے اوہ۔ عمران صاحب۔ وہی خود کو میرے دادا جان
سمجھتے ہیں۔ اوہ اوہ۔ دو مجھے رسیور۔ یوں ہاتھ میں پکڑے کھڑے
ہو جیسے تمہارے باپ کا مال ہو"...... لاٹوش نے غصیلے لہجے میں کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیکرٹری کے ہاتھ سے یوں رسیور
جھپٹ لیا جیسے واقعی اسے خطرہ ہو کہ سیکرٹری رسیور اسے نہ دے گا۔

"ہیلو"...... لاٹوش نے رسیور لے کر کان سے لگاتے ہی
پھیپھڑوں کا پورا زور لگاتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔

"ارے ارے۔ اتنا اونچا کیوں بول رہے ہو۔ کیا بہرے ہو
گئے ہو"...... دوسری طرف سے عمران کی حیرت بھری آواز سنائی
دی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ کی یہ جرأت کہ آپ مجھے بیرا
کہہ رہے ہیں۔ فون پر بات کر رہے ہیں اسی وجہ سے ایسے بول
رہے ہیں آپ اور خواہ مخواہ چوڑے ہو رہے ہیں۔ میرے سامنے
ہوتے تو آپ کی گردن، آپ کے ہاتھ پاؤں سب کاٹ کر رکھ دیتا

بلکہ ادھیڑ کر رکھ دیتا آپ کو"...... لاٹوش نے بہرے کو بیرا سمجھتے
ہوئے انتہائی غصیلے بلکہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ غصے میں
ہونے کے باوجود اس نے عمران کی تکریم نہ چھوڑی تھی۔

"ارے ارے۔ میں نے تو سنا تھا کہ تم وراثت کی جائیداد ملنے
کے بعد لاٹوش انڈسٹریز کے مالک بن گئے ہو اور تم نے بلگارنیہ میں
اپنے کئی بزنس ایمپائر کھڑے کر لئے ہیں اور ان کے مینجنگ
ڈائریکٹر بن گئے ہو اور خود کو لارڈ کہتے ہو۔ مگر مجھے ایسا لگا ہے جیسے
میں کسی درزی کو فون کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے عمران نے
افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں کیوں ہونے لگا درزی۔
میں تو اب بھی لاٹوش انڈسٹریز کا مالک ہوں۔ لارڈ لاٹوش۔ کہیں
آپ کے دماغ میں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گئی جو مجھے درزی سمجھ رہے
ہیں"...... لاٹوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ تم میری گردن اور ہاتھ پاؤں
کاٹ دیتے بلکہ مجھے ادھیڑ ڈالتے اور یہ کپڑے کاٹنے اور ادھیڑنے
کا کام تو درزی ہی کرتے ہیں وہ بھی ناپ لے کر"...... عمران نے
جواب دیا۔

"ہا ہا ہا۔ آپ سچ میں نانسنس ہیں۔ بہت بڑے نانسنس۔ آپ
مذاق اچھا کر لیتے ہیں۔ بہرحال یہ بتائیں کہ اتنے عرصے سے
آپ کہاں تھے۔ جب سے میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میں اب

پہلے والا لاٹوش نہیں رہا بلکہ میں لارڈ بن گیا ہوں تو آپ نے مجھے
فون کرنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ جب بھی آپ کے فلیٹ میں فون کرو
آپ دستیاب ہی نہیں ہوتے۔ آپ کا وہ پھٹیچر سا ملازم۔ کیا نام
ہے اس کا۔ ہاں یاد آیا۔ سلیمان۔ وہ کہتا ہے کہ آپ روزگار کے
لئے دن رات دوڑ بھاگ کرتے رہتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس
کوئی روزگار نہیں ہے تو میرے پاس بلگارنیہ آ جائیں۔ اپنی
انڈسٹریز میں نہیں تو اپنے کسی آفس میں، میں آپ کو چپڑاسی کی
نوکری ہی دے دوں گا البتہ آپ کو اتنی تنخواہ دوں گا کہ آپ ایک
ساتھ دو دو شادیاں کر سکو گے۔ اس طرح آپ کا کنوارگی کا رونا تو
ختم ہو جائے گا''...... لاٹوش نے ہنستے ہوئے کہا۔

''وائٹ شارک آفتاب سعید نے منع کر دیا تھا''...... عمران نے
جواب دیا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا کیا
مطلب''...... لاٹوش نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''وہ آج کل خوب عیش کر رہا ہے۔ انتہائی حسین لڑکیوں کی
پوری فوج اس کے اردگرد موجود رہتی ہے۔ میں نے اسے کہا کہ چلو
زیادہ نہیں تو دس بارہ حسین لڑکیاں ہی لاٹوش کو بھجوا دو تا کہ وہ انہیں
بھی اپنی سیکرٹریاں بنا کر اپنے پاس رکھ لے۔ لیکن اس نے کہا کہ
دس بارہ تو ایک طرف وہ کسی حسینہ کی تصویر بھی لاٹوش کو نہیں بھجوائے
گا جس پر میں نے اسے کہا کہ میں جا کر اسے بتا دوں گا۔ بس یہ

سنتے ہی اس نے مجھے دھمکیاں دینی شروع کر دیں کہ اگر میں نے تم
سے ملاقات کی تو وہ تمہیں گولی مار دے گا اب تم خود بتاؤ دادا جان
کے پیارے سے پوتے کہ میں یہ کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ
تمہیں چھوٹی سی گولی لگ جائے۔ چلو کسی توپ کا گولہ لگتا تو اور
بات تھی اس لئے مجبوراً ملاقات نہیں کی''...... دوسری طرف سے
عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ وائٹ شارک کی اب اتنی جرأت ہو گئی ہے میرے دادا
جان کو دھمکی دے۔ نجانے کیا سمجھتا ہے خود کو۔ میں اس کی ٹانگیں
چیر دوں اگر میجر پرمود صاحب اجازت دے دیں تو''...... لاٹوش
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے عمران بے اختیار
ہنس پڑا۔

''مجھے دھمکی نہیں دی اس نے تمہیں دی ہے''...... عمران نے
کہا۔

''ہونہہ۔ وہ وائٹ شارک ہو گا تو اپنے گھر میں ہو گا۔ میرے
سامنے اس کی کیا اوقات ہے۔ اب اس میں اتنی جرأت نہیں ہے
کہ وہ لارڈ لاٹوش کو دھمکا سکے۔ اب وہ زمانہ گیا جب لاٹوش ان
کے سامنے چپ رہتا تھا۔ اب لارڈ لاٹوش سب کو چپ کرا دیتا
ہے۔ وہ بھلا کسی کو کیا دے سکتا ہے۔ لیکن کیا واقعی اس کے پاس
حسین لڑکیاں ہیں۔ وہ تو لڑکیوں سے دور بھاگنے والا انسان تھا۔
اب کیا ہوا۔ اب وہ لڑکیوں کے جھرمٹ میں کیا کر رہا ہے۔ آپ

سچ بول رہے ہیں یا مجھے احمق بنا رہے ہیں''...... لاٹوش کی ذہنی رو بدل چکی تھی۔

''سچ کہہ رہا ہوں۔ اگر یقین نہ آئے تو ان کی تصویریں دکھا سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تصویریں۔ لیکن فون پر تصویریں کیسے دکھائیں گے آپ۔ اوہ۔ کیا آپ مجھے تصویریں میل کریں گے''...... لاٹوش نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

''میں یہاں تمہارے دفتر کے قریب سے ہی فون کر رہا ہوں اور تصویریں میرے پاس ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''دفتر کے قریب سے۔ اوہ ۔ اوہ۔ یعنی کہ یہاں دارالحکومت میں۔ ارے تو پھر آپ وہاں کیا کر رہے ہیں۔ یہاں آجائیں۔ وہ تصویریں لے کر جلدی آ جائیں''...... لاٹوش نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

''ایک تو تمہارے دفتر کا دربان بڑے جلاد قسم کا ہے تم تک پہنچنے ہی نہیں دیتا۔ دبلا پتلا سا ہے لیکن اس کی مونچھیں بڑی خوفناک ہیں اور اس کی لال لال آنکھیں۔ اسے دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے تم نے کوہ قاف سے کسی جن کو اپنی حفاظت کے لئے بلا رکھا ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کیا کروں۔ دیوؤں اور جنوں جیسے دربان رکھ کر ہی میں نے اپنا رعب بنا رکھا ہے۔ بہرحال آپ فکر نہ کریں۔ میں سیکرٹری

کو بھیج رہا ہوں دروازے پر۔ وہ آپ کو فوراً میرے پاس لے آئے گا''...... لاٹوش نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا سیکرٹری اس کے قریب ہی خاموش کھڑا تھا۔

''ارے میرا منہ کھڑے کیا دیکھ رہے ہو جا کر دادا جان کو لے آؤ۔ جلدی جاؤ نانسنس''...... لاٹوش نے رسیور رکھتے ہی سیکرٹری کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''جی اچھا''...... سیکرٹری نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

''ہونہہ۔ نانسنس یہ بے جان تصویریں ہیں۔ اب آ رہی ہیں زندہ تصویریں۔ اب ہو گا زندہ کھیل تماشہ''...... لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے میز پر موجود رسالے کو بند کر کے اسے دراز میں پھینکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں بیرونی دروازے پر اس طرح جم گئیں کہ جیسے اگر اس نے ایک لمحے کے لئے بھی نظریں ہٹائیں تو شاید آتا ہوا عمران کہیں غائب ہو جائے گا۔ اس کے چہرے پر شدید بے چینی اور اضطراب کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران کی اس طرح اچانک بلگارنیہ آمد پر اسے واقعی حیرت ہو رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ عمران کا اس طرح یہاں آنا خالی از علت نہیں ہو سکتا۔ وہ عمران کو بخوبی جانتا تھا کہ وہ ان انسانوں میں سے نہیں تھا جو بے وجہ دوسرے ملکوں میں گھومتا پھرے۔ ضرور وہ یہاں

کسی اہم کام کے سلسلے میں آیا ہو گا۔ لیکن اس کا بلگارنیہ میں کیا کام ہو سکتا ہے اور اگر وہ یہاں آیا ہے تو پھر وہ اس سے ہی خصوصی طور پر کیوں ملنا چاہتا ہے۔

''ہونہہ۔ اگر عمران صاحب کسی کیس پر کام کر رہے ہیں تو پھر انہیں میجر پرمود یا لیڈی بلیک سے ملنے جانا چاہیئے تھا۔ ان کا یہاں میرے پاس کیا کام'' ...... لاٹوش نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس کی نظریں دروازے پر جم گئیں۔

عمران جیسے ہی لاٹوش پلازہ کی بارہ منزلہ عمارت کے مین گیٹ پر ٹیکسی سے اترا وہاں موجود ایک دبلے پتلے ادھیڑ عمر آدمی نے اسے غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ دبلا پتلا تھا لیکن اس کا رنگ سیاہ تھا اور اس کے چہرے پر مونچھیں اس قدر پھیلی ہوئی تھیں کہ اس کا چہرہ ان مونچھوں میں ہی چھپ گیا تھا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی سی تھیں لیکن سرخ تھیں جیسے اس کے سارے جسم کا خون سمٹ کر اس کی آنکھوں میں بھر گیا ہو۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے قصائی بکرے کو خریدنے سے پہلے نظروں ہی نظروں میں تولتا ہے۔

عمران نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو وہ بجائے اندر جانے کے سامنے سے آنے والے ایک فٹ بال نما آدمی کی طرف مڑ گیا جو تیز تیز انداز میں لڑھکتا ہوا اسی طرف آ رہا تھا۔ اسے دیکھتے ہی دربان یکلخت مؤدب ہو گیا۔

''میں نے کہا السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ قبلہ و کعبہ جناب

محترم حضور''...... عمران نے اس کے قریب جا کر سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''آپ۔ آپ۔ وعلیکم والسلام۔ آپ۔ آپ دادا جان تو نہیں ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ آپ کی آواز میں نے پہلے کہیں سن رکھی ہے۔ لیکن آپ تو جوان ہیں پھر دادا جان کیسے ہو سکتے ہیں۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔ آپ کا نام کیا ہے''...... اس آدمی نے گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرا نام ٹمبکٹو ہے''...... عمران نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔ ویسے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ آدمی لاٹوش کی طرف سے اس کے استقبال کے لئے بھیجا گیا ہے۔

''ٹمبکٹو۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیسا نام ہے۔ کس کا ٹمبکٹو''...... اس آدمی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''نیو لاٹوش انڈسٹریز کے مینجنگ ڈائریکٹر جنرل جناب لاٹوش دی گریٹ کا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو وہ آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

''آپ۔ اوہ تو آپ ہیں جن سے ملنے کے لئے لارڈ صاحب انتہائی بے چین ہو رہے ہیں۔ لیکن وہ تو کہہ رہے تھے کہ آپ ان کے دادا جان ہیں۔ اور آپ۔ آپ تو جوان ہیں۔ پھر آپ ان کے دادا جان کیسے ہو سکتے ہیں۔ میں ان کا سیکرٹری ہوں۔ میرا نام نجم خان ہے لیکن لاٹوش صاحب مجھے صرف نجو کہتے ہیں''...... اس

آدمی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''یہ تو ان کی مہربانی ہے کہ وہ آپ کو نجو کہتے ہیں ورنہ اگر وہ بجو کہنا شروع کر دیں تو ان کا آپ کیا بگاڑ سکتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بجو وہ کیا ہوتا ہے''...... نجم خان نے حیران ہو کر کہا۔

''ایک گوشت خور غیر اشرف المخلوقات کو کہتے ہیں۔ لیکن وہ آپ جیسا نہیں ہوتا۔ نہ ہی اس کی شکل آپ سے ملتی ہے۔ اس کا چہرہ سکڑا سا ہوتا ہے اور آنکھیں بھی چھوٹی ہوتی ہیں۔ اس کا رنگ بھی مٹیلا اور کالا سا ہوتا ہے۔ اس کی ٹانگیں کتنی ہوتی ہیں یہ تو میں نے کبھی نہیں گنی لیکن بہرحال آپ کی طرح وہ بے حد نفیس اور بڑا صحیح النسل ضرور ہوتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس تعریف کا شکریہ جناب آپ واقعی قدر شناس ہیں''...... نجم خان نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک آدمی دوڑتا ہوا اندر سے گیٹ کی طرف آیا۔

''سیکرٹری صاحب لارڈ صاحب تم پر انتہائی غصے ہو رہے ہیں۔ تم یہاں کھڑے گپیں ہانک رہے ہو۔ ان کو اس وقت تم پر اتنا غصہ ہے کہ وہ تمہارا خون پی جائیں گے''...... اسی آدمی نے قریب آ کر نجم خان سے کہا تو نجم خان کا چہرہ خوف سے مزید سکڑ سا گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ مگر مگر یہ صاحب تو دادا جان نہیں ہیں۔ ٹمبکٹو ہیں۔ مجھے لارڈ صاحب نے کہا ہے کہ میں دادا جان کا استقبال کروں۔

ویسے یہ انتہائی شریف آدمی ہیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ لارڈ صاحب مجھے نجو کہتے ہیں جبکہ یہ صاحب فرما رہے ہیں کہ میرا چہرہ بجو سے ملتا ہے اور بجو صحیح النسل اور اشرف المخلوقات کو کہتے ہیں''...... نجم خان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن ساتھ ساتھ اس نے آنے والے کو یہ بتانا ضروری سمجھا کہ عمران اسے بجو کہہ کر اس کی تعریف کر رہا ہے۔

''بجو۔ انہوں نے تمہیں بجو کہا ہے''...... آنے والے نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ تم ہنس رہے ہو۔ انہوں نے بجو کی مجھے تعریف بھی بتائی ہے۔ میری بات پر یقین نہیں ہے تو خود پوچھ لو ٹمبکٹو صاحب سے۔ کیوں ٹمبکٹو صاحب آپ نے مجھے بجو کہا ہے نا''...... سیکرٹری صاحب نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ارے نانسنس۔ کیا تم اتنا بھی نہیں جانتے کہ بجو کیا ہوتا ہے اور تم اسے اپنی تعریف سمجھ کر خوش ہو رہے ہو''...... اس آدمی نے کہا تو نجم خان چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب''...... نجم خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے نانسنس۔ بجو تو مردار جانور کو کہتے ہیں۔ وہ جانور جو قبروں سے مردے نکال کر ان کا گوشت کھاتا ہے اور تم خوش ہو رہے ہو''...... اس آدمی نے کہا تو نجم خان بری طرح اچھل پڑا۔

اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

''لیکن۔ لیکن انہوں نے تو اشرف المخلوقات کہا تھا اور اشرف المخلوقات جانور تو نہیں ہو سکتا۔ انسان ہی ہو سکتا ہے''...... نجم خان نے کہا۔

''ارے ارے۔ کیوں الزام دے رہے ہو وہ بھی دن کے وقت۔ میں نے غیر اشرف المخلوقات کہا تھا۔ آپ برائے کرم تصحیح کر لیں ویسے میں تمہارے لارڈ کو کہوں گا کہ تمہارے سیکرٹری نے مجھے دروازے پر روک لیا تھا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ میں نے کب روکا ہے۔ اوہ۔ خدا کے لئے آپ یہ بات لارڈ صاحب کو نہ بتائیں۔ آئیں جناب آئیں۔ جلدی آئیں ورنہ لارڈ صاحب نے سچ مچ میرا کھانا پینا حرام کر دینا ہے اور اس حالت میں بغیر کھائے پیئے میں ایک گھنٹہ بھی زندہ نہیں رہ سکتا ہوں''...... سیکرٹری نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو پھر پہلے تسلیم کریں کہ میں نے جو کہا ہے وہ درست ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہاں۔ بالکل درست ہے۔ سو فیصد درست ہے۔ آپ چلیں پلیز ورنہ لارڈ صاحب یہاں آ گئے تو میری ہڈی پسلی ایک کر دیں گے''...... سیکرٹری کی حالت دیکھنے والی تھی۔ عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

''السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ''...... عمران نے لاٹوش کے وسیع

وعریض اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ۔ لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ نزدیک سے ہی فون کر رہے تھے پھر اتنی دیر۔ میں کب سے دروازے پر نظریں گاڑے بیٹھا تھا لیکن آپ کا چہرہ مبارک دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا"...... لاٹوش نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا مطلب۔ کہیں خدانخواستہ تم کافر تو نہیں ہو گئے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"کافر۔ کیا۔ کیا۔ کہہ رہے ہیں میں اور کافر۔ میں کیوں ہونے لگا کافر"...... لاٹوش نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم نے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا۔ مسلمان تو سلام کا جواب دیتے ہیں"...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"سلام۔ اوہ۔ اوہ ہاں۔ سوری۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ سچ پوچھیں تو آپ کو دیکھ کر میں واقعی اپنی چوکڑیاں بھول جاتا ہوں"...... لاٹوش نے جلدی سے دونوں ہاتھوں سے اپنے دونوں کان پکڑتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے معافی بعد میں مانگنا پہلے سلام کا جواب تو دے دو"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وعلیکم السلام۔ بلکہ سو سال پہلے اور سو سال بعد کے سب اور تمام سلاموں کا ایک ساتھ وعلیکم السلام۔ اب

خوش ہیں نا آپ"...... لاٹوش نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آخر لارڈ ہو نا۔ وہ بھی نئے نئے اس لئے تھوک کا ہی کاروبار کرتے ہو۔ بہرحال اب پہلے کچھ پینے کو منگواؤ پھر میں تمہیں اصل حسیناؤں کی تصویریں دکھاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"لعنت بھیجو پینے پر۔ میجر پرمود صاحب فرماتے ہیں جو پیتا ہے اس پر اللہ اور اس کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں اور اسے دوزخ میں ڈال کر آگ کے کوڑے مارتے ہیں"...... لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ لاٹوش پینے سے شراب مطلب لے رہا ہے۔

"اچھا پھر آؤ"...... عمران نے کہا۔

"ارے ارے۔ کہاں جا رہے ہو۔ وہ حسینائیں۔ وہ زندہ کھیل تماشہ"...... لاٹوش نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب تم کسی علیحدہ کمرے میں تو جاتے ہی نہیں یہیں کھڑے ہو گئے ہو۔ اب اس دفتر میں تمہیں زندہ اور حسین لڑکیوں کی تصویریں دکھا کر میں نے میجر پرمود سے جوتے تو نہیں کھانے"...... عمران نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اوہ۔ اچھا اچھا ادھر آ جائیں۔ ادھر آرام کمرے میں ادھر"...... لاٹوش نے عمران کا بازو پکڑ کر اسے دفتر کے ساتھ بنے ہوئے کمرے کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

”ارے میرا بازو تو چھوڑ کہیں ایسا نہ ہو کہ پولیس تمہیں اغوا بالجبر کے مقدمے میں پکڑ لے“...... عمران نے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے کہا تو لاٹوش ہنسنے لگا۔

”آپ مجھے احمق نہیں بنا سکتے۔ مجھ پر اغوا کا مقدمہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ مرد ذات ہیں کوئی حسینہ تو نہیں ہیں“...... لاٹوش نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سٹنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے ایک خوبصورت کمرے میں پہنچ گئے۔

”یہ بتاؤ کہ تم لارڈ کیسے بنے اور تمہاری اس جاسوسی ماسوسی کا کیا ہوا جو تم میجر پرسود کے ساتھ مل کر کرتے تھے“...... عمران نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”کون سی جاسوسی ماسوسی۔ میں تو بس سب کا دم چھلا بنا ہوا تھا۔ جب میجر صاحب کی مرضی ہوتی تھی تو وہ مجھے اپنے ساتھ لے جاتے تھے تاکہ میں جوکر بن کر ہنسی مذاق کے ذریعے انہیں مشکل اور سخت حالات میں نارمل رکھ سکوں اور انہیں ذہنی کوفت سے نجات دلا سکوں لیکن کوئی کام کوئی مشن اور کسی بھی ایکشن میں میرا حصہ کم ہی ہوتا تھا۔ جب ڈیکھو اونٹ کی طرح سر اٹھائے ان کے ساتھ بھاگتا ہی رہتا تھا۔ یہ تو شکر ہوا ہے کہ ڈیڈی نے آبائی جائیداد میرے نام کر دی تھی۔ میں گاؤں کی زندگی پسند نہیں کرتا تھا۔ اس لئے میں نے سب کچھ بیچ باچ دیا۔ ایک ارب ڈالرز کی جائیداد میرے حصے میں آئی تھی۔ اب جس کے پاس ایک ارب ڈالرز

ہوں تو وہ کیا نہیں کر سکتا ہے۔ میں نے کئی پلازہ بنوائے۔ چلتی ہوئی انڈسٹریز خریدیں اور رقم ایسے بزنس میں ایڈجسٹ کی جہاں سے صرف پرافٹ ہی پرافٹ ملتا ہے اور روزانہ کی بنیاد پر۔ یہ پرافٹ دس بیس لاکھ سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ جب سے میں لارڈ بنا ہوں بڑے بڑے سرمایہ دار، بزنس مین حتیٰ کہ منسٹرز کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حکام بھی میرے سامنے آ کر بھیگی بلی بن جاتے ہیں۔ میں چونکہ پابندی سے ٹیکس ادا کرتا ہوں اور اپنا سرمایہ ایسے کاموں میں لگا رہا ہوں جس سے ملک سے بیروزگاری کے ساتھ ساتھ مہنگائی کی شرح میں بھی کمی واقع ہو رہی ہے۔ میں نے کئی ہسپتال بنوائے ہیں جہاں غریبوں کا مفت علاج ہوتا ہے۔ جہاں غریب لوگوں کو ایک وقت کی روٹی نصیب نہیں ہوتی میں نے کئی سرائیں بنوائی ہیں جہاں لوگ نہ صرف رہ سکتے ہیں بلکہ تین وقت کا کھانا بھی مفت کھاتے ہیں۔ اسی طرح کے اور بھی بے شمار کام میں نے کئے ہیں جن سے عوام میں میری مقبولیت کا گراف تیزی سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اسی بات سے خوش ہو کر نہ صرف ہر کوئی مجھے لارڈ کہتا ہے سرکاری سطح پر بھی میری کاوشوں کو سراہا گیا ہے اور مجھے خصوصی طور پر سر کا خطاب بھی دیا گیا ہے لیکن میری گردن پر پہلے سے ہی ایک سر موجود ہے اس لئے میں نے ان کا دیا ہوا دوسرا سر قبول نہیں کیا تھا۔ ننھی سی جان ہے اب میں کہاں دو دو سروں کا بوجھ اٹھاتا پھروں گا البتہ لارڈ کا لقب میں نے قبول کر لیا ہے اور

اب جب بھی مجھے میرے پورے نام۔ مطلب لارڈ لاٹوش سے
پکارا جاتا ہے تو فخر سے میرا سر اور اونچا ہو جاتا ہے"...... لاٹوش
بولنے پر آیا تو پھر نان سٹاپ بولتا ہی چلا گیا۔

"اچھی بات ہے۔ عوامی خدمت سے بڑھ کر اور کوئی خدمت
نہیں ہوتی۔ تم فلاحی کاموں میں سرمایہ لگاؤ گے تو اس کا صلہ نیکی کی
صورت میں تمہیں ملتا رہے گا جو دین اور دنیا دونوں کے لئے کار
آمد ہوگا"۔ عمران نے کہا۔

"اب میں لارڈ بھی ہوں اور لینڈ لارڈ بھی۔ اس کے باوجود
میں میجر پرمود اور لیڈی بلیک کی اسی طرح عزت کرتا ہوں۔ ان
کے باقی ساتھیوں کی بھی عزت کرتا ہوں لیکن انہیں تنگ کرنے کا
میں اب کوئی موقع نہیں جانے دیتا اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ میں
لارڈ بن کر بدل گیا ہوں اور اب انہیں کوئی عزت، کوئی حیثیت نہیں
دیتا جبکہ میں نے صرف اپنا لباس بدلا ہے اپنا حلیہ نہیں بدلا"۔
لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"تمہاری حالت بالکل میرے کھالا جاد جیسی ہو گئی ہے۔ اس
کے بھی رنگ ڈھنگ تم جیسے ہی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کھالا جاد۔ یہ کون ہے"...... لاٹوش نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"قاسم کے بارے میں بتا رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ وہ موٹا بھینسا جسے ہر آدھے گھنٹے بعد بھوک لگتی ہے اور

وہ کھانا نہ ملنے پر آسمان سر اٹھا لیتا ہے۔ عاصم انڈسٹریز کے مینجنگ
ڈائریکٹر سیٹھ عاصم کا بیٹا سیٹھ قاسم"...... لاٹوش نے کہا۔

"ہاں۔ اس میں اور تم میں ایک جیسی ہی خوبیاں پائی جاتی
ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ تم اس کی طرح پلے ہوئے سانڈ نہیں
ہو لیکن جس طرح سے وہ فل فلوٹیوں کے پیچھے بھاگتا ہے اسی طرح
تم بھی حسیناؤں کو ہر وقت اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش میں
لگے رہتے ہو۔ اسے سپر ہٹ تگڑی فل فلوٹیاں پسند ہیں اور تم دبلی
پتلی اور سمارٹ حسیناؤں کی زلفوں کے اسیر بننے کی کوشش میں لگے
رہتے ہو۔ بہرحال یہ دیکھو سب سے سپر ہٹ ایک حسینہ کی
تصویر"...... عمران نے کوٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکال کر لاٹوش
کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ لاٹوش نے بڑے اشتیاق بھرے
انداز میں اس کے ہاتھ سے لفافہ جھپٹا اور اس میں سے تصویر نکالی۔
دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"ارے ارے۔ یہ تو پرنسز ڈائنا ہے۔ ہوٹل پیلس والی۔ لیکن
آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ ان حسیناؤں کی تصویریں لا رہے ہیں
حسن کے جھرمٹ میں وائٹ شارک رہتا ہیں۔ یہ تو بدبخت بہت ہی
نک چڑھی اور منہ زور آنٹی ہے۔ سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتی۔
ایک بار میں نے اس سے بات کی تو بدبخت نے مجھے یوں جواب
دیا جیسے میں لارڈ نہیں اس کے گھر کا ملازم یا ہوٹل کا بیرا ہوں۔ بس
پھر کیا میں نے ایسا تھپڑ لگایا کہ اس چڑیل کا چوکھٹا ایک مہینے تک

سوچا پڑا رہا ہوگا اور اب تک ہوٹل کے کمرے میں ہی مقید ہو گی۔
مجھے اس پر بے حد غصہ تھا۔ اگر ہوٹل کے رکھ رکھاؤ اور عزت کا
خیال نہ ہوتا تو میں اسے وہیں گولی مار دیتا“...... لاٹوش نے منہ
بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
”اس کا نام ڈاننا ہے اور یہ ہوٹل پیلس میں رہ رہی ہے یہی کہہ
رہے ہونا۔ ویسے یہ حسین وجمیل تو ہے نا“...... عمران نے کہا۔
”حسین۔ انتہائی حسین ہے لیکن نانسنس ہے بے حد منہ پھٹ
اور نک چڑھی“...... لاٹوش نے کہا۔
”او کے۔ تم ایک کام کرو“...... عمران نے کہا۔
”کون سا کام“...... لاٹوش نے چونک کر کہا۔
”تم معلوم کرو کہ یہ وہاں موجود ہے تو میں اسے تمہارے
قدموں پر جھکا دوں گا میرا نام عمران ہے علی عمران اگر ایسا نہ ہو سکا
تو تم اپنا پرانا نام لاٹوش رکھ دینا کیونکہ اب تم لاٹوش نہیں لارڈ
لاٹوش ہو“...... عمران نے کہا۔
”دیکھ لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ چڑیل، میجر صاحب کے پاس
پہنچ جائے اور پھر مجھے ہی ہلدی چونا تھوپ کر ہائے ہائے کرنی
پڑے۔ میجر صاحب کو آپ جانتے ہی ہیں نا۔ اس معاملے میں وہ
بے حد سخت ہیں“...... لاٹوش نے کچھ کچھ رضامند ہوتے ہوئے
کہا۔
”ارے۔ اس کی تم فکر ہی نہ کرو تمہیں معلوم تو ہے کہ میں جو

کچھ کہتا ہوں وہ کرتا بھی ہوں۔ تمہارے میجر صاحب کو اس بات
کی ہوا تک نہ لگنے دوں گا“...... عمران نے کہا۔
”لیکن آپ مجھے یہ کام کیوں کہہ رہے ہیں یہ کام تو آپ خود
بھی کر سکتے ہیں“...... لاٹوش نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا۔
”میری تمہارے سامنے کیا حیثیت ہے۔ تمہیں اس لئے کہہ رہا
ہوں کہ اب واقعی پورے بلگارنیہ میں تمہاری طوطی بولتی ہے۔ تمہارا
رعب و بدبہ ہی ایسا ہے کہ ہوٹل پیلس کے مالک بھی ہاتھ باندھ کر
تمہارے سامنے کھڑا ہونے میں فخر محسوس کریں گے جبکہ مجھے انہوں
نے ٹال دینا ہے۔ کیونکہ ہوٹل قانون ہے کہ وہ اپنے گاہکوں کے
بارے میں تفصیلات عام آدمی کو مہیا نہیں کرتے جبکہ تم تو عام آدمی
نہیں ہو خاص ہو بلکہ خاص الخاص ہو“...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا تو لاٹوش کا چہرہ فرط مسرت سے پھڑکنے لگ گیا۔
”مجھے انکار تو کر کے دیکھیں کھڑے کھڑے ٹانگیں نہ چیر دوں
گا۔ میں چاہوں تو ابھی پیلس ہوٹل خرید کر شہر کے سارے فقیروں
میں بانٹ دوں“...... لاٹوش نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔
”ابھی پتہ چل جائے گا کہ تمہارا کتنا رعب ہے“...... عمران نے
اسے اور زیادہ چڑھاتے ہوئے کہا تو لاٹوش نے صوفے کے ساتھ
رکھی ہوئی تپائی پر موجود فون کا رسیور ہاتھ بڑھا کر اٹھایا اور اس کے
دو بٹن پریس کر دیئے۔
”یس۔ لارڈ صاحب“...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز

سنائی دی۔

''ہوٹل پیلس کے مالک یا منیجر جو بھی نانسنس موجود ہو اس سے میری بات کراؤ فوراً''...... لاٹوش نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور واپس کریڈل پر پٹخ دیا۔

''اس میں تو لاؤڈر موجود ہے اس کا بٹن دبا دو تاکہ میں بھی پیلس ہوٹل کے مالک کی باتیں سن سکوں۔ آخر میں بھی تو سنوں کہ وہ لارڈ لاٹوش کے سامنے کس طرح گڑگڑاتا ہے''...... عمران نے کہا تو لاٹوش نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''ابھی دیکھنا اس نانسنس کو کہ کس طرح میرے سامنے دم ہلاتا ہے''...... لاٹوش نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ لاٹوش نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ ہیلو''...... لاٹوش نے پوری قوت سے بولتے بلکہ دھاڑتے ہوئے کہا۔

''لارڈ صاحب ہوٹل کے مالک تو ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں البتہ منیجر ہاگل داس موجود ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''چلو اس ہاگل پاگل سے بات کراؤ۔ پہلے پاگل، پاگل خانوں میں رہتے تھے اب وہی پاگل ہوٹلوں کے منیجر بن گئے ہیں۔ ہونہہ''...... لاٹوش نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران اس کے اس خوبصورت فقرے پر بے اختیار ہنس پڑا۔

''ہیلو۔ منیجر ہاگل داس بول رہا ہوں فرام ہوٹل پیلس''...... چند

لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا انداز اور لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ادھیڑ عمر اور خاصا جہاندیدہ آدمی ہے۔

''میرا تعارف تو میرے سیکرٹری نے کرا ہی دیا ہو گا تمہیں''۔ لاٹوش نے کہا۔

''یس لارڈ صاحب۔ ویسے بھی میں آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ حکم فرمائیں''...... دوسری طرف سے منیجر نے کہا تو لاٹوش اس طرح عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے وہ عمران سے کہہ رہے ہو دیکھی میری حیثیت۔

''فرماؤں گا ضرور فرماؤں گا۔ میں نے فرمانے کے لئے ہی تو فون کیا ہے''...... لاٹوش نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اور میں آپ کے فرمانے کا منتظر ہوں جناب''...... دوسری طرف سے ہاگل داس کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''منتظر۔ یہ منتظر کیا ہوتا ہے''۔ لاٹوش نے حیرت بھرے میں کہا

''منتظر مطلب۔ انتظار کرنا۔ میرا کہنے کا مطلب تھا کہ میں آپ کے فرمانے کا انتظار کر رہا ہوں کہ آپ نے کس سلسلے میں فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے ہاگل داس نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ اور سناؤ تمہارے بیوی بچے کیسے ہیں''...... لاٹوش نے اسی انداز میں کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ارے وہ ڈائنا کے بارے میں تو پوچھو''...... عمران نے منہ بنا

کر کہا۔

"سب ٹھیک ہیں۔ آپ سنائیں"...... منیجر ہاگل داس نے کہا۔

"میں کیا سناؤں۔ جو سنانا ہے تم ہی سنا دو۔ ہاں منیجر تمہارے ہوٹل میں ایک حسین لیکن نانسنس انتہائی نک چڑھی پرنسز ڈائنا رہ رہی تھی کیا اب بھی وہ تمہارے ہوٹل میں ہے اور اگر ہے تو وہ کس کمرے میں ہے"...... لاٹوش نے کہا۔

"پرنسز ڈائنا۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... منیجر ہاگل داس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سے جو پوچھا جا رہا ہے اس کا جواب دو۔ مجھ سے سوال نہ کرو نانسنس"...... لاٹوش نے چڑ کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نہیں پوچھتا لیکن وہ تو جناب ہوٹل چھوڑ کر جا چکی ہیں"...... منیجر نے جواب دیا۔

"پوچھو اس کا سامان تو کمرے میں موجود ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میرے دادا جان کہہ رہے ہیں کہ اس خوبصورت چڑیل کا سامان کمرے میں پڑا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ ہوٹل چھوڑ گئی ہے اور یہ سن لو کہ میرے دادا جان جھوٹ نہیں بولتے بلکہ وہ جھوٹ بولنے والوں کی جان نکال لیتے ہیں"...... لاٹوش نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

"آپ کے دادا جان صحیح کہہ رہے ہیں لارڈ صاحب لیکن آپ میری بھی بات کا یقین کریں۔ پرنسز ڈائنا کا کمرہ چار روز سے بند

تھا۔ آج صبح ان کا فون آیا تھا اور ان کا آدمی آ کر سامان لے گیا ہے۔ اب وہ کمرہ خالی ہے"...... منیجر نے جواب دیا۔

"کون آدمی آیا تھا"...... عمران نے آہستہ آواز میں کہا۔

"ارے آپ خود بات کر لیں۔ مجھے کاہے کو آگے کرتے ہیں آخر آپ میرے دادا جان ہو"...... لاٹوش نے رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ منیجر صاحب میں لاٹوش کا دادا بول رہا ہوں"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب فرمائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ پرنسز ڈائنا کتنے روز ہوٹل میں رہی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"زبانی تو مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ ریکارڈ دیکھ کر ہی بتایا جا سکتا ہے لیکن آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... منیجر نے کہا۔

"لارڈ لاٹوش سے اس ڈائنا نے بھاری رقم بطور قرضہ لی تھی اور لارڈ لاٹوش کو اپنی رقم واپس چاہئے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس نے ضمانت آپ کی دی ہے"...... عمران نے لاٹوش کی طرف دیکھ کر آنکھ مارتے ہوئے کہا تو لاٹوش جس کا چہرہ بگڑنے لگا تھا دوبارہ نارمل ہو گیا۔

"میری ضمانت یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میری تو ان سے صرف دو بار سرسری سی ملاقات ہوئی ہے اور بس پھر لارڈ صاحب نے میری

ضمانت پر رقم کیوں دے دی۔ اس سلسلے میں میری ان سے تو کوئی بات بھی نہیں ہوئی تھی''...... منیجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بعد میں دیکھا جائے گا کہ کیا ہوا اور کیا نہیں۔ میں نے لارڈ لاٹوش کو یقین دلایا ہے کہ میں ڈائنا کو ٹریس کر کے اس کی رقم اسے دلوا دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے جناب ویسے میں نے ان کی کبھی ضمانت نہیں دی۔ آپ کچھ دیر کے لئے ہولڈ کریں میں ریکارڈ منگوا کر بتاتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''جس منزل میں پرنسز ڈائنا رہتی تھیں۔ اس منزل کے مستقل سروس ویٹر کو بلا دیں تو پھر اس سے بات ہو جائے گی اور آپ کو تکلیف نہ کرنی پڑے گی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ کیا آپ مجھے اپنا نام بتانا پسند فرمائیں گے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میرا نام ڈاکٹر ڈاڈا ہے لیکن سب مجھے دادا جان کہتے ہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لاٹوش بے اختیار مسکرا دیا۔

''پھر میں آپ کو ڈاکٹر ڈاڈا ہی کہوں گا۔ بہرحال ہولڈ کریں''۔ منیجر ہاگل داس نے کہا اور پھر کچھ دیر کے لئے لائن پر خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں ڈاکٹر ڈاڈا''...... منیجر نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کہا۔

''جی ہاں''...... عمران نے کہا۔

''ویٹر مہا دیو موجود ہے اس سے بات کر لیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ جناب میں مہا دیو بول رہا ہوں تھرڈ فلور کا ہیڈ ویٹر جناب''...... دوسرے لمحے ایک اور آواز سنائی دی۔

''یہ بتاؤ کہ کیا پرنسز ڈائنا کو تم ڈیل کرتے رہے ہو''...... عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''یس سر وہ تھرڈ فلور پر قیام پذیر رہی ہیں''...... مہا دیو نے جواب دیا۔

''کتنے دن رہی ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''جی دو ہفتوں سے زائد عرصے تک رہی ہیں''...... ویٹر مہا دیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ یہ بتاؤ کہ آخری بار وہ کب کمرے سے گئی تھیں''...... عمران نے پوچھا۔

''جی تقریباً چار روز پہلے وہ ایک صاحب کے ساتھ گئی تھیں پھر ان کی واپسی نہیں ہوئی آج صبح ایک مقامی آدمی نے آ کر ان کا سامان وصول کیا اور چلا گیا''...... مہا دیو نے جواب دیا۔

''اس مقامی آدمی کو جانتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''ج۔ جی''...... مہا دیو نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''گھبراؤ نہیں تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا''...... عمران نے

سنجیدگی سے کہا۔

جی وہ ہوٹل سنگرام کا سپر وائزر رمن ناتھ ہے۔ ویسے بدمعاش ٹائپ کا آدمی ہے۔ میں وہاں کام کر چکا ہوں اس لئے جانتا ہوں"...... مہا دیو نے آخر کار جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پرنسز ڈائنا کے ہوٹل میں قیام کے دوران کتنے آدمی ان سے ملنے آتے رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ کمرے میں کسی سے نہیں ملتی تھیں۔ البتہ کچھ روز پہلے ایک غیر ملکی آدمی ان سے ملنے کمرے میں گیا تھا۔ مادام نے شراب منگوائی، پھر تھوڑی دیر بعد وہ چلا گیا۔ دوسرے روز وہ دوبارہ آیا اور پھر مادام ان کے ساتھ چلی گئیں اس کے بعد وہ واپس نہیں آئیں۔ اس کے علاوہ پرنسز سے ملنے کوئی نہیں آیا تھا اور نہ ہی پرنسز کہیں گئی تھیں"...... مہا دیو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم مجھے اس غیر ملکی کا حلیہ بتا سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا تو مہا دیو نے حلیہ بتا دیا۔

"اس کی کوئی خاص نشانی"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں خاص نشانی کا تو مجھے علم نہیں بس انہیں دیکھ کر ایسے لگتا تھا جیسے وہ انگریزی فلموں کے ہیرو ہوں۔ جاسوسی فلموں کا ایکشن ٹائپ کا ہیرو"...... مہا دیو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے شکریہ"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ آپ نے منیجر ہاگل پاگل سے جھوٹ کیوں بولا ہے کہ پرنسز ڈائنا نے مجھ سے ادھار رقم لی ہے۔ منیجر پرمود نے کہا تھا کہ جو جھوٹ بولتا ہے وہ سیدھا دوزخ میں جاتا ہے اور جھوٹ کا ساتھ دینے والا بھی دوزخی ہی ہوتا ہے"...... لاٹوش نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارے لئے اس حسین پرنسز کو تلاش کرنے کے لئے ایسی بات کرنی ضروری تھی۔ اللہ میاں کو پتہ ہے کہ تمہاری نیت ٹھیک ہے۔ اس لئے تم فکر نہ کرو تمہیں دوزخ کی بجائے جنت ہی ملے گی اور جنت کی حوریں بھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے۔ ارے کہاں جا رہے ہیں۔ ابھی تو دوسری حسیناؤں کی تصویریں دیکھنی ہیں۔ ابھی سے جا رہے ہیں"...... لاٹوش نے حیران ہو کر کہا۔

"میں اسے تلاش کر کے ساتھ لے آؤں گا پھر تم اسے جی بھر کر دیکھ لینا۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لاٹوش کچھ کہتا عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈائنا کی تصویر والا لفافہ اس نے لاٹوش کے ہاتھ سے لے کر جیب میں رکھ لیا تھا۔

چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں سوار ہو کر ہوٹل سنگرام کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"بس اب یہیں رک جاؤ"...... ہیرٹ نے اسٹیشن ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی ڈائنا سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈائنا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اسٹیشن ویگن کو سڑک کے کنارے پر روک دیا۔ سڑک کے دونوں اطراف گھنے درخت پھیلے ہوئے تھے اور وہ اس وقت شہر سے ہٹ کر ایک ویران علاقے میں موجود تھے۔

"وہ دیکھو۔ سامنے درختوں کے جھنڈ میں تمہیں پرانا کھنڈر نما جو مکان دکھائی دے رہا ہے۔ یہی ہے ڈاکٹر سارمن کی خفیہ پناہ گاہ۔ سیاہ شیشوں والی کار میں ڈاکٹر سارمن کا ڈرائیور تمہیں لے گیا تھا اور میں نے اس کا تعاقب کیا تھا وہ تمہیں اس جگہ کھنڈر کے پاس لے گیا تھا"...... ہیرٹ نے دور درختوں کے درمیان نظر آنے والے ایک کھنڈر نما مکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو ڈاکٹر سارمن مجھے اس جگہ کو نہ دکھانے کے لئے جان

بوجھ کر ایسی کار بھیجتا تھا جس کے شیشے کلرڈ ہوتے تھے اور باہر کا منظر دکھائی نہ دیتا تھا"...... ڈائنا نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... ہیرٹ نے کہا اور وہ اسٹیشن ویگن کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ ڈائنا بھی نیچے آ گئی۔ ہیرٹ اسٹیشن ویگن کے عقبی حصے میں آیا اور اس نے عقبی دروازے پر انگلی کا ہک بنا کر مخصوص انداز میں دستک دی تو اسٹیشن ویگن کا عقبی دروازہ کھل گیا۔

"نیچے آ جاؤ"...... ہیرٹ نے کہا تو اسٹیشن ویگن کے عقبی حصے سے چار افراد اتر آئے۔ ان چاروں کے کاندھوں پر بھاری بیگ دکھائی دے رہے تھے۔

"کیا ہم ٹھکانے پر پہنچ چکے ہیں"...... ان میں سے ایک نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں دور دور تک کوئی نہیں ہے۔ تھیلوں سے اسلحہ نکال کر اپنی جیبوں میں ڈال لو"...... ہیرٹ نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے تھیلے کھولے اور ان میں سے اسلحہ نکال نکال کر اپنی جیبوں میں ٹھونسنے لگے وہ مشین گنوں کی بجائے مشین پسٹل لائے تھے جو آسانی سے ان کی جیبوں میں سما گئے تھے۔ مشین پسٹل کے ساتھ ساتھ ان کے پاس مخصوص ساخت کے تباہ کن بم بھی تھے۔ ہیرٹ نے بھی ان سے چند بم اور ایک مشین پسٹل اور اس کے میگزین لے کر اپنی جیبوں میں ڈال لئے اور پھر وہ ڈائنا اور اپنے ساتھیوں

کے ساتھ اس کھنڈر نما مکان کی طرف بڑھنے لگا۔ درختوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے وہ اردگرد پر مکمل نظر رکھے ہوئے تھے لیکن وہاں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

''کیا ارادہ ہے۔ کیا جاتے ہی وہاں حملہ کرنا ہے''...... ڈائنا نے کہا۔

''پہلے تم بتاؤ کہ ڈاکٹر سارمن کی حفاظت کے لئے یہاں کتنے افراد موجود ہیں اور اس نے اپنی حفاظت کے لئے اور کیا انتظامات کر رکھے ہیں''...... ہیرٹ نے کہا۔

''میں نہیں جانتی۔ مجھے کار سے اترتے ہی اندھیرے راستوں سے ایک کمرے تک پہنچایا جاتا تھا اور پھر اسی طرح واپس لایا جاتا تھا۔ یہاں حفاظت کے کیا انتظامات ہیں اور سیکورٹی کیا ہے مجھے اس کا کچھ علم نہیں ہے''...... ڈائنا نے کہا تو ہیرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''پھر تو ہمیں یہیں سے اپنی کارروائی کا آغاز کرنا پڑے گا''...... ہیرٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو وہیں روک دیا اور گہری نظروں سے چاروں اطراف کا جائزہ لینے لگا لیکن درختوں اور کھنڈر کے اردگرد مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

''ڈاکٹر سارمن نے اپنی حفاظت کا یہاں ضرور کوئی خصوصی انتظام کیا ہوگا اور یہ بھی ممکن ہے کہ رہائش گاہ میں مسلح افراد بھی

موجود ہوں۔ ہمیں چونکہ ان کی تعداد کا علم نہیں ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ ہم جیسے ہی رہائش گاہ میں داخل ہوں وہ ہم پر اچانک حملہ کر دیں''...... ہیرٹ نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ممکن ہے''...... ڈائنا نے کہا۔

''اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ ہم اندر جانے سے پہلے اس رہائش گاہ میں بلیو گیس بم فائر کر دیں۔ بلیو گیس اردگرد کے سارے علاقے اور رہائش گاہ میں موجود تمام افراد کو ایک لمحے میں بے ہوش کر دے گی۔ جب وہ سب بے ہوش ہو جائیں گے تو ہم عمارت میں گھس جائیں گے اور اندر موجود تمام مسلح افراد کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیں گے۔ فارمولے کے بارے میں صرف ڈاکٹر سارمن جانتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس نے فارمولا کسی ایسی جگہ رکھا ہو کہ اسے ہلاک کرنے کے بعد ہم اس فارمولا کو ڈھونڈ ہی نہ سکیں۔ اس لئے جب تک فارمولا ہمارے ہاتھ نہیں لگ جاتا اس وقت تک ہم اسے ہلاک نہیں کریں گے''...... ہیرٹ نے کہا۔

''اوکے''...... ڈائنا نے کہا۔

''تم سب پھیل جاؤ اور چاروں اطراف سے رہائش گاہ میں بلیو گیس بم پھینک دو تاکہ درختوں میں چھپے ہوئے اور اندر موجود تمام افراد بے ہوش ہو جائیں''...... ہیرٹ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... اس کے ایک ساتھی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اپنے ساتھیوں کا اشارہ کرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

ہیرٹ، ڈائنا کے ساتھ وہیں رک گیا تھا اور سڑک کے کنارے پر موجود سفیدے کے ایک درخت سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ اپنے ارد گرد کا بغور جائزہ لے رہا تھا لیکن وہاں ہر طرف خاموشی تھی۔

اس کے چاروں ساتھی رہائش گاہ کے گرد پھیل گئے اور پھر انہوں نے جیبوں سے مخصوص ساخت کے بم نکال کر ارد گرد کے علاقے اور کھنڈر نما رہائش گاہ پر برسانے شروع کر دیئے۔ اندر سے ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر ہیرٹ اور ڈائنا نے ہر طرف نیلے رنگ کا دھواں سا اٹھتے دیکھا۔ دھواں دیکھ کر ہیرٹ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ ڈائنا کے ساتھ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اپنے اس ساتھی کی طرف بڑھا جو گیٹ کے پاس کھڑا تھا۔

''باس۔ بموں کا دھواں چند منٹوں میں ختم ہو جائے گا۔ پھر ہم آسانی سے اندر داخل ہو جائیں گے''...... اس کے ساتھی نے کہا تو ہیرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انہوں نے چند منٹ انتظار کیا پھر ہیرٹ کے حکم پر اس کا ایک ساتھی رہائش گاہ کے عقب میں موجود ایک درخت پر چڑھ کر رہائش گاہ کے اندر کود گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے اندر سے گیٹ کھول دیا۔ گیٹ کھلتے ہی ڈائنا، ہیرٹ اور اس کے ساتھی رہائش گاہ میں داخل ہو گئے۔

''اپنے ایک ساتھی کو گیٹ کے باہر کھڑا کر دو''...... ڈائنا نے کہا

تو ہیرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ایک آدمی کو گیٹ کے باہر کھڑا کیا اور گیٹ بند کر دیا۔ گیٹ بند ہوتے ہی ہیرٹ، ڈائنا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اندر بڑھ گیا۔ سامنے لان میں اسے دو افراد بے ہوش پڑے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان کے پاس مشین گنیں بھی گری ہوئی تھیں۔

''دیکھا۔ میں نے کہا تھا نا کہ ڈاکٹر سارمن کی حفاظت کے لئے اندر مسلح افراد ہو سکتے ہیں''...... ہیرٹ نے کہا۔

''ہاں''...... ڈائنا نے کہا۔

''اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہائش گاہ کو سرچ کرو اور دیکھو یہاں کتنے مسلح افراد ہیں اور ڈائنا تم ڈاکٹر سارمن کو تلاش کرو''۔ ہیرٹ نے کہا۔

''یس باس۔ مسلح افراد کا کیا کرنا ہے''...... مسلح افراد میں سے ایک نے پوچھا۔

''ان سب کو ہلاک کر دینا لیکن گولیاں مت چلانا۔ انہیں ہلاک کرنے کے لئے خنجروں کا استعمال کرنا تاکہ سب خاموشی سے ہمیشہ کی نیند سو جائیں''...... ہیرٹ نے کہا تو اس کا ساتھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ ہیرٹ بے ہوش پڑے ہوئے افراد کے پاس آیا اور غور سے انہیں دیکھنے لگا۔ دونوں تربیت یافتہ کمانڈوز ٹائپ کے نوجوان تھے۔ ہیرٹ نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسری جیب سے اس نے سائیلنسر نکالا اور

اسے مشین پسٹل پر ایڈجسٹ کرنے لگا۔

سائیلنسر مشین پسٹل پر ایڈجسٹ کر کے اس نے مشین پسٹل کا رخ بے ہوش پڑے افراد کی طرف کیا۔ دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ بے ہوش پڑے ہوئے افراد کے جسم ایک لمحے کے لئے اچھلے اور پھر ساکت ہوتے چلے گئے۔ ہیرٹ نے ان کے دلوں میں گولیاں اتار دی تھیں اور وہ تڑپے اور چیخے بغیر ہلاک ہو گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔

"رہائش گاہ میں تیرہ افراد تھے باس جن میں آٹھ مسلح محافظ اور باقی سب ملازمین تھے۔ ہم نے سب کا خاتمہ کر دیا ہے"۔ ایک آدمی نے کہا جس کا نام رابرٹ تھا۔ تھوڑی دیر بعد ڈائنا بھی واپس آ گئی۔

"ڈاکٹر سارمن ملا"...... ہیرٹ نے ڈائنا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ وہ ایک کمرے میں بے ہوش پڑا ہوا ہے"...... ڈائنا نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ رابرٹ تم اپنے ساتھیوں کو رہائش گاہ میں پھیل کر رہنے کا حکم دو اور ڈائنا تم میرے ساتھ آؤ"...... ہیرٹ نے کہا تو رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈائنا، ہیرٹ کے ساتھ رہائش گاہ کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئی۔ مختلف راستوں سے ہوتی ہوئی وہ ہیرٹ کو لے کر ایک کمرے میں آ گئی جہاں ایک بوڑھا سا

آدمی بیڈ پر پڑا ہوا تھا۔

"تو یہ ہیں ڈاکٹر سارمن"...... ہیرٹ نے کہا۔

"ہاں"...... ڈائنا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ ہیرٹ چند لمحے ڈاکٹر سارمن کو غور سے دیکھتا رہا پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے ڈاکٹر سارمن کو اٹھا کر قریب پڑی ایک کرسی پر بٹھایا اور دوبارہ بیڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے بیڈ پر پڑی ہوئی چادر کھینچی اور پھر اسے پھاڑنے لگا۔ اس نے بیڈ شیٹ پھاڑ کر اس کی لمبی پٹیاں بنائیں اور پھر وہ ان پٹیوں کو بل دے کر رسیوں کی شکل دینے میں مصروف ہو گیا۔ پھر وہ ڈاکٹر سارمن کے پاس آیا اور پٹیوں کی بنی ہوئی رسی کی مدد سے ڈاکٹر سارمن کو کرسی پر باندھنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں اس نے ڈاکٹر سارمن کو رسیوں کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا۔

"جب تک انہیں ہوش آتا ہے تب تک ہم یہاں کی تلاشی لے لیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ فارمولا ہمیں آسانی سے مل جائے اور اس سے پوچھ گچھ کرنے کا وقت بچ جائے"...... ہیرٹ نے کہا تو ڈائنا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں کمرے کی تلاشی لینے میں مصروف ہو گئے۔ ہیرٹ کے کہنے پر ڈائنا اس کمرے کی تلاشی لینے کے بعد رہائش گاہ کے دوسرے حصوں کی تلاشی لینے کے لئے نکل گئی جبکہ ہیرٹ بندھے ہوئے ڈاکٹر کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے جیبوں سے مشین پسٹل کے ساتھ ایک چھوٹا مگر انتہائی تیز دھار

خنجر نکال کر اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"تو ہیرٹ۔ میں نے ہر جگہ چیک کر لیا ہے لیکن فارمولا مجھے کہیں نہیں ملا ہے"...... ڈائنا نے کہا۔

"مجھے معلوم تھا۔ فارمولا احتیاطاً اس نے کسی ایسی جگہ چھپا رکھا ہے جہاں سے کوئی اسے آسانی سے نہ تلاش کر سکے۔ اسی لئے میں نے اسے ابھی تک زندہ رکھا ہوا ہے"...... ہیرٹ نے کہا۔

"تو کیا تم اب اس کی زبان کھلوانے کے لئے اس پر تشدد کرو گے"...... ڈائنا نے کہا۔

"ہاں۔ اب تم اسے ہوش میں لاؤ تاکہ میں اس سے فارمولے کے بارے میں پوچھ گچھ کر سکوں"...... ہیرٹ نے کہا۔

"اوکے"...... ڈائنا نے کہا اور پھر وہ ڈاکٹر سارمن کے عقب میں آ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے ایک ہاتھ سے ڈاکٹر سارمن کا ناک پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ ڈاکٹر سارمن کا سانس رکا تو اس کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا۔ اسے جھٹکا لگتے دیکھ کر ڈائنا نے اس کے ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔ اسی لمحے بوڑھے ڈاکٹر سارمن کے جسم میں حیرت پیدا ہوئی اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ مجھے اس طرح کیوں باندھا گیا

ہے۔ اور تم۔ کون ہو تم"...... ڈاکٹر سارمن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ ڈائنا چونکہ میک اپ میں تھی اس لئے وہ اسے نہ پہچان سکا تھا۔

"میرا نام ہیرٹ ہے"...... ہیرٹ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہیرٹ۔ کون ہیرٹ"...... ڈاکٹر سارمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے نہیں جانتے لیکن میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں ڈاکٹر سارمن"...... ہیرٹ نے کہا اور اس کے منہ سے اپنا نام سن کر ڈاکٹر سارمن بری طرح سے چونک پڑا۔

"ڈاکٹر سارمن۔ کیا مطلب۔ کون ڈاکٹر سارمن۔ میں جنگلی حیات کا ڈاکٹر تو ضرور ہوں لیکن میرا نام ڈاکٹر سارمن نہیں ہے"...... بوڑھے نے خود کو سنبھالتے ہوئے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ اگر تم ڈاکٹر سارمن نہیں ہو تو کون ہو"...... ہیرٹ نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام ڈاکٹر ریمنڈ ہے"...... بوڑھے نے منہ بنا کر کہا۔

"اس لڑکی کو پہچانتے ہو"...... ہیرٹ نے ڈائنا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر سارمن چونک کر ڈائنا کی طرف دیکھنے لگا۔

"نہیں۔ میں اسے پہلی بار دیکھ رہا ہوں"...... ڈاکٹر سارمن نے

کہا۔

''ڈائنا۔ ذرا اسے اپنا اصل چہرہ دکھاؤ''...... ہیرٹ نے کہا۔

''اصل چہرہ۔ کیا مطلب''...... ڈاکٹر سارمن نے چونک کر کہا۔

ڈائنا نے اپنی گردن پر چٹکی سی بھری اور یہ دیکھ کر ڈاکٹر سارمن کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئی کہ لڑکی کی گردن سے ماسک اترتا چلا گیا تھا اور پھر اس ماسک کے پیچھے سے جو چہرہ برآمد ہوا اسے دیکھ کر ڈاکٹر سارمن اس طرح اچھل پڑا کہ اگر وہ کرسی پر نہ بندھا ہوا ہوتا تو یقیناً کرسی سمیت الٹ کر گر جاتا۔

''تت۔ تت۔ تم۔ ڈائنا یہ تم ہو۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ تم اس طرح یہاں کیسے پہنچ گئی''...... ڈاکٹر سارمن نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ڈائنا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تو تم نے اب اسے پہچان لیا ہے''...... ہیرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ......'' ڈاکٹر سارمن نے کہنا چاہا لیکن پھر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''بولو۔ خاموش کیوں ہو گئے ہو''...... ہیرٹ نے کہا۔

''تم بتاؤ تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے''...... ڈاکٹر سارمن نے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''میرا تعلق کرانسی ایجنسی بلیک کابلر سے ہے اور یہ ڈائنا میرے ساتھ ہی کام کرتی ہے''...... ہیرٹ نے کہا تو ڈاکٹر سارمن کے

چہرے کا رنگ بدل گیا۔

''بلیک کابلر ایجنسی''...... ڈاکٹر سارمن کے منہ سے نکلا۔

''ہاں اور اب میری بات دھیان سے سنو۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں میرا نام ہیرٹ ہے اور یہ میری ساتھی پرنسز ڈائنا ہے اور ہم دونوں کا تعلق بلیک کابلر سے ہے۔ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم نے یقیناً بلیک کابلر کا نام سن رکھا ہے۔ اگر سنا ہے تو پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ بلیک کابلر کے ٹاپ ایجنٹس کس قدر بے رحم، سفاک اور خطرناک ہوتے ہیں۔ ایک بار ہماری گرفت میں جو آ جائے وہ ہماری مرضی کے بغیر اس وقت تک نہیں نکل سکتا جب تک ہم اسے کلیئر نہ کر دیں یا اسے زندگی سے آزادی نہ دلا دیں''...... ہیرٹ نے سفاک لہجے میں کہا تو ایک لمحے کے لئے ڈاکٹر سارمن کے چہرے پر خوف کی لہر سی دوڑ گئی۔

''لیکن میرا بلیک کابلر سے کیا تعلق''...... لیزا نے کہا۔

''تمہارا تعلق ہم سے ہی ہے ڈاکٹر سارمن۔ تم کرانس کے بھگوڑے ہو۔ تم کرانس کا اہم فارمولا لے کر بھاگے ہو جس پر کرانس کا بہت بھارری سرمایہ لگا تھا''...... ہیرٹ نے کہا۔

''نہیں۔ یہ جھوٹ ہے''...... ڈاکٹر سارمن نے سر جھٹک کر کہا۔

''سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے اس سے ہمارا کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہم تم سے فارمولا لینے کے لئے آئے ہیں۔ اب تم اگر دردناک موت سے بچنا چاہتے ہو تو بتاؤ وہ فارمولا کہاں ہے''......

ہیرٹ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''میرے پاس کوئی فارمولا نہیں ہے''..... ڈاکٹر سارمن نے کہا تو ہیرٹ بے اختیار ہنسنے لگا۔

''اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے''..... ڈاکٹر سارمن نے منہ بنا کر کہا۔

''تم شاید مجھے احمق سمجھ رہے ہو''..... ہیرٹ نے کہا۔

''میں تو نہیں سمجھ رہا لیکن اگر تم تو پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں''..... ڈاکٹر سارمن نے تلخ لہجے میں کہا تو ہیرٹ ایک بار پھر ہنسنے لگا۔

''میں تمہاری باتوں کا برا نہیں مانوں گا ڈاکٹر سارمن کیونکہ میں بلیک کابلر کا ٹاپ ایجنٹ ہونے کے باوجود گرم اور سخت مزاج ایجنٹ نہیں ہوں۔ میں ہر حال میں اپنا دماغ ٹھنڈا رکھنے کا عادی ہوں لیکن جب بات میری برداشت سے باہر ہو جائے اور میرا دماغ گرم ہو جائے تو پھر میرے سامنے آنے والے غیر ملکی ایجنٹس اور مجرموں کو بھیانک اذیتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں اور ان کی موت بھی انتہائی بھیانک اور دردناک ہوتی ہے اور تم ان ایجنٹوں کے مقابلے میں ایک لاغر اور بوڑھے سے آدمی ہو''..... ہیرٹ نے کہا۔

''یہ تم مجھے دھمکا رہے ہو''..... ڈاکٹر سارمن نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہیرٹ دھمکی نہیں دیتا۔ جو کہتا ہے اس پر عمل بھی کرتا ہے''۔ اس بار ہیرٹ نے بھی غراتے ہوئے کہا۔

''یہ بتاؤ کہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو''..... ڈاکٹر سارمن نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''فارمولا''..... ہیرٹ نے کہا۔

''اور میں کہہ چکا ہوں کہ میرے پاس کوئی فارمولا نہیں ہے سمجھے تم''..... ڈاکٹر سارمن نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم ضرورت سے زیادہ ڈھیٹ بن رہے ہو۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ تم مجھ سے جھوٹ بول کر بچ جاؤ گے''..... ہیرٹ نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں جھوٹ نہیں بول رہا''..... ڈاکٹر سارمن نے کہا۔

''یہ ایسے نہیں مانے گا ہیرٹ۔ تم پیچھے ہٹو اور یہ خنجر مجھے دو پھر دیکھو میں اس کا کیا حشر کرتی ہوں۔ جب میں اس کی بوٹی بوٹی الگ کروں گی تو یہ خود ہی فارمولے کے بارے میں بتا دے گا''..... ڈائنا نے کہا جو اب تک خاموش کھڑی ہوئی تھی۔

''سن رہے ہو ڈاکٹر سارمن۔ بتاؤ کیا میں خنجر اسے دے دوں اور اسے تمہاری بوٹیاں کاٹنے کی اجازت بھی دے دوں''۔ ہیرٹ نے کہا۔

''جو مرضی کرو۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میرے پاس کوئی فارمولا ہے ہی نہیں تو تم مجھ سے آرام سے پوچھو یا تشدد کر کے میرا

ہر صورت یہی جواب ہو گا"...... ڈاکٹر سارمن نے حتمی اور مضبوط لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتاؤ۔ میں کسی نہ کسی طرح فارمولا خود ہی تلاش کر لوں گا لیکن یہ یاد رکھنا کہ فارمولا میں نے خود تلاش کر لیا تو پھر تم کسی بھی صورت میں زندہ نہیں رہو گے۔ میں تمہیں بھیانک موت مار کر ہی یہاں سے جاؤں گا البتہ فارمولا تم خود میرے حوالے کر دو تو میں تم سے رعایت برت سکتا ہوں"۔ ہیرٹ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"کیسی رعایت"...... ڈاکٹر سارمن نے کہا۔

"یہ کہ تمہاری موت آسان ہو جائے۔ تم چونکہ کرانس کے غدار ہو اور غداری کی سزا صرف موت ہے اس لئے میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑ سکتا"...... ہیرٹ نے سفاکی سے کہا۔

"تم نے یہاں آ کر اپنے حق میں برا کیا ہے ہیرٹ۔ تم نے شاید مجھے آسان شکار سمجھ لیا ہے لیکن یہ مت بھولو تم اس وقت میری رہائش گاہ میں ہو۔ باہر میرے بہت سے محافظ موجود ہیں۔ اگر تم نے مجھے نقصان پہنچایا تو تم دونوں بھی یہاں سے زندہ بچ کر نہ جا سکو گے"...... ڈاکٹر سارمن نے کہا تو ہیرٹ اور ڈائنا دونوں ہنس پڑے۔

"اب کیوں ہنس رہے ہو"...... ڈاکٹر سارمن نے کہا۔

"تمہاری حماقت پر۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ ہم دونوں یہاں اطمینان

سے کیوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ چلو میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ باہر تمہارے آدمی نہیں میرے آدمی موجود ہیں اور میرے آدمیوں نے تمہارے تمام آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب یہاں سوائے تمہارے کوئی زندہ نہیں ہے سمجھے تم"...... ہیرٹ نے کہا تو ڈاکٹر سارمن کا رنگ بدل گیا۔

"کک کک کیا تم سچ بول رہے ہو۔ تم نے سب کو مار دیا ہے"...... ڈاکٹر سارمن نے اس بار ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہاں"...... ہیرٹ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر سارمن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اب بولو فارمولا ہمارے حوالے کر رہے ہو یا نہیں"...... ڈائنا نے کہا۔

"نہیں"...... ڈاکٹر سارمن نے کہا۔

"کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے"...... ہیرٹ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر سامنے پڑا ہوا خنجر اٹھا لیا اور اس کی دھار پر انگلی پھیرنے لگا۔

"ہاں"...... ڈاکٹر سارمن نے اس کے ہاتھ میں موجود خنجر کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسی طرح کرخت اور غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے زور دار چیخ نکل گئی۔ ہیرٹ کا ہاتھ اچانک حرکت میں آیا تھا اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر سارمن کی ناک آدھی سے زیادہ کٹ کر گر گئی اور اس کی ناک سے خون کا

دھارا سا پھوٹ پڑا۔ اس سے پہلے کہ ڈاکٹر سارمن کچھ کہتا۔ ہیرٹ کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر سارمن کا دایاں گال تیزی سے کٹتا چلا گیا اور کمرہ ایک بار پھر ڈاکٹر سارمن کی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ نانسنس''...... ڈاکٹر سارمن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''ابھی تو میں نے کچھ بھی نہیں کیا ہے۔ جب تک تم فارمولے کے بارے میں نہیں بتاؤ گے میں تمہارے جسم کی بوٹیاں اُڑاتا رہوں گا۔ ضرورت پڑی تو میں ایک ایک کر کے تمہاری ساری بوڑھی ہڈیاں بھی توڑ دوں گا لیکن میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا۔ تم اس وقت تک زندہ رہو گے جب تک تم فارمولا میرے حوالے نہیں کر دیتے''...... ہیرٹ نے کہا۔

''تت تت۔ تم مجھ پر ایسا ظلم نہیں کر سکتے''...... ڈاکٹر سارمن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''اب۔ میں اس خنجر سے تمہاری ایک آنکھ نکال دوں گا''...... ہیرٹ نے اس کی آنکھ کے سامنے خنجر لہراتے ہوئے سفاک لہجے میں کہا تو ڈاکٹر سارمن کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

''رکو۔ میری بات سنو''...... ڈاکٹر سارمن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میرا ہاتھ صرف یہ سننے پر رکے گا کہ تم مجھے فارمولے کے

بارے میں بتا رہے ہو''...... ہیرٹ نے خشک لہجے میں کہا۔

''ہاں ہاں۔ میں تمہیں فارمولے کے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ میری جان بخش دو۔ مجھے نہ مارو پلیز''...... ڈاکٹر سارمن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو ہیرٹ جس نے خنجر والا ہاتھ بلند کر لیا تھا اس کا ہاتھ نیچے آ گیا۔

''بتاؤ۔ کہاں ہے فارمولا''...... ہیرٹ نے پوچھا۔

''وہ۔ وہ ایک سیف میں ہے''...... ڈاکٹر سارمن نے کہا۔

''کون سے سیف میں اور کہاں ہے وہ سیف''...... ہیرٹ نے پوچھا تو ڈاکٹر سارمن نے اسے دوسرے کمرے میں موجود ایک خفیہ سیف کے بارے میں بتا دیا۔

''سیف کو کھولنے کا طریقہ بتاؤ''...... ہیرٹ نے کہا تو ڈاکٹر سارمن نے اسے سیف کھولنے کا طریقہ بھی بتا دیا۔

''جاؤ ڈائنا۔ جا کر فارمولا لے آؤ''...... ہیرٹ نے کہا تو ڈائنا نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز چلتی ہوئی کمرے سے نکلتی چلی گئی۔

''اب تم یہ بتاؤ۔ تم فارمولا لے کر کرانس سے کیوں بھاگے تھے''...... ڈائنا کے جانے کے بعد ہیرٹ نے ڈاکٹر سارمن سے مخاطب ہو کر پوچھا لیکن اس وقت تک ڈاکٹر سارمن بے پناہ تکلیف اور خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ اسے بے ہوش دیکھ کر ہیرٹ برے برے منہ بنانے لگا۔ کچھ ہی دیر میں ڈائنا

ایک فائل لے آئی۔ اس کا چہرہ مسرت سے تمتما رہا تھا۔ فائل پر فاسٹ ڈیتھ جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔

''مل گیا ہے فارمولا''...... ڈائنا نے کہا اور فائل ہیرٹ کو دے دی۔ ہیرٹ نے فائل لے کر اسے کھولا اور پھر وہ اسے غور سے دیکھنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''ہاں۔ یہ اصل فارمولا ہے''...... ہیرٹ نے کہا۔

''چلو۔ ہمارا مشن تو پورا ہوا۔ اب اس ڈاکٹر کا کیا کرنا ہے''۔ ڈائنا نے کہا۔

''کرنا کیا ہے۔ اسے گولی مار اور نیچے لیبارٹری میں جا کر ساری مشینیں تباہ کر دو اور پھر ہم یہاں سے جاتے ہوئے یہاں ہر طرف آگ لگا جائیں گے تاکہ ان کی لاشوں سمیت یہاں موجود ہر چیز جل کر راکھ بن جائے''...... ہیرٹ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ڈائنا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بلگارنیہ کا ہوٹل سنگرام ایک خاصا بڑا اور مصروف ہوٹل تھا اور یہاں آنے جانے والوں میں غیر ملکیوں کی تعداد کافی زیادہ تھی۔ عمران ٹیکسی سے اترا اور ہوٹل سنگرام مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''عمران صاحب آپ اور یہاں''...... اچانک اسے دائیں طرف سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر اس طرف دیکھا اور دوسرے لمحے اپنی طرف بڑھتے ہوئے ایک نوجوان کو دیکھ کر وہ مسکرا دیا۔ یہ رانا تیمور تھا جو ناٹران کے ساتھ کام کرتا تھا اور انتہائی ذہین اور تیز ترین آدمی تھا جس نے جلد ہی ناٹران کے دل میں اپنے لئے جگہ بنا لی تھی اور ناٹران نے اس کی ذہانت اور اس کی کارکردگی کی بنا پر اسے اپنا نمبر ٹو بنا لیا تھا۔ عمران نے اس کے ساتھ کسی مشن پر کام تو نہ کیا تھا لیکن ناٹران نے ایک مرتبہ اس کی رانا تیمور سے ملاقات ضرور کرائی تھی۔ عمران بھی اس

کی ذہانت سے بے حد خوش ہوا تھا اور اسی نے ناٹران کو مشورہ دیا
تھا کہ رانا تیمور جیسے آدمی کو اس کا نمبر ٹو ہونا چاہئے اور شاید ناٹران
نے عمران کی ہی بات مان کر اسے اپنا نمبر ٹو بنا لیا تھا۔ اس نے
عمران کی موجودگی میں ہی رانا تیمور کو اپنا نمبر ٹو بنایا تھا۔ اس لئے
رانا تیمور عمران کا بے حد احسان مند تھا اور اس کی دل سے عزت
کرتا تھا۔

"ارے تم نے مجھے کیسے پہچان لیا۔ کمال ہے۔ اس کا مطلب
ہے کہ تمہاری آنکھوں میں میک اپ کے پیچھے اصل چہرے کو دیکھنے
والے کوئی خصوصی لینز لگے ہوئے ہیں اسی لئے تم نے مجھے فوراً
پہچان لیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میک اپ۔ کیا مطلب۔ آپ میک اپ میں تو نہیں ہیں
آپ تو اپنی اصل شکل میں ہیں"...... رانا تیمور نے قریب آ کر اور
زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میک اپ کے بغیر۔ اوہ تو یہ بات ہے میں سمجھا کہ میں میک
اپ میں ہوں"...... عمران نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا
اور رانا تیمور بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ واقعی دلچسپ مذاق کرتے ہیں۔ لیکن عمران صاحب
آپ کی بلگارنیہ آمد کی ہمیں تو سرے سے اطلاع ہی نہیں"...... رانا
تیمور نے کہا۔

"ارے میں کوئی سیاستدان یا بیورو کریٹ تو نہیں ہوں کہ میری

آمد کی اطلاعات اخباروں میں چھپتیں۔ خیر میری چھوڑو۔ تم بتاؤ۔ تم
یہاں کیا کر رہے ہو اور وہ بھی بغیر میک اپ کے۔ کیا چکر
ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی جو حیثیت ہے وہ تو ہم ہی جانتے ہیں البتہ میں تو
ایک ذاتی کام سے یہاں آیا تھا۔ میرا کام پورا ہو گیا ہے اور شام کو
میری واپسی ہے۔ بہرحال آپ ہوٹل میں جا رہے تھے خیریت۔ کیا
کسی سے ملاقات طے ہے"...... رانا تیمور نے کہا۔

"اب تم مل ہی گئے ہو تو چلو تم ہی میری تھوڑی سی مدد کر دو۔
یہاں کوئی سپروائزر ہے رمن ناتھ۔ سنا ہے بدمعاش ٹائپ آدمی
ہے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"رمن ناتھ سپروائزر سے کیسی پوچھ گچھ"...... رانا تیمور نے
حیران ہو کر کہا۔

"تم جانتے ہو اسے"...... عمران نے کہا۔

"اچھی طرح جانتا ہوں اس ہوٹل میں غیر ملکیوں کی آمد و رفت
کافی زیادہ رہتی ہے اس لئے اطلاعات کی ٹوہ میں میرا بلگارنیہ آنا
جانا لگا رہتا ہے اور میرا اکثر وقت یہاں اسی ہوٹل میں گزرتا ہے
لیکن رمن ناتھ تو ایک عام سا سپروائزر ہے۔ وہ تو کسی ایسے چکر
میں ملوث نہیں ہو سکتا جس میں آپ کو اس قدر دلچسپی ہو کہ آپ
خاموشی سے پاکیشیا سے یہاں پہنچ جائیں"...... رانا تیمور نے کہا۔

"کیا تم کسی علیحدہ کمرے میں میری اس سے بات کرا سکتے

ہو“...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا۔

”بالکل کرا سکتا ہوں آئیں میرے ساتھ“...... رانا تیمور نے کہا اور پھر وہ مڑ کر ہوٹل کے اندر داخل ہو گیا اور عمران کی رہنمائی کرتا ہوا وہ اسے ایک طرف بنے ہوئے سپیشل رومز کی طرف لے آیا۔

”آپ اس کمرے میں تشریف رکھیں میں اسے لے آتا ہوں“...... رانا تیمور نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکراتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیااور اس کے ساتھ ہی اس نے یہ دیکھ کر ایک طویل سانس لیا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔

عمران سمجھ گیا کہ یہ سپیشل رومز کس مقصد کے لئے بنائے گئے ہیں۔ بہرحال اس کے لئے یہ غنیمت تھا کیونکہ اب وہ اس رمن ناتھ سپروائزر سے کھل کر بات کر سکے گا۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد رانا تیمور واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا اس کے چہرے پر زخموں کے خاصے نشانات تھے لیکن وہ اس طرح مندمل ہو چکے تھے کہ صاف محسوس ہوتا تھا کہ یہ نشانات کافی عرصہ پہلے کے ہیں۔ ویسے جسمانی طور پر رمن ناتھ خاصے ٹھوس جسم کا مالک تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ شخص پہلے زیر زمین دنیا کا خاصا سرگرم آدمی رہا ہو گا۔

”یہ ہیں میرے دوست پرنس۔ انہیں تم سے کچھ معلومات چاہئیں۔ فکر مت کرو تمہیں اس کا معاوضہ ملے گا“...... رانا تیمور نے رمن ناتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جی صاحب پوچھیں“...... رمن ناتھ نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دروازہ بند کر دو رانا تیمور اور رمن ناتھ تم بیٹھ جاؤ“...... عمران نے کہا تو رانا تیمور نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔ عمران نے جیب سے لفافہ نکالا اور اس میں موجود تصویر نکال کر اس نے رمن ناتھ کی طرف بڑھا دی۔

”یہ تو پرنسز ڈائنا کی تصویر ہے“...... رمن ناتھ نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ رمن ناتھ صحیح بات بتانے پر آمادہ ہے۔

”ہاں یہ پرنسز ڈائنا کی تصویر ہے۔ تم نے ہوٹل پیلس جا کر اس کا سامان وصول کیا ہے“...... عمران نے کہا تو رمن ناتھ ایک بار پھر چونک پڑا۔

”جی ہاں۔ آج ہی میں سامان لے آیا تھا“...... رمن ناتھ نے جواب دیا۔

”اب پرنسز ڈائنا کہاں ہے“...... عمران نے کہا۔

”وہ تو ملک سے ہی چلی گئی ہیں۔ میں انہیں خود ایئر پورٹ چھوڑ کر آیا تھا“...... رمن ناتھ نے جواب دیا۔

”تمہارا اس سے کیا تعلق ہے“...... عمران نے کہا۔

”ان کے ساتھی ہیرٹ یہاں ہوٹل میں قیام پزیر تھے وہ بے حد سخی انسان ہیں۔ میں ایک سلسلہ میں پریشان تھا انہیں پتہ چلا تو انہوں نے مجھے بھاری رقم ویسے ہی ٹپ کے طور پر دے دی پرنسز

ڈائنا آج صبح ان کے کمرے میں آئیں۔ ہیرٹ صاحب نے بھی
کمرہ چھوڑا پھر وہ دونوں ایئرپورٹ چلے گئے۔ پرنسز ڈائنا نے
یہیں سے ہوٹل پیلس کے سب منیجر کو فون کر کے میرے بارے میں
کہہ دیا کہ مجھے ان کا سامان دے دیا جائے۔ ہیرٹ صاحب نے
مجھے مزید رقم دی۔ میں ہوٹل گیا وہاں ان کی پیمنٹ کی سامان
وصول کیا اور ٹیکسی پر بیٹھ کر سیدھا ایئرپورٹ پہنچ گیا۔ وہاں وہ
دونوں موجود تھے۔ میں نے سامان ان کے حوالے کیا تو انہوں نے
مجھے انعام دیا اور میں واپس چلا آیا''...... رمن ناتھ نے جواب
دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

''اب یہ بتاؤ کہ ہیرٹ یہاں کب آیا تھا''...... عمران نے
پوچھا۔

''میں یہ تو نہیں جانتا کہ وہ کب آئے تھے لیکن ایک ہفتہ
ٹھہرے ہیں وہ یہاں''...... رمن ناتھ نے جواب دیا۔

''کیا وہ اس سے پہلے بھی آئے تھے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی یہ تو مجھے معلوم نہیں البتہ ہمارے ہوٹل میں وہ پہلی بار
آئے تھے''...... رمن ناتھ نے جواب دیا۔

''اس کا حلیہ''...... عمران نے کہا تو رمن ناتھ نے وہی حلیہ دوہرا
دیا جو ہوٹل پیلس کے بیرے مہا دیو نے بتایا تھا۔

''یہاں اس کا ریکارڈ تو موجود ہوگا''...... عمران نے پوچھا۔

''جی نہیں جب مسافر واپس چلا جاتا ہے تو اس کا ریکارڈ بھی

ضائع کر دیا جاتا ہے''...... رمن ناتھ نے جواب دیا۔

''اچھا یہ بتاؤ کہ اس ہیرٹ سے ملنے یہاں کون کون آتا رہا
ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''سوائے پرنسز ڈائنا کے اور کوئی نہیں ان سے ملا''...... رمن
ناتھ نے جواب دیا۔

''سوچ لو۔ اگر تم کوئی بات چھپا رہے ہو تو بتا دو۔ اسی میں
تمہارا فائدہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے جو بتایا ہے سب سچ بتایا ہے اور کچھ نہیں
چھپایا ہے آپ سے''...... رمن ناتھ نے کہا۔

اوکے۔ شکریہ''...... عمران نے کہا اور جیب سے چند بڑے نوٹ
نکال کر رمن ناتھ کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔

''جی بہت مہربانی جناب''...... رمن ناتھ نے اٹھتے ہوئے کہا
اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا پھر رک کر وہ مڑا۔

''آپ سے ایک بات پوچھ سکتا ہوں جناب''...... رمن ناتھ
نے کہا۔

''ہاں۔ پوچھ لو''...... عمران نے کہا۔

''جناب وہ ہیرٹ صاحب کیا کوئی بہت ہی خطرناک آدمی
تھے''...... رمن ناتھ نے کہا۔

''تم نے یہ اندازہ کیسے لگایا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"میں تو آپ سے پوچھ رہا ہوں جناب مجھے تو وہ فلمی ہیرو ہی لگے تھے"...... رمن ناتھ نے کہا۔

"حالانکہ تمہارا تعلق بھی زیر زمین دنیا سے رہا ہے اس لئے تم آدمی کو دیکھتے ہی پہچان سکتے ہو کہ وہ کس قماش کا آدمی ہے پھر بھی مجھ سے پوچھ رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جناب آپ نے میری توقع سے بڑھ کر معاوضہ دیا ہے اور رانا صاحب میرے محسن بھی ہیں اس لئے میں اپنی طرف سے آپ کو ایک بات بتا دیتا ہوں کہ ایک بار میں نے انہیں فون پر کسی سے بات کرتے ہوئے سنا تھا اس میں کسی سائنس دان ڈاکٹر سارمن کا بار بار حوالہ دیا جا رہا تھا"...... رمن ناتھ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اوہ۔ کیا گفتگو ہوئی تھی۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے جیب سے ایک اور بڑا نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جناب وہ کہہ رہے تھے کہ ڈاکٹر سارمن کو ساتھ لے جانا غیر ضروری ہے ۔ گفتگو میں انہوں نے دو بار ڈائنا کا نام بھی لیا تھا۔ ڈاکٹر سارمن کا دو تین بار نام لیا اور ایک کالونی پیراڈائز کی کسی کوٹھی کا ذکر بھی ہوا تھا بس مجھے تو اتنا ہی معلوم ہے"...... رمن ناتھ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ شکریہ مجھے یقین ہے کہ اب تم اس ساری گفتگو کو بھول جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"لیس سر"...... رمن ناتھ نے کہا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"عمران صاحب آخر چکر کیا ہے۔ کچھ تو بتائیں"...... رمن ناتھ کے باہر جانے کے بعد رانا تیمور نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کیا تم یہاں اکیلے آئے ہو یا کوئی اور بھی ہے تمہارے ساتھ"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے ساتھ باس ناٹران بھی ہیں۔ وہ الگ ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں"...... رانا تیمور نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیا تم دونوں کسی اہم سلسلے میں آئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میرا ایک ذاتی کام تھا۔ ایک آدمی سے میں نے بڑی رقم لینی تھی۔ میں اکیلا آ رہا تھا لیکن معاملہ چونکہ بڑی رقم کا تھا اس لئے باس ناٹران بھی میرے ساتھ آ گئے"...... رانا ناتھ نے کہا۔

"کونسی رقم اور کتنی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے دور کے ایک عزیز ہیں جنہوں نے میرے ڈیڈی سے دس لاکھ ڈالرز قرض لیا تھا۔ انہوں نے خود ہی فون کیا تھا کہ ان کے پاس قرض چکانے کے لئے رقم جمع ہو گئی ہے۔ ہمارے پاس ان کے چند ضروری کاغذات تھے وہ کاغذات انہیں واپس کر کے ہی رقم لینی تھی۔ اس لئے میں وہ کاغذات لے کر آ گیا اور باس ناٹران بھی اس لئے ساتھ آ گئے کہ کہیں وہ آدمی میرے ساتھ کوئی گیم نہ کر رہا ہو اور کاغذات لے کر رقم واپس ہی نہ کرے لیکن سب کچھ

ٹھیک ہو گیا۔ اس نے کاغذات لے کر ساری رقم ہمارے سامنے ہی میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دی اور اب چونکہ کام ہو چکا ہے اس لئے ہم آج شام ہی واپس چلے جائیں گے“...... رانا تیمور نے کہا۔

”اب اگر ناٹران یہاں ہے تو ظاہر ہے ناٹران سے ملے بغیر واپسی تو نہیں ہو سکتی ورنہ میرا پروگرام یہ تھا کہ خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا۔ خیر آؤ پھر وہیں اس کے ساتھ ہی بیٹھ کر بات ہو گی“...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو رانا تیمور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے ہوٹل گرے سٹار کی طرف بڑھے جا رہے تھے جہاں ناٹران موجود تھا۔ ناٹران بھی عمران کو اچانک دیکھ کر رانا تیمور کی طرح بے حد حیران ہوا۔

”آپ اور یہاں لیکن آپ کی آمد کی تو کوئی اطلاع ہی نہیں تھی“...... ناٹران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”تمہارے رانا تیمور نے گھیر لیا۔ ورنہ میں تو سوچ رہا تھا کہ خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کم از کم مجھے تو اطلاع کر دیتے“...... ناٹران نے کہا۔

”یہ کافرستان تو نہیں کہ میں تمہیں یہاں آنے کا باقاعدہ غیر سرکاری مراسلہ بھیجتا اور تم سرکاری درباری آدمی ہو جبکہ میں تو بس کرائے کا سپاہی ہوں اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم بھی یہاں موجود

ہو ورنہ میں باقاعدہ یہاں اخبارات میں اشتہار چھپواتا کہ میں آ رہا ہوں اور میرے استقبال کی تیاری کرو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ناٹران اور رانا تیمور دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب آپ کی جو عزت ہمارے دلوں میں ہے وہ آپ سے چھپی ہوئی تو نہیں ہے اس لئے آپ کم از کم ہمارے ساتھ ایسی باتیں نہ کیا کریں“...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب ہوٹل سنگرام میں گئے اور پھر انہوں نے وہاں سپروائزر رمن ناتھ سے بڑی تفصیلی پوچھ گچھ کی ہے کسی غیر ملکی عورت اور مرد کے بارے میں۔ جب میں نے تفصیل پوچھی تو کہنے لگے کہ آپ کے پاس جا کر ہی بتائیں گے“...... رانا تیمور نے ایک لحاظ سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا تو مطلب ہے کہ آپ کسی مشن پر ہیں“...... ناٹران نے چونکتے ہوئے کہا۔

”اب تمہیں کیا بتاؤں اس پاپی پیٹ کو پالنے کے لئے آدمی کو کیا کیا نہیں کرنا پڑتا۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ جب تک کوئی کیس نہ ہو تمہارا چیف مجھے ایک روپیہ بھی نہیں دیتا۔ اس لئے مجبوراً مجھے کیس بنانے پڑتے ہیں بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ اب تمہاری جیسی قسمت تو میری نہیں کہ ٹھاٹھ سے تنخواہیں وصول کرتے رہو اور مزے سے بیٹھے چین کی بانسری بلکہ چین کا بگل اور ڈھول بجاتے

رہو“...... عمران نے کہا تو ناٹران اور رانا تیمور دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب چین کی بانسری ہم اس لئے بجاتے رہتے ہیں کہ آپ اکیلے کام کرتے ہیں۔ اگر آپ ہمیں بھی اپنے کاموں میں شامل کر لیا کریں تو چین کی بانسری تو ایک طرف چین کی سیٹی بجانے کا بھی ہمیں وقت نہ ملے“...... ناٹران نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

”عمران صاحب آپ بتائیں تو سہی کہ آپ کس سلسلے میں رمن ناتھ سے پوچھ گچھ کر رہے تھے۔ مجھے تو انتہائی بے چینی ہو رہی ہے“...... رانا تیمور نے کہا۔

”ہاں عمران صاحب پلیز“...... ناٹران نے بھی منت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ اگر تم قصہ چہار درویش کے پہلے درویش کا قصہ غم سننا ہی چاہتے ہو تو پھر دل بلکہ پھیپھڑے، گردے، جگر سب تھام لو تاکہ شہزادی مہ لقاء سے ملاقات کے بعد شہزادے اسفند یار کی آنسوؤں بھری دل گداز بلکہ غمناک، دلسوز اور دردناک داستان سننے کا تمہارے اندر حوصلہ پیدا ہو سکے“...... عمران نے واقعی داستان گو کے سے انداز میں کہا تو رانا تیمور اور ناٹران ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”ٹھیک ہے جناب۔ ہم ہمہ تن گوش ہیں“...... ناٹران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

”خرگوش ہیں۔ کیا مطلب وہ بدتمیز، جابر، سفاک اور بے رحم ظالم جادوگر یہاں بھی اپنا جادو چلا گیا ہے کہ انسانوں کو خرگوش بنا گیا ہے“...... عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”پلیز عمران صاحب“...... ناٹران نے ہنستے ہوئے ایک بار پھر منت بھرے لہجے میں کہا۔

”اچھا تو سنو مسئلہ یہ ہے کہ کرانس کا ایک سائنس دان جس کا نام ڈاکٹر سارمن ہے ایک جدید قسم کا اینٹی میزائل سسٹم ایجاد کرنے پر کام کر رہا تھا۔ ایسا اینٹی میزائل سسٹم جسے فاسٹ ڈیتھ کہا جاتا تھا جو پلک جھپکنے میں تیز ترین میزائل کو بھی فضا میں ہی ہٹ کر کے تباہ کر سکتا تھا۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ اب توپوں بندوقوں اور بڑے بڑے ٹینکوں کا دور ختم ہو گیا ہے اب میزائلوں کا دور ہے اور بین البراعظمی میزائل ایجاد ہو چکے ہیں جو پلک جھپکنے میں ایک براعظم سے فائر ہو کر دوسرے براعظم کا خاتمہ کر سکتے ہیں ان میزائلوں کا توڑ اینٹی میزائل سسٹم ہوتا ہے اور موجود دور میں جہاں نت نئے سے نئے میزائل سامنے آ رہے ہیں وہاں اینٹی میزائل سسٹم بھی جدید سے جدید سامنے آ رہے ہیں۔ ایسے ہی ایک جدید ترین اینٹی میزائل سسٹم کا فارمولا کرانس کے ایک سائنس دان ڈاکٹر سارمن نے ایجاد کیا اور پھر کرانس کی لیبارٹری میں وہ اس پر کام کرنے لگا

یہ سائنس دان صاحب خاصے رنگین مزاج واقع ہوئے ہیں وہ کلبوں
اور ہوٹلوں میں بھی آتے جاتے رہتے تھے اور عورتوں سے بھی ان
کی دوستی رہتی تھی۔ اس کے ساتھ ہی انہیں جوئے کی بھی عادت پڑ
گئی تھی۔ چنانچہ وہ وہاں کے ایک خطرناک سنڈیکیٹ کے ہتھے چڑھ
گئے۔ سنڈیکیٹ نے انہیں قرضہ دے کر اپنے جال میں جکڑ لیا۔
جب سنڈیکیٹ نے قرضے کی واپسی پر زور دیا اور جان سے مارنے
کی دھمکی دی تو ڈاکٹر سارمن نے ایک سائنس دان سے اس کا ذکر
کیا تو اس سائنس دان نے اسے مشورہ دیا کہ وہ اپنا فارمولا کسی
ملک کو فروخت کر دے اس طرح اسے بھاری رقم مل جائے گی اور
وہ آسانی سے قرضہ اتار دے گا۔ اب اتفاق کی بات ہے کہ ڈاکٹر
سارمن کے تعلقات پاکیشیا کے ایک بڑے سائنس دان سے تھے۔
اس نے سوچا کہ پاکیشیا ایک پسماندہ سا ملک ہے اس لئے وہاں
سے وہ آسانی سے رقم وصول کر لے گا۔ چنانچہ اس نے اس سائنس
دان سے بات کی۔ اس سائنس دان نے فارمولے کی اہمیت کی وجہ
سے اس میں دلچسپی لی لیکن پاکیشیا اور کرانس کے درمیان انتہائی
گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اس لئے پاکیشیا کی حکومت نے یہ
فارمولا خریدنے پر رضامندی تو ظاہر کر دی لیکن اس نے ساتھ ہی
اس پر تجربات کے لئے شوگران سے بات کی کیونکہ شوگران کے
پاس ایسی لیبارٹریاں موجود ہیں جہاں اس پر کام ہو سکے اور پھر
کرانس اور شوگران کے درمیان دوستانہ تعلقات بھی نہیں ہیں۔

شوگران حکومت بھی رضامند ہو گئی۔ چنانچہ ڈاکٹر سارمن اچانک مع
فارمولے کے شوگران پہنچ گیا اسے رقم ادا کر دی گئی جو اس نے
سنڈیکیٹ کو دی یا نہیں یہ کسی کو معلوم نہیں۔ ڈاکٹر سارمن شوگران
میں کام کرتا رہا پھر اچانک ایک روز وہ فارمولے سمیت وہاں سے
بھی غائب ہو گیا اور باوجود کوشش کے اس کا پتہ نہ چل سکا کہ وہ
کہاں گیا۔ فارمولا اس کے پاس تھا۔ کچھ روز پہلے مجھے کرانس کے
ایک آدمی سے معلوم ہوا کہ حکومت کرانس کو معلوم ہو گیا ہے کہ
ڈاکٹر سارمن بلگارنیہ میں دیکھا گیا ہے اور حکومت کرانس نے اسے
تلاش کرنے اور اسے فارمولے سمیت واپس لانے کے لئے اپنی
ایک خصوصی ایجنسی بلیک کابلر کو مشن دیا ہے۔ ڈاکٹر سارمن کی تلاش
پاکیشیا کو بھی تھی کیونکہ ایک تو پاکیشیا نے اس فارمولے پر انتہائی
کثیر رقم خرچ کی ہوئی تھی دوسرا یہ کہ پاکیشیا کی بھی خواہش تھی کہ
یہ جدید ترین اینٹی میزائل سسٹم اس کے پاس ہو اور مجھے بھی یہ
بات معلوم تھی اس لئے جب مجھے یہ اطلاع ملی تو میں نے اپنے
دوستوں سے رجوع کیا۔ وہاں سے معلوم ہو کہ کرانس کی بلیک کابلر
کی ایک ایجنٹ جس کا نام ڈائنا ہے اسے بلگارنیہ بھجوایا گیا ہے تاکہ
وہ ڈاکٹر سارمن کو تلاش کر سکے کیونکہ ڈاکٹر سارمن کرانس میں جس
لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہے یہ محترمہ ڈائنا بھی وہاں کام کرتی رہی
ہے اور ڈاکٹر سارمن اور ڈائنا میں انتہائی گہرے تعلقات تھے حتیٰ کہ
ایک بار جب ڈائنا کا وہاں سے کسی اور لیبارٹری میں تبادلہ ہو گیا تو

ڈاکٹر سارمن نے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ جس پر ڈائنا کا تبادلہ منسوخ کر دیا گیا۔ میرے آدمیوں نے ڈائنا کی تصویریں مجھے بھجوا دیں۔ میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر سارمن یہاں حکومت بلگارنیہ کے تحت کام کر رہا ہو گا لیکن بلگارنیہ کے اعلیٰ ترین ذرائع سے جب معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ حکومت بلگارنیہ اس سے قطعی بے خبر ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ کسی پرائیویٹ گروپ کی مدد سے یہاں کام کر رہا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے طور پر یہاں آ کر خفیہ طور پر ڈائنا کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا۔ مجھے یہاں آ کر اتنا تو معلوم ہو گیا کہ ڈائنا ہوٹل پیلس میں رہائش پذیر ہے لیکن اس کا کمرہ چار روز سے بند ہے۔ ڈائنا کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ یہاں کے اعلیٰ ہوٹلوں اور کلبوں میں خوب گھومتی پھرتی رہی ہے اور پھر اچانک غائب ہو گئی ہے میں نے اس کے کمرے میں موجود سامان کی تلاشی لی لیکن وہاں کچھ بھی نہ تھا عام سا سامان تھا۔ ہوٹل پیلس کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہاں گاہکوں کے بارے میں معلومات مہیا کرنے پر انتہائی سخت پابندی ہے حتیٰ کہ وہاں کے ویٹر بھی چاہے لاکھوں روپے کیوں نہ دے دیئے جائیں بغیر منیجر کے اجازت کے کچھ نہیں بتاتے۔ میں اپنے طور پر جا کر منیجر سے ملا لیکن اس نے کچھ بتانے سے صاف انکار کر دیا۔ میں کوئی ہنگامہ آرائی نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس طرح یہاں کی ایجنسیوں یا میجر پرمود کو معلوم ہو جاتا اور معاملہ خراب ہو

جاتا۔ اس لیئے میں نے اس کا ایک اور طریقہ سوچا میں نے میجر پرمود کے ساتھی اور یہیں کے رہنے والے نئے لارڈ لاٹوش سے رابطہ کیا۔ مجھے معلوم ہے کہ لاٹوش نے لارڈ بن کر یہاں خاصہ دبدبہ حاصل کر لیا ہے اور لاٹوش ایسی عورتوں کا شیدائی ہے جو دبلی پتلی، سمارٹ اور بلا کا حسن رکھتی ہوں اس لیئے ہو سکتا ہے کہ لاٹوش کی اس ڈائنا سے دوستی رہی ہو اور وہ اس کے بارے میں کوئی اہم معلومات مہیا کر سکے اور اگر ایسا نہ بھی ہوا تو اس کی مدد سے ہوٹل پیلس کے منیجر سے معلومات بہرحال حاصل کی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ میں لاٹوش سے ملا اور پھر اس کی وجہ سے ہوٹل کے منیجر نے زبان کھول دی بلکہ اسی کی وجہ سے ایک ویٹر مہا دیو سے معلومات مل گئیں اس سے معلوم ہوا کہ آج ہی ہوٹل سنگرام کا سپروائزر رمن ناتھ اس ڈائنا کا سامان ہوٹل سے لے گیا ہے۔ چنانچہ میں ہوٹل سنگرام گیا وہاں رانا تیمور سے ٹکراؤ ہو گیا اس کی مدد سے رمن ناتھ سے بات چیت ہوئی۔ رمن ناتھ اور تو کچھ نہ بتا سکا البتہ اس نے ڈائنا سے ملنے والے ایک غیر ملکی ہیرٹ کے بارے میں کافی کچھ بتایا ہے۔ ہیرٹ ہوٹل پیلس میں ڈائنا کا واحد ملاقاتی تھا رمن ناتھ نے ہی بتایا کہ اس نے ہیرٹ کی ایک فون کال پر ہونے والی گفتگو سنی ہے جس میں ڈاکٹر سارمن کا نام بھی آیا ہے اور ایک کالونی پیراڈائز کا نام بھی آیا ہے اور سب سے اہم بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ ہیرٹ کے بقول ڈاکٹر سارمن کو ساتھ لے جانا غیر ضروری ہے

اور ہیرٹ اور ڈائنا دونوں آج ہی بلگارنیہ سے واپس جا چکے ہیں''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا اس سلسلے میں آپ کی میں کوئی مدد کر سکتا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں یہاں میرا باقاعدہ گروپ موجود ہے جو ہمارے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے''...... ناٹران نے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو پھر پیراڈائز کالونی کا معلوم کراؤ اور پتہ کراؤ کہ وہ وہاں کس رہائش گاہ میں رہے تھے''...... عمران نے کہا۔

''پیراڈائز تو بہت وسیع و عریض کالونی ہے۔ کوٹھی کا نمبر معلوم ہو سکا ہے یا نہیں''...... ناٹران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہیرٹ کا یہ فقرہ کہ ڈاکٹر سارمن کو ساتھ لے جانا غیر ضروری ہے یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہیرٹ جو یقیناً بلیک کابلر کا ہی کوئی ایجنٹ ہو گا اس نے ڈاکٹر سارمن کو ہلاک کر دیا ہے اور وہ صرف اپنے ساتھ فارمولا لے گیا ہے کیونکہ یقیناً فارمولا مکمل چکا ہو گا اور اب ڈاکٹر سارمن کی ضرورت نہ رہی ہو گی اور پرائیویٹ طور پر کام کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیراڈائز کالونی کی کسی کوٹھی میں ہی کوئی خفیہ لیبارٹری بنائی گئی ہو گی اور اگر اس نے ڈاکٹر سارمن کو ہلاک کر دیا ہے تو پھر اب تک یقیناً اس کی لاش پولیس کو دستیاب ہو گئی ہو گی اس لئے تم نزدیکی پولیس تھانے سے اس بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہو وہاں سے شاید تمہیں اس کوٹھی کا پتہ مل جائے''...... عمران نے کہا۔

''میں خود جا کر معلوم کرتا ہوں۔ اس ڈاکٹر سارمن کا حلیہ آپ کو معلوم ہے''...... رانا تیمور نے کہا۔

''ڈاکٹر سارمن کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ ماسک میک اپ کا ماہر ہے اور شاید اسی وجہ سے وہ اتنا عرصہ خفیہ رہنے میں بھی کامیاب رہا ہے ورنہ تو کرانسی ایجنٹوں نے پوری دنیا اس کی تلاش میں چھان ماری تھی اور یہاں بھی وہ لازماً ماسک میک اپ میں ہی رہتا ہو گا ورنہ یہاں ایک روز بھی چھپ کر نہ رہ سکتا اس لئے اس کے حلیئے کی تفصیل معلوم کرنا فضول ثابت ہو گا''...... عمران نے جواب دیا۔

''پھر ڈائنا نے اسے کیسے تلاش کیا ہو گا''...... ناٹران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میرا آئیڈیا ہے کہ ڈائنا اسی لئے یہاں کے ہوٹلوں اور کلبوں میں گھومتی رہی کہ ڈاکٹر سارمن اسے دیکھنے کے بعد اس سے رابطہ کئے بغیر نہ رہ سکے گا اور ایسا ہی ہوا ہو گا۔ جب ڈائنا کی ڈاکٹر سارمن سے ملاقات ہو گئی ہو گی تب ہیرٹ کو یہاں بھیجا گیا ہو گا''...... عمران نے کہا تو ناٹران اور رانا تیمور دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''پھر تو فون پر بھی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ پولیس ہیڈ کوارٹر میں میرا ایک آدمی موجود ہے میں اس سے معلوم کرتا ہوں''...... رانا تیمور نے کہا اور اٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر

پریس کرنے شروع کر دیئے۔ نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

''پولیس ہیڈ کوارٹرز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''سرکل آفیسر جمیل نقوی سے بات کرائیں رانا تیمور بول رہا ہوں اس کا دوست''...... رانا تیمور نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ جمیل نقوی بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

''رانا تیمور بول رہا ہوں''...... رانا تیمور نے کہا۔

''اوہ تم کیسے فون کیا''...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

''یہ معلوم کر کے بتاؤ کہ کیا پیراڈائز کالونی کی کسی کوٹھی سے کسی غیر ملکی کی لاش پولیس کو دستیاب ہوئی ہے''...... رانا تیمور نے کہا۔

''ہاں میرے سامنے ہی اس کی رپورٹ بنائی گئی ہے۔ پیراڈائز کالونی کے قریب جنگل میں موجود ایک کھنڈر نما مکان سے ایک غیر ملکی کی جلی ہوئی لاش ملی ہے وہاں اچانک آگ لگ گئی پورا علاقہ جل کر راکھ کو ڈھیر بن گیا۔ بڑی مشکل سے آگ بجھائی گئی تو معلوم ہوا کہ اس کھنڈر نما مکان کے نیچے وسیع و عریض تہہ خانوں میں کوئی پرائیویٹ سائنسی لیبارٹری بنی ہوئی تھی۔ وہیں ان لوگوں کی

رہائش گاہ تھی۔ رہائشی حصے میں سے سولہ لاشیں ملی ہیں جن میں سے پندرہ تو مقامی افراد کی لاشیں ہیں جبکہ ایک غیر ملکی کی لاش ہے اور ان سب افراد کو پہلے خنجر سے ہلاک کیا گیا ہے پھر آگ لگائی گئی ہے''...... جمیل نقوی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیسے معلوم ہوا کہ ایک لاش غیر ملکی کی ہے''...... رانا تیمور نے کہا۔

''لاش کے لباس کے نیچے جسم کا کچھ حصہ جلنے سے بچ گیا ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ لاش غیر ملکی کی ہے ویسے اس کا چہرہ اور جسم بری طرح جل کر بگڑ گیا ہے''...... جمیل نقوی نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ یہ کھنڈر نما مکان کس کی ملکیت ہے اور وہاں کون رہ رہا تھا''...... رانا تیمور نے پوچھا۔

''یہ جگہ پراپرٹی ڈیل کرنے والی ایک فرم کی ملکیت ہے اور گزشتہ طویل عرصے سے کسی ٹموتھی نامی آدمی نے کرایہ پر لے رکھی ہے۔ یہ لاش یقیناً اسی ڈاکٹر ٹموتھی کی ہی ہوگی''...... جمیل نقوی نے جواب دیا۔

''اوکے۔ شکریہ''...... رانا تیمور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ ڈاکٹر ٹموتھی ہی یقیناً ڈاکٹر سارمن ہوگا''...... رانا تیمور نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب جبکہ بلیک کابلر والے فارمولا لے گئے ہیں تو اب آپ

کیا کریں گے"...... ناٹران نے کہا۔

"اب تو ظاہر ہے واپس جا کر چیف کو رپورٹ دینی پڑے گی پھر وہ جیسے حکم دے گا۔ فی الحال تو چڑیا چڑے کے ساتھ اڑ گئی اور وہ بھی انڈے ساتھ لے کر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ناٹران اور رانا تیمور دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

"ویسے عمران صاحب مجھے آپ کے اطمینان پر حیرت ہو رہی ہے۔ ڈائنا اور ہیرٹ ڈاکٹر سارمن کو ہلاک کر کے وہ اہم ترین فارمولا لے اڑے ہیں۔ ابھی ان کی فلائٹ کرانس نہ پہنچی ہو گی۔ آپ اگر چاہیں تو چیف سے بات کر کے کرانس ایئر پورٹ پر ہی ان سے فارمولا حاصل کر سکتے ہیں لیکن آپ اس طرح مطمئن بیٹھے ہوئے ہیں کہ جیسے وہ دونوں وہاں پہنچ کر فارمولا ڈاک کے ذریعے آپ کو واپس بھجوا دیں گے"...... ناٹران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ فارمولا جب پاکیشیا پہنچے تو اس کے پیچھے کرانسی ایجنٹ بھی پہنچ جائیں اور سپر پاورز کے ایجنٹ بھی اور اس کے بعد ہمارا کام اس فارمولے کی حفاظت اور ان ایجنٹوں کی یلغار سے ہی نمٹنا رہ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ناٹران اور رانا تیمور دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ناٹران کے چہرے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اوہ سمجھ گیا کہ آپ چاہتے ہیں کہ فارمولا اس طرح حاصل کیا

جائے کہ کسی کو علم نہ ہو سکے لیکن عمران صاحب آخر یہ فارمولا لیبارٹری میں ہی جائے گا جب آپ وہاں سے حاصل کریں گے تو تب بھی تو انہیں معلوم ہو جائے گا"...... ناٹران نے کہا۔

"یہ ضروری تو نہیں کہ میں یا سیکرٹ سروس ہی وہاں جا کر اسے حاصل کرے۔ کرانس میں بھی تو سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ موجود ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اس وقت کرانس کے حکام ہر لحاظ سے مطمئن ہوں گے کہ اس بارے میں کسی کو بھی علم نہیں ہو سکا اور وہ فارمولا لے آئے ہیں اور اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہوں نے لیبارٹری کو بھی کسی خاص آتش گیر مادے سے آگ لگا دی تا کہ ڈاکٹر سارمن کی لاش ہی نہ پہچانی جا سکے اب جبکہ ان ایجنٹوں کا تعاقب نہیں ہو گا اور وہ فارمولا لے جا کر اپنے باس کو دے دیں گے تو پھر یہ فارمولا یقیناً اس لیبارٹری میں پہنچے گا جہاں اس پر پہلے کام ہوتا رہا ہے۔ اس کے بعد اگر اچانک یہ فارمولا وہاں سے غائب کر دیا جائے تو کسے معلوم ہو گا کہ اب یہ فارمولا کہاں پہنچ گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ناٹران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں شرمندہ ہوں عمران صاحب۔ آپ واقعی جس گہرائی میں اور تمام ممکنہ امکانات کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرتے ہیں یہ صرف آپ کا ہی کام ہے"...... ناٹران نے شرمندہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے دراصل تجربوں نے یہ سب کچھ سکھایا ہے ورنہ شروع شروع میں تمہاری طرح میں بھی ناک کی سیدھ میں ہی دوڑتا تھا اور کسی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرتا تھا اور تم جانتے ہو ناک کے بل دیوار سے ٹکرانے سے ناک ہی ٹوٹتی ہے اور اس دور میں ناک ٹوٹ جائے اور انسان نکلا ہو جائے تو اس کی کیا حیثیت ہوتی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ناٹران اور رانا تیمور دونوں نے اس طرح اثبات میں سر ہلانے شروع کر دیئے جیسے وہ عمران کی بات سے سو فیصد متفق ہوں۔

”تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے“...... ناٹران نے پوچھا۔

”واپس جانے کا پروگرام ہے اور کیا کرنا ہے میں نے یہاں۔ میں تو اس ڈائنا کے پیچھے یہاں آیا تھا کہ شاید وہ مجھے پسند کر لے لیکن وہ تو پہلے ہی کسی ہیرو کے ساتھ تھی اب اس جیسی حسین عورت کسی ہیرو کو چھوڑ کر مجھ جیسے ولن کے ساتھ تو نہیں بھاگ سکتی تھی“...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اس معاملے میں آپ کو جہاں بھی ہماری مدد کی ضرورت ہو تو ہمیں کال کر لیں ہم آپ کا ساتھ دینے فوراً آپ کے پاس پہنچ جائیں گے“...... ناٹران نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے چوڑے چہرے اور بڑی بڑی سیاہ رنگ کی بھاری مونچھوں کے مالک ایک آدمی نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ چیف آف بلیک کابلر لارڈن بول رہا ہوں“...... بھاری مونچھوں والے نے بھاری لہجے میں کہا۔

”سیکرٹری دفاع سر آرتھر سے بات کریں۔ جناب“...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”کراؤ بات“...... بھاری مونچھوں والے نے اسی طرح بھاری لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں سر آرتھر بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس کی عمر کافی ہے۔

”یس سر۔ لارڈن بول رہا ہو“...... بھاری مونچھوں والے

لارڈن نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر سارمن مشن کا کیا ہوا۔ تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''مشن مکمل ہو چکا ہے۔ ڈیڑھ گھنٹے تک وہ فارمولا مجھ تک پہنچ جائے گا۔ میں نے سوچا تھا کہ فارمولا وصول کرنے کے بعد آپ کو رپورٹ دوں''...... لارڈن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''گڈ نیوز۔ کوئی پرابلم تو پیش نہیں آیا''...... سر آرتھر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نو سر۔ ڈاکٹر سارمن کو میری ایجنٹ ڈائنا نے تلاش کر لیا اور توقع کے عین مطابق ڈاکٹر سارمن نے خود ہی ڈائنا سے رابطہ کر لیا تھا۔ ڈائنا نے اپنے مخصوص انداز میں اس سے ساری معلومات حاصل کر کے مجھے رپورٹ دی۔ میں نے اپنے ٹاپ ایجنٹ ہیرٹ کو وہاں بھیج دیا اور اسے کہہ دیا کہ اگر فارمولا مکمل ہو تو ڈاکٹر سارمن کو ہلاک کر دیا جائے اور صرف فارمولا حاصل کیا جائے اور اگر فارمولا مکمل نہ ہوا اور اس کو مکمل کرنے میں اس ڈاکٹر سارمن کی ضرورت ہو تو اسے ساتھ اغوا کر کے لایا جائے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہیرٹ نے کائریٹ ایئرپورٹ سے مجھے فون پر اطلاع دی ہے کہ اس نے فارمولا حاصل کر لیا ہے۔ فارمولا مکمل ہو چکا ہے اس لئے اس نے ڈاکٹر سارمن کو ہلاک کر کے اس کی لاش بھی جلا دی ہے تاکہ کسی طرح اس کی شناخت ہی نہ ہو سکے اور ہیرٹ اور ڈائنا

دونوں فارمولے سمیت اطمینان سے بلگارنیہ سے کرانس روانہ ہو گئے تھے۔ اب وہ کائریٹ پہنچ چکے ہیں اور ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ مجھ تک پہنچ جائیں گے''...... لارڈن نے جواب دیا۔

''ویل ڈن۔ لیکن کیا تمہارا ٹاپ ایجنٹ ہیرٹ سائنس دان ہے جو اسے معلوم ہو گیا کہ فارمولا مکمل ہے یا نہیں''...... سیکرٹری سر آرتھر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''وہ تو سائنس دان نہیں ہے لیکن وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ اس نے یہاں سے جانے سے پہلے اس فیلڈ کے سائنس دانوں سے مل کر فارمولے کو چیک کرنے کے بارے میں تمام معلومات اچھی طرح حاصل کر لی تھیں۔ ویسے بنیادی طور پر وہ سائنس میں بھی گریجوایٹ ہے اور ابتدائی عمر میں وہ ایک بین الاقوامی سائنس دان کے ساتھ اس کی لیبارٹری میں بطور اسسٹنٹ کام بھی کرتا رہا ہے اس لئے اسے بنیادی باتوں کے بارے میں تو خود بھی علم ہے''...... لارڈن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''ویل ڈن۔ یہ فارمولا حاصل کر کے تمہاری ایجنسی نے قابل فخر کارنامہ انجام دیا ہے اور حکومت بھی اس سلسلے میں باقاعدہ خراج تحسین پیش کرے گی''...... سر آرتھر نے کہا تو بلیک کابلر کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''شکریہ جناب آپ واقعی قدر شناس ہیں اور آپ کی قدر شناسی ہی ہمارے لئے اعزاز کی حیثیت رکھتی ہے''...... لارڈن نے

مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس تعریف کا شکریہ۔ بہرحال جیسے ہی فارمولا تمہارے پاس پہنچے تم نے اسے میرے پاس بھجوا دینا ہے میں انتظار کروں گا۔ گڈ بائی''...... سر آرتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بلیک کابلر نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر سامنے کھلی ہوئی فائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔ لیکن ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور لارڈن نے سر اٹھا کر فون کی طرف دیکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ لارڈن''...... اس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''باس۔ کاریٹ سے ڈی رائٹ آپ سے براہ راست بات کرنا چاہتا ہے''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مترنم آواز سنائی دی۔

''ڈی رائٹ۔ اوہ کراؤ بات''...... لارڈن نے چونک کر کہا۔

''ہیلو۔ ڈی رائٹ بول رہا ہوں کاریٹ سے سر''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ وحشت بھری آواز سنائی دی۔

''کیا بات ہے۔ کیوں براہ راست کال کی ہے''...... لارڈن نے کرخت لہجے میں کہا۔

''سر جس شپ سے ہیرٹ اور ڈائنا کراس آ رہے تھے وہ کاریٹ سی پورٹ سے نکلتے ہی ایک دھماکے سے تباہ ہو گیا۔ پورا شپ جل کر سمندر میں بکھر گیا اور اس کا نہ کوئی مسافر بچا ہے اور نہ

کوئی سامان۔ سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا ہے''...... ڈی رائٹ نے کہا تو لارڈن کا چہرہ یکلخت جیسے پتھرا سا گیا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو گیا۔ اوہ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ''...... چند لمحوں تک خاموش رہنے کے بعد لارڈن نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ اس کا بولنے کا انداز ایسے تھے جیسے الفاظ خود بخود پھسل کراس کے منہ سے نکلتے جا رہے ہوں۔

''میری ڈیوٹی کاریٹ ایئر پورٹ پر ہے باس۔ جب بلگارنیہ سے آنے والا جہاز کاریٹ پہنچا تو میں وہاں موجود تھا۔ میں نے ہی انہیں رسیو کیا تھا اور اپنی نگرانی میں سی پورٹ پہنچایا تھا جہاں سے وہ ایک چھوٹے بحری جہاز کے ذریعے یہاں سے نکلنا چاہتے تھے۔ میری ان سے طویل ملاقات ہوئی۔ ہیرٹ نے آپ سے کسی محفوظ فون پر بات کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو میں انہیں ایک علیحدہ کمرے میں لے گیا۔ وہاں کا فون محفوظ تھا۔ پھر ہم تینوں نے اکٹھے لنچ کیا۔ اس کے بعد سی پورٹ سے سمال شپ جس کا نام سی ہاک تھا کی روانگی کا اعلان ہونے لگا تو وہ اٹھ کر اس شپ میں چلے گئے جبکہ میں باہر آ گیا۔ شپ روانہ ہو گیا۔ پھر کچھ دیر بعد ہی اطلاع ملی کہ شپ ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گیا ہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر سمندر میں پھیل گیا ہے۔ میں فوراً وہاں پہنچا تو وہاں سے ملبہ نکالا جا رہا تھا۔ ملبہ اور جلی ہوئی لاش ملی ہیں۔ سب کچھ اس طرح جل گیا ہے کہ کوئی لاش پہچانی ہی نہیں جا رہی۔ پورا سامان

مکمل طور پر جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ شپ واقعی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے اور اس کا پورا ڈھانچہ اس طرح جل گیا ہے جیسے موم جل کر پگھل کر اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اب میں آپ کو اطلاع کر رہا ہوں''...... ڈی رائٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری بیڈ۔ ہیرٹ نے مجھے کال کر کے بتایا تھا کہ وہ ڈیڑھ گھنٹے میں یہاں پہنچ جائیں گے۔ ویری بیڈ۔ ان کے پاس انتہائی قیمتی کاغذات تھے۔ یہ کاغذات یقیناً ان کے بیگ میں ہوں گے تم معلوم کرو ہو سکتا ہے کہ وہ بیگ جلنے سے بچ گیا ہو۔ ہیرٹ کی عادت ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے ساتھ انتہائی خصوصی طور پر تیار کردہ فائر پروف بیگ رکھتا ہے''...... باس لارڈن نے تیز لہجے میں کہا۔

''نو سر کوئی بیگ صحیح سلامت نہیں ملا۔ ایک بیگ ملا ہے جو اپنی ساخت کے لحاظ سے فائر پروف لگتا ہے لیکن وہ بھی مکمل طور پر جل کر راکھ ہو گیا ہے''...... ڈی رائٹ نے جواب دیا۔

''ویری بیڈ۔ بہرحال مزید تلاش کرتے رہو اور اگر کوئی بات ہو تو مجھے رپورٹ دینا''...... لارڈن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور دونوں ہاتھوں میں اپنا سر پکڑ لیا۔ کافی دیر تک وہ اسی حالت میں بیٹھا رہا۔ پھر اچانک فون کی گھنٹی بجنے پر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

''لیں''...... اس بار اس نے انتہائی دھیمے لہجے میں کہا۔

''جناب سیکرٹری دفاع سر آرتھر آپ سے بات کرنا چاہتے

ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''بات کراؤ''...... لارڈن نے ڈھیلے بلکہ انتہائی پژمردہ سے لہجے میں کہا۔

''ہیلو۔ سر آرتھر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد سر آرتھر کی تیز آواز سنائی دی۔

''لیں سر''...... لارڈن نے جواب دیا۔

''ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ کائریٹ کے سی پورٹ سے آنے والا سمال شپ سی ہاک سمندر میں دھماکے کا شکار ہو کر تباہ ہو گیا ہے کیا یہ وہی سمال شپ ہے جس میں فارمولا لایا جا رہا تھا''...... سر آرتھر نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''لیں سر۔ ابھی کائریٹ سے میرے ایجنٹ نے تفصیلی رپورٹ دی ہے''...... لارڈن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈی رائٹ کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

''ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ فارمولا ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر سارمن بھی ہلاک ہو گیا اور اب فارمولا بھی جل گیا۔ یہ تو بہت برا ہوا لیکن یہ شپ کس طرح تباہ ہوا۔ مجھے تو یہ انتہائی گہری سازش لگتی ہے''...... سر آرتھر نے کہا۔

''سر آج کل دہشت گردی کی کارروائیاں عام ہو گئی ہیں۔ یہ بھی یقیناً دہشت گردی کی ہی کوئی کارروائی ہو گی لیکن اس کارروائی کی وجہ سے ہمارا ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے ہمارے دو ٹاپ

ایجنٹ ہلاک ہو گئے ہیں اور فارمولا بھی ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا ہے''...... لارڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کہیں یہ شپ اس فارمولے کی وجہ سے تو نشانہ نہیں بنایا گیا''...... سر آرتھر نے کہا۔

''اوہ نہیں جناب ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ فارمولے کے بارے میں سوائے ڈائنا اور ہیرٹ کے کسی کو سرے سے علم ہی نہیں تھا۔ بلگارنیہ میں بھی کسی نے انہیں چیک نہیں کیا۔ کاریٹ میں بھی میرا ایجنٹ موجود تھا۔ اس کے سامنے ہیرٹ نے مجھ سے بات کی۔ ڈی رائٹ نے ان کے ساتھ مل کر لنچ کیا اور پھر اس کے سامنے ہی ہیرٹ اور ڈائنا شپ میں سوار ہوئے اور شپ کے سی پورٹ چھوڑنے کے کچھ ہی دیر بعد وہ زور دار دھماکے سے تباہ ہو گیا۔ میرا ایجنٹ فوراً وہاں موقع پر پہنچا اور اس نے سب کارروائی چیک کر کے مجھے رپورٹ دی اس لئے یہ یقیناً ہمارے مسئلے سے ہٹ کر کوئی کارروائی کی گئی ہے''...... لارڈن نے کہا۔

''اوکے۔ بہرحال اب کیا بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ معاملہ تو ہمیشہ کے لئے فنش ہو گیا اب ہمیں اس فارمولے کو بھولنا ہی پڑے گا''...... دوسری طرف سے سر آرتھر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈن نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے شراب کی ایک چھوٹی سی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن

کھول کر اس نے اسے منہ سے لگا لیا۔ پوری بوتل خالی کر کے اس نے اسے ساتھ پڑی ہوئی ٹوکری میں پھینکا اور پھر فون کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''بلیک وائن کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''لارڈن بول رہا ہوں کاٹرائے سے بات کراؤ''...... لارڈن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ کاٹرائے بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''لارڈن بول رہا ہوں کاٹرائے''...... لارڈن نے بھاری لہجے میں کہا۔

''اوہ یس باس''...... کاٹرائے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

''کاٹرائے ابھی تھوڑی دیر پہلے کاریٹ سے کرانس آنے والا سی شپ دھماکے سے تباہ ہوا ہے''...... لارڈن نے کہا۔

''اوہ یس سر میں ٹی وی پر اس کے بارے میں رپورٹ دیکھ رہا تھا۔ بہت خوفناک حادثہ ہوا ہے۔ سب کچھ تباہ ہو گیا ہے نہ ہی

مسافروں میں سے کوئی بچا ہے اور نہ ہی عملے میں سے۔ سارا سامان بھی ٹکڑے ٹکڑے اور جل کر راکھ ہو گیا ہے‘‘...... کاٹرائے نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

’’کیا تم جانتے ہو کہ اس شپ میں ہمارے ٹاپ ایجنٹ ہیرٹ اور ڈائنا بھی سفر کر رہے تھے‘‘...... لارڈن نے کہا۔

’’اوہ اوہ۔ کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ اوہ ویری بیڈ۔ ہیرٹ اور ڈائنا دونوں اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ ریئلی ویری سیڈ نیوز‘‘۔ کاٹرائے کی وحشت بھری آواز سنائی دی۔

’’ہاں اور وہ بلگارنیہ سے ایک انتہائی اہم سائنسی فارمولا اپنے ساتھ لے کر آ رہے تھے۔ کائریٹ سے ڈی رائٹ نے رپورٹ دی ہے کہ سب کچھ جل گیا ہے۔ بہرحال تم فوری طور پر کائریٹ سی پورٹ پہنچو اور وہاں جا کر معلومات حاصل کرو کہ اس حادثے کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے‘‘...... لارڈن نے کہا۔

’’یہ بات تو میں یہاں بیٹھے بیٹھے معلوم کر سکتا ہوں باس۔ کائریٹ کا پولیس چیف میرا گہرا دوست ہے۔ وہ مجھے وہ بات بھی بتا دے گا جو وہ پریس میں نہ دینا چاہے گا‘‘...... کاٹرائے نے کہا۔

’’تو پھر اس سے معلوم کرو خاص طور پر یہ معلوم کرو کہ کوئی فائر پروف بیگ بھی انہیں ملا ہے یا نہیں۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ ہیرٹ ہمیشہ فائر پروف خصوصی ساخت کا بیگ اپنے پاس رکھتا تھا اور خاص طور پر انتہائی اہم ترین کاغذات کے لئے تو وہ لازماً فائر پروف

بیگ ہی استعمال کرتا تھا اور اب بھی اس کے پاس انتہائی اہم ترین کاغذات تھے‘‘...... لارڈن نے کہا۔

’’ٹھیک ہے باس یہ بات بھی آسانی سے معلوم ہو جائے گی‘‘...... کاٹرائے نے جواب دیا۔

’’اوکے۔ معلومات حاصل کر کے مجھے فوراً رپورٹ کرو میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا‘‘...... لارڈن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ چونکہ فون کا بٹن پریس تھا اس لئے فون کا رابطہ سیکرٹری سے نہ تھا بلکہ کال اب براہ راست آ رہی تھی۔ لارڈن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

’’یس‘‘...... لارڈن نے کہا۔

’’کاٹرائے بول رہا ہوں باس‘‘...... دوسری طرف سے کاٹرائے کی آواز سنائی دی۔

’’یس۔ کیا رپورٹ ہے‘‘...... لارڈن نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

’’باس ایک ایسا بیگ ملا ہے جو اپنی ساخت کے لحاظ سے فائر پروف لگتا تھا لیکن وہ بھی جل کر راکھ ہو چکا ہے۔ آگ اس قدر شدید تھی کہ شپ کا فولادی ڈھانچہ بھی موم کی طرح پگھل گیا ہے اور باس پولیس کمشنر سے معلوم ہوا ہے کہ ایک مشکوک آدمی کو اس سلسلے میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اس مشکوک آدمی نے بتایا ہے کہ یہ کارروائی بین الاقوامی تنظیم جس کا تعلق صامالیہ سے ہے، نے کی

ہے اور پھر تنظیم بلیک شارک کا نام زبان پر لاتے ہی یکلخت اس آدمی کے جسم کے اندر موجود بم پھٹ گیا اور اس کے جسم کے پرخچے اڑ گئے ہیں۔ اس آدمی کی رہائش گاہ کی بھی تلاشی لی گئی ہے۔ وہاں سے ایک کارڈ ملا ہے جس پر سرخ رنگ کا ایک شپ بنا ہوا ہے اور اس شپ پر بڑی سی بلیک شارک بنی ہوئی ہے جس پر سفید رنگ میں ایس ایس کے الفاظ موجود ہیں اس شپ پر سرخ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا ہے اور جھنڈے پر پائریٹ کا مخصوص ہڈیاں اور کھوپڑی کا نشان بھی موجود ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ کارروائی بلیک شارک کے کسی گروپ سیکشن سی شارک کی ہے''...... کاٹرائے نے جواب دیا۔ **(اس کے لئے ظہیر احمد کا ناول ''بلیک شارک'' کا ضرور مطالعہ کریں۔ ناول عمران اور میجر پرمود کی مشترکہ کاوش پر مبنی اور انتہائی شاندار ہے)**

''خفیہ بین الاقوامی تنظیم بلیک شارک کا سیکشن سی شارک۔ یہ کون سی تنظیم ہے میں نے تو کبھی اس کا نام تک نہیں سنا''۔ لارڈن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس پولیس آفیسر نے بھی یہی بات کی ہے کہ یہ نام پہلی بار سامنے آیا ہے۔ کائریٹ کے پولیس کمشنر نے اس سلسلے میں معلومات فروخت کرنے والی بین الاقوامی تنظیموں سے بھی پوچھ گچھ کی ہے لیکن کوئی بھی اس نام سے واقف نہیں ہے۔ شاید یہ کوئی نئی دہشت گرد تنظیم سامنے آئی ہے البتہ اس کا تعلق صامالیہ سے ہے یہ

کنفرم ہو چکا ہے''...... کاٹرائے نے کہا۔

''ایسا ہی ہو گا۔ بہرحال یہ بات تو اب طے ہو گئی ہے کہ فارمولا ختم ہو گیا اور یہ کارروائی اس فارمولے کے حصول کی غرض سے نہیں کی گئی''...... لارڈن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے''...... لارڈن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز پر رکھی ہوئی فائل بند کر کے اسے دراز میں رکھا اور پھر دراز بند کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور ڈھیلے قدموں سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈائنا اور ہیرٹ جیسے ٹاپ ایجنٹوں سے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھونے اور خاص طور پر فارمولا ضائع ہونے کا دکھ اس کے چہرے پر نمایاں نظر آ رہا تھا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"عمران صاحب آپ کے لئے ایک بری خبر ہے"...... بلیک زیرو نے سلام دعا کے بعد واپس بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ظاہر ہے تم جیسے سخت مزاج چیف کے منہ سے گڈ نیوز تو نکل ہی نہیں سکتی۔ بہرحال بتاؤ کیا ہے۔ بیڈ نیوز کیا جولیا واپس چلی گئی ہے یا اس نے مجھے چھوڑ کر تنویر کو اپنا لیا ہے یا پھر کیا دانش منزل میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو پھر کیا ہے بری خبر"...... عمران نے کہا۔

"وہ فارمولا جو ہیرٹ اور ڈائنا لے کر جا رہے تھے وہ جل کر راکھ ہو گیا ہے اور وہ دونوں بھی ہلاک ہو گئے ہیں"...... بلیک زیرو

نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ سب کیسے ہوا"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"آپ نے بلگارنیہ ایئر پورٹ سے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ میں کرانس میں سپیشل ایجنٹ کو بریف کر دوں کہ وہ معلوم کریں کہ یہ فارمولا کس لیبارٹری میں بھیجا جا رہا ہے۔ چنانچہ میں نے سپیشل ایجنٹ کراسٹم کو بریف کر دیا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کراسٹم کی کال آئی ہے کہ وہ شپ جس میں ہیرٹ اور ڈائنا فارمولے سمیت سفر کر رہے تھے وہ کائریٹ سی پورٹ سے روانہ ہونے کے کچھ ہی دیر بعد دھماکے سے تباہ ہو گیا اور اس میں اس قدر خوفناک آگ لگی ہے کہ تمام مسافر اور عملے کے آدمیوں سمیت تمام سامان بھی مکمل طور پر جل کر راکھ ہو گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا ہیرٹ اور ڈائنا کی لاشیں ملی ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کائریٹ سے ہی کھسک گئے ہوں"...... عمران نے پوچھا۔

"کراسٹم نے بتایا ہے کہ وہ دونوں کائریٹ سی پورٹ سے باہر نہیں گئے اور مسافروں کی لسٹ میں بھی ان دونوں کے نام موجود ہیں اور کراسٹم کے مطابق جلی ہوئی لاشیں بھی پوری ہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"کیا اس بات کا پتہ چلا ہے کہ اس حادثے کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''ابھی کسی گروپ نے اس کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ وہاں کی پولیس کا اندازہ ہے کہ یہ دہشت گردی کی کارروائی ہے کیونکہ اس سے دو روز پہلے بھی کائریٹ میں ایک عمارت کو بم دھماکے سے اڑا دیا گیا تھا۔ وہاں بھی بے شمار افراد ہلاک ہوئے تھے اس کے علاوہ کائریٹ کے ایک بحری جہاز کو بھی پہلے اغوا کیا گیا تھا اور پھر اس شپ کو بھی بم سے اُڑا دیا گیا تھا جس میں دو سو سے زائد مسافر تھے۔ عملہ الگ تھا۔ وہ سب کے سب مارے گئے تھے''...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کی فراخ پیشانی پر لکیریں ابھر آئی تھیں۔

''یس۔ ریڈ اسپارک ٹریڈرز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ کاروباری ہی تھا۔

''ریڈ اسپارک سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہیلو۔ ریڈ اسپارک بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے میری سیکرٹری نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔ دوبارہ بتانے کی ضرورت نہیں''...... دوسری طرف سے بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا گیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار

نارمل ہو گیا۔

''اس نے یہ تو نہیں بتایا ہو گا کہ کنگ ریڈ اسپارک نے نئی وصیت لکھ دی ہے اور اپنی ساری کی ساری ریاست علی عمران کے نام لگا دی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لے لو ریاست میں نے اس کا اچار تو نہیں ڈالنا''...... دوسری طرف سے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا گیا۔

''سوچ لو۔ کوئین فلاویا بھی ریاست میں شامل ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ خبردار اگر تم نے کوئین فلاویا کا نام لیا۔ میں تمہیں گولی مار دوں گا''...... دوسری طرف سے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''مار دو اس سے کیا فرق پڑے گا۔ سوائے اس کے کہ کوئین فلاویا بیوہ ہو جائے گی اور تمہیں تو معلوم ہے کہ وہ پہلے ہی نن بننے کی بے حد شوقین ہے۔ ظاہر ہے کسی بیوہ کا نن بن جانا زیادہ آسان ہوتا ہے پھر تم اسے سسٹر ہی کہہ سکو گے وہ بھی بڑی سسٹر''...... عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے ریڈ اسپارک بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم واقعی شیطان ہو۔ بس تمہارے سینگ نہیں ہیں ورنہ تم میں اور شیطان میں کوئی کمی نہیں ہے۔ مجھے کوئین فلاویا نے بتایا تھا کہ تم نے اسے نن بننے کا کہا ہے تاکہ اس کی عاقبت سدھر جائے وہ کہہ

رہی تھی کہ تم نے اسے آخرت کے بارے میں طویل لیکچر دیا ہے۔ بڑی مشکل سے میں نے اسے اس ارادے سے باز رکھا ہے ورنہ تم جانتے ہو وہ کس قدر ضدی واقع ہوئی ہے جو بات اس کے ذہن میں سما جائے وہ اسے پورا کر کے ہی رہتی ہے“...... اس بار ریڈ اسپارک نے ہنستے ہوئے کہا۔

”پھر بولو بنوا دوں اسے نن“...... عمران نے کہا۔

”پلیز عمران مذاق کو مذاق کی حد تک ہی رہنے دیا کرو۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ کوئین فلاویا اگر نن بن گئی تو میرے لئے سوائے خودکشی کے اور کوئی چارہ نہ رہے گا اور تم سے کچھ بعید نہیں کہ تم اسے نن بنوا ہی دو اس لئے پلیز مجھے اور میری کوئین کو معاف کر دو“...... ریڈ اسپارک نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ تو اس نے بننا ہی ہے۔ اب تمہاری مرضی کہ تم خودکشی کرتے ہو یا نہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو تم باز نہیں آؤ گے ٹھیک ہے میں آج ہی اس سے شادی کر لیتا ہوں تاکہ یہ خطرہ تو ختم ہو“...... ریڈ اسپارک نے ہنستے ہوئے کہا۔

”منہ دھو رکھو وہ تمہاری شکل دیکھنے کی روادار نہیں ہے اور تم اس سے آج ہی شادی کر لو گے۔ ہونہہ“...... عمران نے کہا۔

”اچھا تم بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ کیا کوئی معلومات حاصل کرنی ہیں کیونکہ میں نے اور بھی کام کرنے ہیں۔ میں تمہاری طرح فارغ

نہیں ہوں کہ بیٹھا فون پر گپیں ہانکتا رہوں“...... ریڈ اسپارک نے زچ ہونے والے انداز میں کہا۔

”ارے اب اتنی بھی کیا کنجوسی چار باتیں کر لیں اور تم نے فون کال کا بل ادا کر دیا تو مرو تو نہیں“...... عمران نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ فون کال کا بل میں کیوں ادا کروں گا۔ کال تم نے کی ہے یا میں نے“...... ریڈ اسپارک نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ مجھے تو یاد نہیں رہا تھا میں سمجھا کہ تم نے فون کیا ہے۔ ارے یہ تو بہت برا ہوا۔ چلو ایسا کرنا میں بل تمہیں بھجوا دوں گا تم ادا کر دینا تم میرے اتنے پرانے دوست ہو۔ اب تم اتنا سا کام بھی نہ کرو گے کیا“...... عمران نے کہا اور ریڈ اسپارک بے اختیار ہنس پڑا۔

”ارے بل کو گولی مارو۔ میں اپنی مصروفیات کا رونا رو رہا ہوں۔ جلدی بولو کیا بات ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم جیسا آدمی بغیر کسی مقصد کے کال نہیں کر سکتا“...... ریڈ اسپارک نے کہا۔

”کائریٹ سی پورٹ سے کرانس جانے والا سی شپ سمندر میں ہی تباہ ہوا ہے۔ معلوم ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اس میں کوئی ایشیائی آدمی تو سوار ہی نہیں تھا“...... ریڈ اسپارک نے جواب دیا۔

”اس میں کرانس کی بلیک کابلر ایجنسی کے دو ٹاپ ایجنٹ ہیرٹ اور ڈانا سفر کر رہے تھے اور وہ بلگارنیہ سے انتہائی اہم سائنسی

فارمولا چرا کر لے جا رہے تھے اور میرا خیال ہے کہ اس فارمولے کو خفیہ رکھنے کے لئے یہ کارروائی کی گئی ہے''...... عمران نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اگر بلیک کابلر کے ہیرٹ اور ڈائنا اس شپ میں سوار تھے تو تمہارا اندازہ درست ہو سکتا ہے''...... ریڈ اسپارک نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میں اصل حقائق جاننا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ایک گھنٹے بعد مجھے فون کرنا میں بتا دوں گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب آپ کا آئیڈیا درست بھی ہو سکتا ہے لیکن ریڈ اسپارک کیا اصل بات معلوم کر لے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ کرانس میں اس جیسا اور کوئی آدمی نہیں ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ایک گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لیس۔ ریڈ اسپارک ٹریڈرز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ریڈ اسپارک سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''لیس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ ریڈ اسپارک بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ریڈ اسپارک کی آواز سنائی دی۔

''کیا رپورٹ ہے ریڈ اسپارک''...... عمران نے پوچھا۔

''بلیک کابلر کا اس شپ کی تباہی میں کوئی ہاتھ نہیں ہے بلکہ وہاں تو فارمولا ضائع ہو جانے پر صف ماتم بچھی ہوئی ہے۔ البتہ ایک چونکا دینے والی اطلاع ملی ہے کہ یہ کارروائی کسی خفیہ بین الاقوامی تنظیم بلیک شارک کے کسی سیکشن گروپ سی شارک کی طرف سے کی گئی ہے''...... ریڈ اسپارک نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا کہہ رہے ہو بلیک شارک تمہارا مطلب ہے صامالی تنظیم بلیک شارک۔ کس طرح معلوم ہوا''...... عمران نے کہا۔

''کیا تمہیں اس کے بارے میں پہلے سے معلوم ہے''...... ریڈ اسپارک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں کافی حد تک لیکن تفصیل کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''تفصیل یہ ہے کہ کارٹیٹ پولیس نے اس حادثے کے سلسلے میں ایک مشکوک آدمی کو گرفتار کیا اس پر جب تشدد ہوا تو اس نے بتایا کہ یہ کارروائی خفیہ بین الاقوامی تنظیم بلیک شارک نے کرائی ہے اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کے جسم کے اندر دھماکہ ہوا جیسے اس کے جسم کے اندر بم پھٹ پڑا ہو اور اس کے پرخچے اڑ گئے پھر

پولیس نے اس کی رہائش گاہ کی تلاشی لی تو وہاں سے ایک کارڈ ملا
ہے جس پر ایک سرخ رنگ کا شپ بنا ہوا ہے اور اس شپ پر بڑی
سی بلیک شارک بنی ہوئی ہے جس پر سفید رنگ میں ایس ایس کے
الفاظ موجود ہیں اس شپ پر سرخ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا ہے اور
جھنڈے پر پائریٹ کا مخصوص ہڈیاں اور کھوپڑی کا نشان بھی موجود
ہے۔ کاٹریٹ کی پولیس نے بھی پہلے یہ نام نہیں سنا اور نہ ہی بلیک
کابلر کے چیف لارڈن کو اس کے بارے میں کچھ معلوم ہے''۔ ریڈ
اسپارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ بات تمہیں کس نے بتائی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''بلیک کابلر کے چیف نے یہ رپورٹ سیکرٹری دفاع سر آرتھر کو
دی ہے اس کے آدمی کاٹرائے کے کاٹریٹ کے پولیس کمشنر سے
گہرے تعلقات ہیں اور اس کاٹرائے کو پولیس کمشنر نے یہ بات
بتائی ہے البتہ اس نام کو پریس سے خفیہ رکھا گیا ہے شاید وہ پہلے
اس بارے میں تفصیلات حاصل کرنا چاہتے ہوں''...... ریڈ اسپارک
نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے اب بات مکمل ہو گئی۔ اوکے۔ بے حد شکریہ۔
کوئین فلاویا کو میرا سلام کہہ دینا۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور
رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

''بلیک شارک کو اس طرح کی دہشت گردانہ کارروائیوں کی کیا
ضرورت پیش آ گئی''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں

کہا۔

''یہ دہشت گردی کی کارروائی نہیں ہے بلیک زیرو بلکہ بلیک
شارک یا اس کا کوئی سیکشن گروپ سی شارک وہ فارمولا لے اڑا ہے
اور یہ کارروائی اس لئے کی گئی ہے تاکہ کرانس حکومت ہمیشہ کے
لئے اس کا پیچھا چھوڑ دے۔ اب فارمولا یقینی طور پر اس بلیک
شارک کے قبضے میں ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ کس قسم کی تنظیم
ہے۔ انتہائی سفاک، بے رحم اور قاتل تنظیم''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ کاٹریٹ ائیرپورٹ پر ہیرٹ سے وہ
فارمولا حاصل کیا گیا ہو گا۔ پھر تو ہیرٹ ان کا آدمی ہوا''...... بلیک
زیرو نے کہا۔

''دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو ہیرٹ واقعی ان کا ایجنٹ تھا اور
کاٹریٹ سی پورٹ پر اس کی جگہ کسی نقلی ہیرٹ نے لی یا پھر وہ بیگ
ہی تبدیل کر دیا گیا اور ہیرٹ کو اس کا علم ہی نہ ہو سکا''...... عمران
نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ آپ کا پہلا آئیڈیا درست ہے ورنہ بلیک
شارک کو الہام تو نہیں ہو سکتا کہ ایسا فارمولا چوری کر کے لایا جا رہا
ہے۔ اگر انہیں ڈاکٹر سارمن کے بارے میں علم تھا تو وہ وہاں سے
زیادہ آسانی سے وہ فارمولا حاصل کر سکتے تھے''...... بلیک زیرو نے
کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ بہرحال اب یہ بات تو طے ہو گئی

کہ فارمولا اب کرانس کی بجائے صامالیہ سی شارک کی تحویل میں چلا
گیا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
''پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ''...... رابطہ قائم ہوتے ہی
دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔
''ایکسٹو''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔
''اوہ۔ یس سر''...... پی اے نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
''سر سلطان سے بات کراؤ''...... عمران نے مخصوص لہجے میں
کہا۔
''یس۔ سلطان بول رہا ہوں سر''...... چند لمحوں بعد سر سلطان
کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
''آپ کو عمران نے فاسٹ ڈیتھ میزائل سسٹم کے بارے میں
بتایا تھا جو پاکیشیا اور شوگران کا مشترکہ پراجیکٹ تھا اور جسے شوگران
میں مکمل کیا جا رہا تھا''...... عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں
اور سپاٹ انداز میں کہا۔
''یس سر وہ تو انتہائی اہم ترین پراجیکٹ تھا۔ میں نے سیکرٹری
دفاع سے بات کی تھی انہوں نے بتایا تھا کہ اس پراجیکٹ پر پاکیشیا
نے انتہائی کثیر سرمایہ بھی خرچ کیا تھا اور اگر یہ پراجیکٹ مکمل ہو
جاتا تو پاکیشیا کا دفاع انتہائی مؤثر ہو سکتا تھا''...... سر سلطان نے
اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یہ کرانسی سائنس دان کی ایجاد تھا اور عمران نے اس فارمولے
اور سائنس دان کا سراغ لگایا تھا لیکن فارمولے تک اس کے پہنچنے
سے پہلے ایک کرانس کی ایک ایجنسی بلیک کابلر کے دو ایجنٹوں نے
ڈاکٹر سارمن کو ہلاک کر کے وہ فارمولا اڑا لیا ہے۔ آپ فوری طور
پر سیکرٹری دفاع، صدر مملکت اور اس میزائل سسٹم سے متعلقہ
دوسرے افراد کے ساتھ ساتھ شوگران کے سائنس دانوں اور وہاں
کی حکومت سے رابطہ کریں اور پھر مجھے رپورٹ دیں کہ کیا اس
فارمولے کا حصول پاکیشیا کی سلامتی کے لئے ضروری ہے یا نہیں۔
ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا کے دفاعی ماہرین یا سائنس دانوں نے اس
دوران اس سے ملتے جلتے کسی سسٹم پر کام شروع کر دیا ہو اور اب
اس کی ضرورت نہ رہی ہو''...... عمران نے کہا۔
''یس سر میں ابھی رابطہ کر کے آپ کو رپورٹ دیتا ہوں
سر''...... سر سلطان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو
عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔
''کیا آپ اس کی اہمیت کے سلسلے میں مشکوک ہیں''...... بلیک
زیرو نے کہا۔
''یہ بہرحال ایک اینٹی میزائل سسٹم ہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس
جیسا اور سسٹم زیر تحقیق ہو اور ہم خواہ مخواہ اس کے پیچھے بھاگتے رہ
جائیں۔ موجودہ سائنس کی دنیا میں انتہائی تیز رفتار ایجادات کی دوڑ
لگی ہوئی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ ایسا نہ ہو کہ ہم جب اسے

حاصل کر کے واپس لائیں تو ہمارے سائنس دان کہیں کہ آپ کیا گدھا گاڑی اٹھا لائے ہیں اب تو جیٹ جہازوں اور تیز رفتار خلائی جہازوں کا دور ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”عمران صاحب میرا خیال ہے کہ جس طرح بلیک شارک نے آپ کو اپنی سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے اسی طرح آپ بھی شاید بلیک شارک کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”نرم سخت گوشے تو اس وقت ہوں گے جب دل ہو گا اور تم تو جانتے ہو کہ جولیا کے ہوتے ہوئے میں دل اپنے پاس کہاں سلامت رکھ سکتا ہوں“...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ آپ نے بلیک شارک کا خاتمہ کر دیا ہے تو پھر یہ تنظیم دوبارہ کہاں سے آ گئی“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”بلیک شارک ایک پاورفل اور بہت بڑی تنظیم تھی۔ میں نے اس کے چیف کو ہلاک کیا تھا لیکن اس تنظیم کے بے شمار گروپ تھے۔ ان گروپوں کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا جا سکا تھا۔ مجھے شک تھا کہ اگر موقع مل جائے گا تو یہ تنظیم پھر سے سر اٹھانے کے قابل ہو جائے گی اور صامالیہ میں ایسے بہت سے گروپس تھے جو بلیک شارک

کے چیف کی ہلاکت کے بعد اس تنظیم کی باگ دوڑ سنبھالنے کی کوشش میں لگے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی بڑے گروپ یا کسی بڑی ہستی نے دوبارہ اس تنظیم کو سنبھال لیا ہو۔ پہلے ان کا نشان صرف بلیک شارک تھا لیکن اب انہوں نے نشان بھی بدل لیا ہے۔ اب ایک پائریٹ شپ بھی ہے جس پر پائریٹ کا باقاعدہ جھنڈا بھی لگا ہوا ہے۔ اب جس طرح کی کارروائی کی گئی ہے اس سے لگتا ہے کہ اس تنظیم کی باگ ڈور کسی طاقتور آدمی نے ہی سنبھالی ہے۔ بہر حال یہ تنظیم مکمل طور پر ختم ہو گئی تھی اس کا مجھے یقین نہ تھا اور ایسا ہی ہوا ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر جس فارمولے کو بلیک شارک جیسی تنظیم نے حاصل کرنا ضروری سمجھا ہے تو آپ اس فارمولے کی کارکردگی کے بارے میں مشکوک کیوں ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ میرے ذہن میں واقعی یہ پہلو نہیں آیا تھا۔ گڈ شو۔ تمہاری بات واقعی درست ہے بلیک شارک جیسی تنظیم نے اگر اس فارمولے کو حاصل کیا ہے تو یقیناً یہ فارمولا آج کا نہیں اگلی صدی کا فارمولا ہو گا۔ گڈ۔ اب تو اسے ہر صورت میں حاصل کرنا ہو گا“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کا چہرہ اس طرح چمک اٹھا جیسے اس نے کوئی بڑی ریاست فتح کر لی ہو۔

”لیکن عمران صاحب اگر بلیک شارک کے بے شمار گروپ ہیں

اور یقیناً اب صامالیہ میں وہ ہیڈ کوارٹر بھی موجود نہ ہوگا جہاں آپ
پہلے پہنچے تھے ان کے نئے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی کسی کو علم
نہیں ہے اور یہ فارمولا نجانے کہاں پہنچا دیا گیا ہو۔ اس صورت
میں آپ کا لائن آف ایکشن کیا ہوگا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ظاہر ہے صامالیہ یا کاریٹ جا کر وہاں سے کوئی کلیو تلاش کرنا
پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کیا ایک کارڈ ملنے سے یہ بات حتمی طور پر طے ہو جاتی
ہے کہ یہ کام واقعی بلیک شارک کا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کارڈ والی بات حتمی نہیں ہے۔ کارڈ تو کوئی بھی بنا سکتا ہے یا
چھپوا سکتا ہے۔ اصل چیز جس کی وجہ سے مجھے سو فیصد یقین ہوا ہے
کہ یہ کام بلیک شارک کا ہے وہ اس مشکوک آدمی کی ہلاکت ہے۔
مجھے معلوم ہے کہ بلیک شارک اپنے آپ کو مکمل طور پر خفیہ رکھنے
کے لئے انتہائی جدید ترین ایجادات استعمال کرتی ہے اس لئے وہ
اپنے عام کارکنوں کے جسم کے اندر ایسے کمپیوٹرائز بم فٹ کر دیتی
ہے جس کا ڈی چارجر اس آدمی کا دماغ ہوتا ہے جیسے ہی وہ آدمی
بلیک شارک کا نام لیتا ہے یہ بم پھٹ جاتا ہے اس لئے اس آدمی
نے جیسے ہی بلیک شارک کا نام لیا اس کے جسم میں بم پھٹ پڑا اسی
وجہ سے مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کارروائی یقیناً بلیک شارک کی ہی
ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویسے بظاہر تو یہ بات ناممکن کہ آدمی ادھر وہ لفظ منہ سے

نکالے ادھر اس کے جسم میں بم پھٹ جائے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ایسے آدمی کے ذہن کو جدید ترین مشینری کے ذریعے باقاعدہ
کنٹرول کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے جب کوئی شخص بولتا ہے تو پہلے الفاظ
شعور یا لاشعور میں ترتیب پاتے ہیں پھر زبان اس تحریک کے مطابق
حرکت کرتی ہے اور لفظ بن کر باہر نکلتے ہیں اس لئے فیڈنگ کے
مطابق جیسے ہی یہ لفظ لاشعور یا لاشعور میں ترتیب پاتے ہیں اور
تحریک پیدا ہوتی ہے اس تحریک کا اثر اس جدید ترین بم پر پڑتا
ہے اور وہ بم بلاسٹ ہو جاتا ہے یہ ایک ایجاد ہی ظاہر کرتی ہے کہ
بلیک شارک سائنسی ایجادات میں ہماری دنیا کے عام سائنس دانوں
سے کتنی آگے ہے اور تمہاری بات بھی درست ہے کہ اس قدر
ایڈوانس ایجادات کرنے والی تنظیم اگر فاسٹ ڈیتھ اینٹی میزائل کو
اہمیت دے رہی ہے تو اس کی واقعی خاص اہمیت ہے''...... عمران
نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اس آدمی کی رہائش گاہ پر ملنے والے کارڈ پر سی شارک یا بلیک
شارک کس چیز کی نشاندہی کرتی ہوگی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''بلیک شارک کے خلاف گزشتہ کیس میں اس کے ایجنٹس پہلی
بار ہم سے ٹکرائے تھے ان سے یہ اشارہ بھی ملا تھا کہ بلیک شارک
نے مجرمانہ کارروائیوں کے لئے بھی باقاعدہ علیحدہ تنظیمیں بنائی ہوئی
ہیں اور ان تنظیموں کو مختلف نام دیئے گئے ہیں جیسے یہ شپ، سی
شارک یا جھنڈے اور اس پر بنے کھوپڑی اور ہڈیوں کی نشانی ہے۔

ہم سے ٹکرانے والا گروپ بلیک پائریٹ تھا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ کائریٹ میں یا کرانس میں جو تنظیم بلیک شارک کے تحت کام کر رہی ہے اسے ریڈ پائریٹ شپ یا پائریٹ فلیگ کہا جاتا ہو گا یا پھر شارک کے ساتھ کوئی نام منسوب ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں جناب''...... دوسری طرف سے سر سلطان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس کیا رپورٹ ہے سلطان صاحب''...... عمران کا لہجہ قدرے نرم پڑ گیا تھا۔

''جناب سب کی متفقہ رائے ہے کہ یہ اینٹی میزائل سسٹم ہمارے ملک کے لئے انتہائی اہم ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ اینٹی میزائل سسٹم جدید اور انتہائی ایڈوانس ٹیکنالوجی ہے اور اس ٹیکنالوجی کا کسی ملک کے سائنس دانوں کے ذہنوں میں تصور بھی موجود نہیں ہے۔ ڈاکٹر سارمن جس نے یہ سسٹم ایجاد کیا تھا وہ انتہائی ذہین آدمی تھا۔ شوگران بھی ہر قیمت پر اس سسٹم کو حاصل کرنا چاہتا ہے اور پاکیشیا کو اس اینٹی میزائل کی اشد ضرورت ہے''...... سر سلطان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یہ سسٹم یہاں پاکیشیا کی لیبارٹری میں تیار نہیں ہو سکتا۔ اس

جیسی ایجاد میں آخر شوگران کو کیوں شریک کیا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جناب وہ جو کام ڈاکٹر سارمن کر رہا تھا وہ صرف فارمولے کی تکمیل تھا۔ یہ کام تو کسی بھی لیبارٹری میں ہو سکتا تھا کرانسی ایجنٹوں سے تحفظ کے لئے اسے شوگران میں کام کرنے کا موقع دیا گیا تھا لیکن جب اس سسٹم کو فوج کے استعمال کے لئے تیار کیا جائے گا اس وقت اس کے لئے انتہائی جدید ترین اور وسیع و عریض لیبارٹری اور انتہائی ماہر سائنس دانوں کی ضرورت پڑے گی اور فی الحال پاکیشیا اس کا متحمل نہیں ہو سکتا اس لئے حکومت پاکیشیا نے شوگران سے معاہدہ کیا کہ یہ سسٹم شوگران میں تیار کیا جائے گا۔ اس کے دو تہائی اخراجات بھی شوگران ادا کرے گا اور ایک تہائی پاکیشیا۔ البتہ ہمارے سائنس دان ان کے ساتھ مل کر کام کریں گے اور ہم اپنی ضرورت کے مطابق یہ سسٹم حاصل کریں گے''...... سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بہرحال یہ ملکی معاملات ہیں میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ فارمولا ہمارے دفاع کے لئے اہم ہے۔ آپ کا بے حد شکریہ''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایرو کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بلیک ایرو سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پرنس میں ایڈیانا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایڈیانا کی آواز سنائی دی۔ یہ صامالیہ کا فارن ایجنٹ تھا۔ بلیک شارک تنظیم کی تباہی کے بعد عمران کو یقین تھا کہ یہ تنظیم کچھ عرصے بعد پھر سے سر اٹھا سکتی ہے اس لئے اس نے صامالیہ میں ایک ایسے آدمی کو تلاش کیا تھا جو کسی زمانے میں بلیک شارک تنظیم کے ساتھ کام کر چکا تھا اور پھر اس نے بلیک شارک کو چھوڑ کر اپنی ایک الگ تنظیم بنا لی تھی اور صامالیہ میں خاصا رسوخ حاصل کر لیا تھا۔ بلیک ایرو اس کا مخصوص کوڈ تھا اور ظاہر ہے اس کے سیکرٹری نے اسے پرنس آف ڈھمپ کی کال کے متعلق بتا دیا ہو گا۔

"اس دور میں بھی ایڈ لینے والے ابھی تک زندہ ہیں۔ حیرت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ایڈیانا ہنس پڑا۔

"جب تک آپ ایڈ لینے کی بجائے دیتے رہیں گے مجھ جیسے ایڈ لینے والے نہیں مر سکتے"...... ایڈیانا نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور اگر ایڈ کسی سی شارک پر چڑھ کر دیا جائے اور اسی وقت سیاہ طوفان آ جائے اور وہ سی شارک اس طوفان میں پھنس جائے تو

اس سے ایڈ کون لے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا"۔ دوسری طرف سے ایڈیانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری سابقہ تنظیم بلیک شارک کی بات کر رہا ہوں۔ ایک کارڈ ملا ہے جس پر سرخ رنگ کا ایک شپ بنا ہوا ہے اور اس شپ پر بڑی سی بلیک شارک بنی ہوئی ہے جس پر سفید رنگ میں ایس ایس کے الفاظ موجود ہیں اس شپ پر سرخ رنگ کا جھنڈا لہرا رہا ہے اور جھنڈے پر پائریٹ کا مخصوص ہڈیاں اور کھوپڑی کا نشان بھی موجود ہے اور کارڈ کا حامل شپ کے تباہ ہونے کے سلسلے میں مشکوک سمجھا گیا۔ پولیس نے تفتیش کی تو اس نے بتایا کہ یہ کارروائی بلیک شارک کی ہے اور جیسے ہی اس نے بلیک شارک کا نام لیا اس کے جسم میں بم پھٹ پڑا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کائریٹ سی پورٹ کے قریب تباہ ہونے والے شپ کی بات تو نہیں کر رہے"...... دوسری طرف سے ایڈیانا سے کہا۔

"ہاں اسی کی بات کر رہا ہوں۔ کیا تمہیں اس کے بارے میں کچھ علم ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں پرنس میں نے بھی صرف ٹی وی پر اس کے بارے میں رپورٹ سنی اور دیکھی ہے لیکن آپ کے کارڈ کے حوالے سے میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ کس کا حوالہ دے رہے ہیں۔ سی شارک بلیک شارک کا ایک انتہائی خفیہ گروپ ہے جس کا دائرہ کار ہوائی جہازوں

کو اغوا کرنا یا کریش کرنے سے ہے۔ نہ صرف ہوائی جہاز بلکہ یہ گروپ بمبار طیاروں، جدید گن شپ ہیلی کاپٹروں اور سی شپس وغیرہ کے سلسلے میں بھی کام کرتا ہے۔اس کا کوڈ ایس ایس یعنی سی شارک ہے“...... ایڈیانا نے کہا۔

”اس ایس ایس گروپ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے“...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

”یہ تو کسی کو معلوم نہیں البتہ اس سلسلے میں اگر آپ کام کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو ایک ٹپ دے سکتا ہوں۔ کرانس کے سب سے بڑے شہر ہونڈی کی مین شاہراہ پر ایک شوٹنگ کلب ہے جس کا نام ہونڈی شوٹنگ کلب ہے۔ اس کے مالک کا نام ہرکالس ہے۔ یہ ہرکالس کسی زمانے میں کرانس کی کسی انتہائی خفیہ سرکاری تنظیم سے متعلق رہا ہے اور گریٹ ایجنٹ سمجھا جاتا تھا۔ پھر اس نے وہ ایجنسی چھوڑ دی اور بلیک شارک سے منسلک ہو گیا۔ اس ہرکالس کا تعلق سی شارک سے ہے۔ کیا تعلق ہے اس بارے میں مجھے علم نہیں ہے لیکن ہے سہی“...... ایڈیانا نے جواب دیا۔

”گڈ یہ تم نے اچھا کلیو دیا ہے۔ پاکیشیا کا ایک اہم ترین میزائل فارمولا کرانس کے دو سرکاری ایجنٹ چرا کر اس شپ کے ذریعے لے جا رہے تھے۔ میں نے انہیں چیک کر لیا تھا اور میں نے اس کا بھی بندوبست کر لیا تھا کہ جیسے ہی وہ کرانس پر پہنچتے فارمولا ان سے حاصل کر لیا جاتا لیکن کاربیٹ کے سی پورٹ سے

شپ روانہ ہوتے ہی دھماکے سے تباہ ہو گیا اس طرح بظاہر یہ دونوں ایجنٹ بھی ہلاک ہو گئے اور فارمولا بھی جل کر راکھ ہو گیا لیکن پھر معلوم ہوا کہ یہ کارروائی بلیک شارک کی ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”اگر آپ حکم دیں تو میں خود جا کر اس ہرکالس سے پوچھ گچھ کر کے آپ کو رپورٹ دوں“...... ایڈیانا نے کہا۔

”نہیں اس طرح تنظیم کو اطلاع مل جائے گی۔ میں اس سلسلے میں اپنے طور پر کام کروں گا۔ اس آفر کا شکریہ اور سناؤ مچھلیوں کے شکار کا بزنس کیسا جا رہا ہے“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جب سے آپ سے ملاقات ہوئی ہے۔ مچھلیوں کا شکار ہی چھوڑ دیا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں مچھلیوں کی کثرت ہے۔ مگر مچھوں جیسا بڑا شکار تو کبھی کبھار ہی ہاتھ آتا ہے۔ بہرحال جب بھی آتا ہے ساری کسر نکل جاتی ہے“...... ایڈیانا نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”اوکے۔ گڈ بائی“...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”جولیا سپیکنگ“...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو اطلاع کر دو کہ وہ کرانس میں ایک انتہائی اہم مشن کے لئے تیار رہیں اور تم خود بھی تیار ہو جاؤ۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا۔ یہ مشن صامالی تنظیم بلیک شارک کے خلاف ہے۔ اس لئے تم سب کو ذہنی طور پر اس مشن کے لئے ہر طرح سے تیار ہونا چاہئے"...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر لیکن کیا صالحہ اور فور سٹارز اس مشن پر ساتھ نہیں جائیں گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"جب میں نے ان کا نام نہیں لیا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ساتھ نہیں جا رہے۔ آئندہ ایسے بچکانہ سوالات کرنے سے پرہیز کیا کرو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا آپ کو جولیا کی بات سن کر غصہ کیوں آ گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"احمقانہ سوال پر غصہ نہ آئے گا تو اور کیا ہو گا۔ اس کا کیا خیال ہے کہ مشن پر میں پوری فوج لے جاؤں گا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور عمران اسے اللہ حافظ کہہ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

سرخ رنگ کی بڑی سی، نئی اور جدید کار انتہائی تیز رفتاری سے فراخ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر آدمی تقریباً نیم دراز تھا۔

اس ادھیڑ عمر آدمی کا چہرہ چوڑا اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ اس کے بال چھوٹے لیکن سفید رنگ کے تھے اور سرکنڈوں کی مانند کھڑے تھے۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی لیکن چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔ کار ایک چار منزلہ کمرشل عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف مڑ گئی اور پھر پارکنگ میں جا کر رک گئی۔

"تم کار کے پاس ہی ٹھہرو گے پارکر"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں بھی انتہائی سختی، کرختگی اور سفاکی نمایاں تھی۔

"یس باس"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو وہ
آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند
لمحوں بعد وہ تیسری منزل کے ایک کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ یہ
ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو انتظار گاہ کے انداز میں سجایا گیا تھا۔
ایک طرف صوفوں کی قطاریں تھیں جس پر مختلف عمروں کے
لوگ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دوسری طرف اندھے شیشوں سے بنا ہوا
ایک بڑا کیبن تھا جس کے باہر مینجر کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔
دروازے کے قریب ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی سامنے فون
رکھے ہوئے بیٹھی تھی۔ آدمی اس لڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
"باس آپ کا کافی دیر سے انتظار کر رہے ہیں سر"...... لڑکی
نے اسے دیکھتے ہی احتراماً اٹھ کر کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا آگے
بڑھا اور شیشے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔
یہ ایک خاصا بڑا کیبن تھا جو دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا اور دفتر
کا تمام فرنیچر اور سامان انتہائی نفیس اور اعلیٰ کوالٹی کا تھا۔ بڑی سی
دفتری میز کے پیچھے ایک بھاری وجود کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے
جسم پر گہرے سیاہ رنگ کا سوٹ تھا۔
"آؤ ہرکالس میں کافی دیر سے تمہارا منتظر تھا"...... اس بھاری
جسم والے نے اٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔
"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے برنارڈ جو اس انداز میں تم نے
کال کیا ہے"...... آنے والے نے جس کا نام ہرکالس لیا گیا تھا

مصافحہ کرنے کے بعد میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے
ہوئے کہا۔
"ہاں"...... برنارڈ نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر اپنی طرف لگے ہوئے کئی
بٹن پریس کر دیئے۔
"اب کھل کر بات ہو سکتی ہے۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس
کے لئے کام کرنے والے علی عمران کے بارے میں کچھ جانتے
ہو"...... برنارڈ نے کہا تو ہرکالس بے اختیار چونک پڑا۔
"ہاں۔ جب میں سرکاری ایجنسی میں تھا تو میں نے اس بارے
میں کافی سنا تھا لیکن کبھی ان سے ٹکراؤ نہیں ہوا۔ کیوں کیا ہوا ہے
انہیں"...... ہرکالس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"انہیں کچھ نہیں ہوا لیکن تمہیں شاید کچھ ہو جائے اس لئے میں
نے تمہیں خصوصی طور پر کال کیا ہے"...... برنارڈ نے کہا تو ہرکالس
کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"کیا مطلب۔ یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو"...... ہرکالس نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔
"ہیڈ کوارٹر سے کال آئی ہے۔ انہیں اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس اور عمران سی شارک کے خلاف کام کر رہے ہیں اور
انہیں تمہارا کلیو مل گیا ہے"...... برنارڈ نے کہا۔
"یہ کیسے ممکن ہے۔ اس بارے میں تو سوائے تمہارے اور کوئی

بھی نہیں جانتا پھر انہیں کیسے کلیو مل سکتا ہے''...... ہرکالس نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بلیک شارک کے ٹاپ ایجنٹس میں ایک آدمی ایڈیانا شامل تھا
وہ بھی سپر بلکہ سپریم ایجنٹ تھا پھر اس نے بلیک شارک چھوڑ دی اور
اپنا گروپ بنا لیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بلیک شارک تنظیم
کے سابقہ سربراہان اور ہیڈ کوارٹر کو ختم کیا لیکن جاتے ہوئے وہ
ایڈیانا کو اپنا دوست بنا گیا تاکہ وہ صامالیہ میں نئی اور پرانی ایسی
تنظیموں پر نظر رکھ سکے جو پاکیشیا کے خلاف کسی بھی جرم کا ارتکاب
کرنے کا سوچتی بھی ہوں۔ عمران سے ایڈیانا ہر ماہ بڑی بڑی رقم
لیتا ہے اور اسے صامالیہ میں ہونے والی خبروں سے آگاہ رکھتا
ہے''...... برنارڈ نے کہا۔

''ایڈیانا۔ ہاں میں نے نام سنا ہوا ہے لیکن ظاہر ہے اس نے
جیسے ہی تنظیم کو چھوڑا ہو گا وہ تو دوسرا سانس بھی نہ لے سکا ہو گا۔
پھر اس کا کیوں ذکر کر رہے ہو''...... ہرکالس نے کہا۔

''وہ زندہ ہے اور اس نے صامالیہ میں اپنا علیحدہ گروپ بلیک
ایرو کے نام سے بنایا ہوا ہے''...... برنارڈ نے کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ نہیں برنارڈ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔
آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ تنظیم چھوڑنے والا زندہ بھی رہے اور
اس طرح آزادانہ کام بھی کرتا رہے''...... ہرکالس نے جواب دیا۔

''بہرحال سابقہ بلیک شارک نے اسے چھوڑ دیا تھا اسی لئے وہ

یہاں آزادی سے کام کر رہا ہے اور اب تو ظاہر ہے سابقہ بلیک
شارک ہی نہیں رہا اور اس تنظیم کو دوسرے بلیک شارک نے سنبھال
لیا ہے اس لئے کسی نے کبھی اس کی طرف توجہ نہیں دی ہے اور وہ
بے حد کائیاں انسان ہے لیکن اس کے باوجود اسے بھی یہ معلوم نہیں
ہے کہ بلیک شارک کون ہے اور اس کا نیا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اس
لئے بھی اسے نہیں چھیڑا گیا''...... برنارڈ نے جواب دیا۔

''لیکن پھر بھی بلیک شارک سے الگ ہونے والوں کے خلاف
نئے بلیک شارک نے گرینڈ آپریشن کیا تھا اور پھر ان تمام افراد کو
ختم کرا دیا گیا تھا جن کا تعلق سابقہ تنظیم سے تھا یا جو بلیک شارک
کے ہلاک ہونے پر تنظیم سے الگ ہوئے گئے تھے پھر ایڈیانا کو
کیوں نہیں پکڑا یا ہلاک کیا گیا''...... برنارڈ نے کہا۔

''نیا بلیک شارک جذبات سے بالاتر ہو کر سوچتا ہے۔ تمہیں
معلوم ہے کہ بلیک شارک تنظیم جب پوری دنیا پر اپنا تسلط قائم
کرے گی تو ہر طرف بلیک شارک کی حکومت ہو گی اور یہ حکومت
ہمیشہ کے لئے ہو گی اور بلیک شارک کے خیال کے مطابق
اس وقت اسے عمران اور ایڈیانا جیسے ذہین افراد کی ضرورت ہو گی
اس لئے ایسے افراد جنہیں مین ہیڈ کوارٹر مستقبل کے لئے سرمایہ قرار
دے دیتا ہے وہ چاہے باغی ہو یا دشمن اسے کچھ نہیں کہا جاتا اور
اسے فری ہینڈ دے دیا جاتا ہے۔ اس لئے نئے بلیک شارک نے
عمران اور ایڈیانا دونوں کو فری ہینڈ دیا ہوا ہے اس لئے یہ دونوں

زندہ ہیں''...... برنارڈ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ تنظیم کے خلاف تو کام کرتے ہیں پھر اس سے تنظیم کو نقصان نہیں ہوتا ہوگا''...... ہرکالس نے کہا۔

''تمہیں معلوم ہی نہیں ہے اور تمہیں کیا مجھے بھی اس تنظیم کی وسعت کا اندازہ نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اس کے ہزاروں گروپ ہیں۔ سینکڑوں گروپ ہیڈ کوارٹر ہیں اور یہ اتنا بڑا اور وسیع نیٹ ورک ہے جس کا کوئی شخص اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔ عمران نے ایک ہیڈ کوارٹر اور ایک بلیک شارک کو ختم کیا تھا۔ اسے معلوم ہی نہیں ہے کہ بلیک شارک تنظیم ہے کیا اور اس کی کتنی وسعت ہے اور اس کے پنجے کہاں کہاں تک پھیلے ہوئے ہیں۔ بہرحال عمران یا ایڈیانا چاہے کچھ بھی کر لیں تنظیم کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہیں''...... برنارڈ نے کہا اور ہرکالس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''لیکن میرا کلیو اس عمران نے کیسے حاصل کیا۔ یہ بات بتاؤ''...... ہرکالس نے کہا۔

''ایڈیانا کی مدد سے۔ اس نے ایڈیانا کو فون کیا اور اس سے سی شارک کے بارے میں بات کی۔ ایڈیانا نے اسے تمہاری ٹپ دے دی۔ وہ شاید تمہارے بارے میں جانتا تھا کہ تمہارا تعلق سی شارک سے ہے اور تنظیم کے مخبر کو اس بات چیت کا علم ہو گیا جس نے اطلاع بھجوا دی اور گروپ ہیڈ کوارٹر نے مجھے کال کر کے اطلاع دے دی''...... برنارڈ نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں میرے پاس آئیں گے لیکن وہ میرے پاس کیا لینے آئیں گے''...... ہرکالس نے کہا۔

''وہ اس فارمولے کے پیچھے آ رہے ہیں جو سی شارک نے کرانس کی بلیک کابلر ایجنسی کے ایجنٹوں سے بلگارنیہ میں اڑایا تھا اور سی شارک نے یہ فارمولا حاصل کرتے ہی وہ شپ سمندر میں ہی تباہ کرا دیا تھا جس میں یہ دونوں ایجنٹ سوار تھے تاکہ یہ بات حتمی طور پر تسلیم کر لی جائے کہ فارمولا جل کر راکھ ہو گیا ہے لیکن کارئیٹ میں سی شارک سب گروپ کے ایک آدمی کو مشکوک سمجھ کر پولیس نے پکڑ لیا اور اس نے بلیک شارک کا نام لے دیا۔ گو وہ یہ نام لیتے ہی جسم میں موجود بم پھٹنے سے ہلاک ہو گیا لیکن پولیس نے اس کے گھر سے سپر کارڈ برآمد کر لیا''...... برنارڈ نے کہا۔

''سپر کارڈ وہ کیسے مل گیا۔ وہ تو ایک ماہ بعد جلا دیا جاتا ہے''...... ہرکالس نے کہا۔

''اس آدمی نے حماقت کی کہ اسے نہ جلایا۔ گو پولیس نے اس خبر کو خفیہ رکھا لیکن بہرحال عمران کو اس کے بارے میں اطلاع مل گئی اور اس طرح اسے یہ معلوم ہو گیا کہ یہ حادثہ نہیں ہے بلکہ اسے حادثہ ظاہر کیا گیا ہے اور فارمولا سی شارک نے اڑایا ہے اور اس فارمولے کے پیچھے عمران بھی تھا کیونکہ اس کے ملک نے اس فارمولے پر کثیر سرمایہ لگایا تھا''...... برنارڈ نے کہا۔

"لیکن میرا اس فارمولے سے کیا تعلق۔ مجھے تو تم یہ سب کچھ بتا رہے ہو۔ مجھے تو اس حادثے کے بارے میں بھی علم نہیں ہے"...... ہرکالس نے کہا۔

"فارمولے کے بارے میں واقعی تمہیں معلوم نہیں ہے اور یہ بات شاید عمران بھی جانتا ہو لیکن اسے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس فارمولے کو سی شارک نے حاصل کیا ہے اور سی شارک کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنے کے لئے اسے تمہارا کلیو ملا ہے۔ لامحالہ وہ اس سی شارک ہیڈ کوارٹر سے یہ جاننا چاہے گا کہ فارمولا کہاں پہنچایا گیا ہے تاکہ وہاں سے اسے حاصل کر سکے"...... برنارڈ نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ عمران مجھ سے پوچھے گا کہ بلیک شارک کا نیا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... ہرکالس نے کہا۔

"بلیک شارک نہیں وہ گروپ سیکشن سی شارک کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنے کا سوچ رہا ہے"...... برنارڈ نے کہا۔

"اور تم سوچ رہے ہو کہ وہ مجھ سے معلوم کر لے گا کہ سی شارک کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے لیکن مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے پھر میں کیا بتاؤں گا"...... ہرکالس نے کہا۔

"تمہیں یہ تو معلوم ہے کہ سی شارک کا مقامی انچارج میں ہوں۔ وہ تم سے میرا ریفرنس لے گا اور پھر وہ میرے پاس پہنچے گا۔ مجھ سے آگے کا لنک معلوم کرے گا اس طرح وہ ہیڈ کوارٹر تک پہنچے گا اور پھر وہاں سے اسے معلوم ہو جائے گا کہ فارمولا کس لیبارٹری

میں پہنچایا گیا ہے وہ اس لیبارٹری میں پہنچے گا اور وہاں سے فارمولا اڑانے کی کوشش کرے گا"...... برنارڈ نے کہا تو ہرکالس بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا تو خیال ہے اس طرح وہ ساری عمر فارمولے کو ٹریس کرنے میں ہی گزار دے گا کیونکہ مجھے بھی معلوم ہے کہ سی شارک ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تمہیں بھی کچھ معلوم نہیں ہے۔ تمہارا رابطہ اس ہیڈ کوارٹر سے خصوصی ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہے اور اس ذریعے سے بھی ہیڈ کوارٹر کسی صورت بھی ٹریس نہیں کیا جا سکتا اس لئے وہ کہاں تک آگے بڑھے گا"...... ہرکالس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن سی شارک ہیڈ کوارٹر چاہتا ہے کہ وہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھے اس لئے تمہارے متعلق حکم ہے کہ تم انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ تاکہ کسی صورت بھی ٹریس نہ ہو سکو۔ اس صورت میں وہ ٹکریں مار کر مایوس واپس چلا جائے گا"...... برنارڈ نے کہا۔

"اوہ۔ اگر یہ حکم ہے تو میں تیار ہوں۔ میں ملک سے ہی باہر چلا جاتا ہوں"...... ہرکالس نے کہا۔

"گڈ۔ تم واقعی سمجھدار آدمی ہو ورنہ سی شارک ہیڈ کوارٹر نے مجھے یہ اجازت بھی دے دی تھی کہ اگر تم اس حکم کے بارے میں کوئی اعتراض کرو تو پھر تمہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے۔ اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً اس کی ہلاکت کا ہی حکم موصول ہوتا لیکن تمہاری خدمات ایسی ہیں کہ اس کا فیصلہ تم پر چھوڑ دیا گیا ہے

اور مجھے خوشی ہے کہ تم نے عقلمندانہ فیصلہ کیا ہے۔ البتہ میں تمہیں ایک مشورہ ضرور دوں گا کہ یہاں سے باہر مت جانا کیونکہ یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس حد درجہ تیز لوگ ہیں۔ انہوں نے کسی نہ کسی انداز میں اس بات کو کھوج لگا لینا ہے کہ تم کہاں گئے ہو۔ اس لئے تم کسی بھی جگہ چھپ جاؤ جس کا علم سوائے تمہاری ذات کے اور کسی کو نہ ہو یہاں تک کہ تم اپنی خفیہ پناہ گاہ کے بارے میں مجھے بھی نہ بتاؤ۔ اسی میں ہی تمہارا فائدہ ہے''...... برنارڈ نے کہا۔

''لیکن مجھے علم کیسے ہو گا کہ میں نے کب باہر آنا ہے۔ آخر میں کب تک چھپ کر بیٹھا رہوں گا''...... ہرکالس نے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ میرے آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی نہیں کریں گے''...... برنارڈ نے کہا۔

''لیکن اس طرح تو تم بھی سامنے آ سکتے ہو''...... ہرکالس نے چونک کر کہا۔

''نہیں یہ نگرانی ایک خاص گروپ کرے گا اور وہ لوگ نگرانی کے ماہر ہیں اور میرا ان سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ مجھے صرف رپورٹس ملیں گی۔ ان لوگوں کو یہ علم نہیں ہو گا کہ جسے وہ رپورٹس دے رہے ہیں وہ کون ہے۔ یہ سارا کام میں نے کرنا ہے اس لئے تم بے فکر رہو۔ بس تم ایسا کرنا کہ مجھے اس آفس میں براہ راست فون کر لینا لیکن تم نے اپنا نام ریڈ پرنس لینا ہے ہرکالس نہیں اور گفتگو کاروباری کوڈ میں کرنا۔ جب یہ لوگ مایوس ہو کر واقعی

واپس چلے جائیں گے تو میں تمہیں اطلاع دے دوں گا پھر تم باہر آ جانا''...... برنارڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گا''...... ہرکالس نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''وش یو گڈ لک''...... برنارڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

''تھینک یو برنارڈ''...... ہرکالس نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحہ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا جبکہ برنارڈ نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

ہونڈی ایئر پورٹ کافی وسیع و عریض اور انتہائی جدید انٹرنیشنل ایئر پورٹ تھا۔ طیارے سے اترتے ہی عمران اور اس کے ساتھی جو سب مقامی میک اپ میں تھے اطمینان سے چلتے ہوئے ایئر پورٹ سے باہر آئے تو باہر ٹیکسیوں کی طویل قطاریں موجود تھیں۔ لیکن ابھی عمران اور اس کے ساتھی سیڑھیوں تک پہنچے ہی تھے کہ ایک مقامی نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"پرنس شامان میرا نام جیوفرے ہے اور مجھے مسٹر فرائٹ نے بھیجا ہے"...... اس نوجوان نے سیدھا عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ فرائٹ صاحب کے پیروں کو مہندی لگی ہوئی تھی کہ وہ خود نہیں آئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مہندی وہ کیا ہوتی ہے سر"...... جیوفرے نے حیران ہو کر کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔ ظاہر ہے جیوفرے مہندی

کے بارے میں کیا سمجھ سکتا تھا۔

"میرا مطلب ہے کہ مسٹر فرائٹ خود کیوں نہیں آئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو جناب مجھے معلوم نہیں ہے۔ بہرحال انہوں نے مجھے بھیجا ہے۔ آپ کا حلیہ انہوں نے بتا دیا تھا اس لئے میں آپ کو پہچان لیا ہے۔ آئیں ادھر اسٹیشن ویگن موجود ہے"...... جیوفرے نے جواب دیا اور پھر پرائیویٹ پارکنگ کی طرف مڑ گیا۔

"یہ وہی فرائٹ ہے جس سے براڈ ایئر پورٹ پر ملاقات ہوئی تھی"...... عمران کے ساتھ کھڑی جولیا نے کہا۔

"ہاں اور یہ تمہارے چیف کا بڑا لاڈلا فارن ایجنٹ ہے۔ انتہائی حسین اور بالکل لڑکیوں جیسا نرم و نازک"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"اسی لئے وہ خود نہیں آیا لیکن ہوسکتا ہے وہ کسی ضروری کام میں مصروف ہو"...... جولیا نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اسٹیشن ویگن میں بیٹھے ہونڈی کی فراخ اور وسیع سڑکوں پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

تقریباً پندرہ منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اسٹیشن ویگن ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک درمیانے انداز کی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے جیوفرے نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو کوٹھی کا پھاٹک

خود بخود کھل گیا اور جیوفرے اسٹیشن ویگن اندر لے گیا۔

پورچ میں ایک کار موجود تھی۔ اس کے ساتھ جا کر جیوفرے نے اسٹیشن ویگن روکی اور عمران اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے سامنے گیلری کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان مسکراتا ہوا باہر آیا۔ اسے دیکھتے ہی سب پہچان گئے کہ یہ فرائٹ ہے کیونکہ براڈ ایئر پورٹ پر وہ ان سے ملاقات کر چکا تھا۔ وہ سب مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے یہاں پہنچے تھے۔ فرائٹ اس کی شکل و صورت واقعی لڑکیوں جیسی تھی اور وہ لڑکیوں جیسا ہی نرم و نازک دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ میرے ایئر پورٹ نہ پہنچنے پر ناراض تو ہو رہے ہوں گے عمران صاحب لیکن میں خود ایئر پورٹ پر اس لئے نہ آیا تھا کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ نگرانی کرنے والا ایک خصوصی گروپ ایئر پورٹ پر موجود ہے اور وہ لوگ میرے بارے میں جانتے ہیں کہ میرا تعلق زیر زمین دنیا سے ہے جبکہ جیوفرے یہاں کام نہیں کرتا اس لئے میں نے جیوفرے کو آپ کے استقبال کے لئے بھجوایا تھا"...... فرائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود ہمارا یہاں تک باقاعدہ تعاقب کیا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یس باس سفید رنگ کی ایک کار مسلسل ہمارا تعاقب کرتی رہی ہے۔ میں نے بھی اسے چیک کیا ہے"...... ساتھ کھڑے ہوئے

جیوفرے نے کہا۔

"کوئی بات نہیں میں ان سے خود ہی نمٹ لوں گا۔ آئیں عمران صاحب اور آپ سب بھی"...... فرائٹ نے جیوفرے کو جواب دے کر عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ سب اس کی رہنمائی میں ایک کمرے میں پہنچ گئے جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"یہ گروپ کون ہے اور کس کے تحت کام کرتا ہے"...... عمران نے کمرے میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہی فرائٹ سے پوچھا۔

"یہ گروپ صرف نگرانی کا کام کرتا ہے۔ اس کے سربراہ کا نام پرانڈا ہے اس لئے اسے پرانڈا گروپ کہتے ہیں۔ نگرانی کے کاموں میں انتہائی ماہر ہے۔ مجھے چونکہ پہلے سے خدشہ تھا اس لئے خصوصی چیکنگ پر اس کا ایک آدمی میری نظروں میں آ گیا ورنہ تو شاید مجھے پتہ ہی نہ چلتا"...... فرائٹ نے جواب دیا۔

"لیکن جو کار ہمارا تعاقب کر رہی تھی وہ تو بڑے اناڑی پن سے کام کر رہے تھے جیسے انہیں نگرانی اور تعاقب کی ابجد کا بھی علم نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں معلوم کر لوں گا ہو سکتا ہے کہ دو گروپ ہوں۔ بہرحال یہ کوٹھی آپ کی رہائش گاہ ہے۔ یہاں دو کاریں بھی موجود ہیں۔ مجھے اب اجازت دیں۔ اب فون پر آپ سے باتیں ہوتی رہیں گی"...... فرائٹ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو پہلے یہ بتاؤ کہ ہرکالس کے بارے میں کیا اطلاع ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ ہاں یہ بات تو میرے ذہن سے ہی نکل گئی تھی۔ ہرکالس اپنے شوٹنگ کلب اور اپنی رہائش گاہ سے اچانک غائب ہو گیا ہے اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ ویسے میرے آدمی اسے تلاش کر رہے ہیں"...... فرائٹ نے ویسے ہی کھڑے کھڑے جواب دیا۔

"اچانک غائب ہونے کا کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مطلب ہے بغیر کسی پروگرام کے وہ گیا ہے اور اس کے بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے"...... فرائٹ نے جواب دیا۔

"یہاں کا نقشہ"...... عمران نے کہا۔

"الماری میں سب کچھ موجود ہے۔ ٹرانسمیٹر، اسلحہ، نقشہ، میک اپ کا سامان، ماسک میک اپ وغیرہ اور جیوفرے آپ کے ساتھ رہے گا"...... فرائٹ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فرائٹ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہماری یہاں آمد کا علم پہلے ہی ہو چکا ہے اس لئے ہرکالس بھی اچانک غائب ہو گیا ہے اور ہماری نگرانی بھی ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ اطلاع ان تک کس طرح پہنچی ہو گی اور وہ بھی اس

قدر تفصیل کے ساتھ کہ انہیں اس بات کا بھی علم ہو گیا کہ ہم یہاں ہرکالس سے پوچھ گچھ کے لئے آ رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"بلیک شارک انتہائی وسیع اور باوسائل تنظیم ہے ویسے جہاں تک میرا خیال ہے۔ انہیں یہ اطلاع ایڈیانا کے آفس سے موصول ہوئی ہو گی کیونکہ ہرکالس کی ٹپ ایڈیانا نے دی تھی"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے کیا ہرکالس کو تلاش کرنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"یہی تو سوچنا ہے۔ ویسے جہاں تک میرا خیال ہے اس نگرانی کرنے والے گروپ کے چیف پرانڈا سے ہی ہمیں کوئی کلیو مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"...... صفدر نے کہا۔

"یقیناً یہ نگرانی ہرکالس کرا رہا ہو گا یا پھر سی شارک کا انچارج اور ہماری نگرانی کی رپورٹ بھی لامحالہ اسے دی جا رہی ہو گی اس طرح پرانڈا کے ذریعے اس کا سراغ لگایا جا سکتا ہے اور پھر کام آگے بڑھ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں یہ کلیو درست ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران جوزف کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"جوزف باہر جیوفرے موجود ہو گا اسے بلا لاؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف اٹھا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ

گیا۔ اس مشن پر کام کرنے کے لئے عمران کے ساتھ جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے علاوہ جوزف بھی آیا تھا۔ مشن کا تعلق چونکہ صامالیہ سے تھا اس لئے عمران جوزف کو ساتھ لے آیا تھا کیونکہ کرانس میں صامالی سمیت افریقی افراد کی خاصی تعداد تھی اور وہ سب صامالی یا پھر افریقی زبان زیادہ بہتر طور پر سمجھتے تھے اس کے علاوہ صامالیہ اور کرانس میں افریقی تنظیموں میں ایسے بہت سے افراد موجود تھے جن سے جوزف کی پرانی واقفیت تھی اور یہی واقفیت بعض اوقات عمران کے کام آجاتی تھی۔ چند لمحوں بعد جوزف واپس آیا تو اس کے ساتھ جیوفرے بھی تھا۔

''جیوفرے تم یہاں کتنے عرصے سے کام کر رہے ہو''...... عمران نے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''دو سال ہو گئے ہیں عمران صاحب''...... جیوفرے نے جواب دیا۔

''اس سے پہلے کہاں تھے تم''...... عمران نے پوچھا۔

''اس سے پہلے میں براڈ میں تھا''...... جیوفرے نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

''فرائٹ کا کہنا ہے کہ نگرانی کرنے والے گروپ کا انچارج پرانڈا ہے۔ کیا تم پرانڈا کے بارے میں کچھ جانتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''اگر انہوں نے پرانڈا کا نام لیا ہے تو پھر یہ پرانڈاز کاٹا کلب

کا مالک ہی ہو سکتا ہے۔ زیر زمین دنیا میں اس کا بڑا نام ہے اور وہ خاصا مشہور آدمی ہے''...... جیوفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''فرائٹ سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''آپ جیسے چاہیں۔ فون پر بھی ہو سکتا ہے اور ٹرانسمیٹر پر بھی''...... جیوفرے نے جواب دیا۔

''فون نمبر بتا دو اور ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بھی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیوفرے نے نمبر اور فریکوئنسی دونوں بتا دیئے۔

''صفدر الماری سے ٹرانسمیٹر نکال لاؤ فرائٹ شاید ابھی اپنے آفس نہ پہنچا ہو اس لئے فون پر شاید فوری رابطہ نہ ہو سکے۔ اس کے سیل فون پر رابطہ کرنا مناسب نہیں ہو گا اس سے ٹرانسمیٹر پر ہی بات کرنا ٹھیک رہے گا''...... عمران نے کہا تو صفدر اٹھ کر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ٹرانسمیٹر الماری سے اٹھا کر عمران کے سامنے موجود میز پر رکھ دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر جیوفرے کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور''...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس فرائٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے فرائٹ کی آواز سنائی دی۔

''فرائٹ نگرانی کرنے والے گروپ کے انچارج پرانڈا کو ہم گھیرنا چاہتے ہیں۔ جیوفرے نے بتایا ہے کہ اس کی تعلق زکاٹا کلب سے ہے۔ کیا یہ اطلاع درست ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں اطلاع تو درست ہے پرنس لیکن اس تک آپ پہنچ نہ سکیں گے کیونکہ وہ اس کلب کے انتہائی خفیہ تہہ خانوں میں رہتا ہے اور وہاں انتہائی سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے ہیں۔ اوور''...... فرائٹ نے کہا۔

''اس کی رہائش گاہ کہاں ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''انہی تہہ خانوں میں ہی ہے۔ اوور''...... فرائٹ نے جواب دیا۔

''لیکن وہ ان تہہ خانوں سے باہر تو آتا ہو گا۔ اوور''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کسی نے آج تک اسے باہر آتے نہیں دیکھا۔ صرف اس کا نام سنا جاتا ہے۔ وہ اس پورے ملک میں اسلحے کی اسمگلنگ کا سب سے بڑا نام ہے۔ اوور''...... فرائٹ نے کہا۔

''لیکن تم نے تو بتایا تھا کہ اس کا گروپ نگرانی کا دھندہ کرتا ہے پھر اب اچانک یہ اسلحے کی اسمگلنگ درمیان میں کہاں سے آ گئی۔ اوور''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کا اصل کام تو اسلحے کی اسمگلنگ ہی ہے۔ ویسے اس نے نگرانی کے لئے گروپ بھی بنایا ہوا ہے۔ آپ اسے اس کا سائیڈ

بزنس بھی سمجھ سکتے ہیں اسے اس گروپ کی وجہ سے اپنے دھندے میں بھی فائدہ پہنچتا رہتا ہے۔ اوور''...... فرائٹ نے جواب دیا۔

''پھر تو اسلحے کے سودے کے سلسلے میں اس سے ملا جا سکتا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اس دھندے کا سارا عملی کام اس کا منیجر سٹارک کرتا ہے۔ وہ خود صرف منظوری دیتا ہے اور بس۔ اوور''...... فرائٹ نے جواب دیا۔

''اوکے بے حد شکریہ۔ ہم خود ہی کچھ نہ کچھ کر لیں گے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''جوزف تم تنویر کے ساتھ باہر جاؤ۔ یقیناً اس کا گروپ باہر کوٹھی کی نگرانی کر رہا ہو گا۔ اس گروپ کا کوئی آدمی اس طرح یہاں اٹھا لاؤ کہ اس کے ساتھیوں کو علم نہ ہو سکے''...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

''عقبی طرف ایک آدمی موجود ہے پرنس۔ آپ تو اندر تھے میں نے انہیں چیک کیا تھا''...... جیوفرے نے کہا۔

''تو تم بھی ساتھ جاؤ جوزف اور تنویر کے''...... عمران نے کہا تو جیوفرے بھی سر ہلاتا ہوا ان کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''تم سب اسلحہ وغیرہ لے لو۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس زکاٹا کلب پر ریڈ کرنا پڑے''...... عمران نے باقی ساتھیوں سے کہا اور وہ

سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیس پرنس شامان بول رہا ہوں''...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پرنس میں فرائٹ بول رہا ہوں ابھی آپ سے ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی ہے۔ یہ بات چیت کار میں ہوئی تھی اس وقت میں اپنے آفس پہنچے پر پرانڈا نے کال کر کے مجھے کہا کہ میں آپ کی مدد سے باز آ جاؤں ورنہ میرا آفس اور گھر دونوں میزائلوں سے اڑائے جا سکتے ہیں۔ اس پر میں نے اسے بتایا کہ میرے ایک کاروباری دوست نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ میرے مہمان آ رہے ہیں میں انہیں رہائش گاہ مہیا کر دوں اس لئے میں نے یہ کام کیا۔ اس کے علاوہ میرا آپ لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے تو اس نے کہا کہ فی الحال تو اسے آپ لوگوں کی نگرانی کا حکم ملا ہے۔ لیکن کسی بھی لمحے آپ لوگوں کو فنش کرنے کا بھی حکم مل سکتا ہے اس لئے اس نے مجھے فون کیا تھا۔ اس کے مطابق چونکہ میں خالص کاروباری آدمی ہوں اس لئے وہ نہیں چاہتا کہ میں بھی اس چکر میں ملوث ہو کر اپنے آپ کو تباہ کر لوں۔ میرے پوچھنے پر اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ اس نگرانی کا حکم اسے ایک انتہائی طاقتور بین الاقوامی تنظیم سے ملا ہے''...... فرائٹ نے کہا۔

''اس نے تنظیم کا نام بتایا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں''...... فرائٹ نے جواب دیا۔

''تو پھر تمہارا کیا ارادہ ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے تو وہی کرنا ہے جو آپ نے کہنا ہے۔ کیونکہ مجھے چیف نے حکم دیا تھا کہ آپ کی ہر ممکن مدد کی جائے۔ میں تو آپ کو صرف اطلاع دے رہا ہوں''...... فرائٹ نے بڑے مطمئن بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے ہمیں صرف رہائش گاہ اور کاریں چاہئیں تھیں وہ مل گئیں۔ پرانڈا کا نام بھی سامنے آ گیا اس لئے تم علیحدہ ہو جاؤ جیوفرے کو بھی میں واپس بھیج دیتا ہوں۔ باقی کام ہم خود ہی کر لیں گے۔ البتہ تم اس ہرکلس کی تلاش جاری رکھو''...... عمران نے کہا۔

''پرنس یہ جگہ چونکہ پرانڈا کی نظروں میں آ چکی ہے اس لئے میں آپ کے لئے ایک اور جگہ کا بندوبست کر دیتا ہوں آپ خاموشی سے وہاں شفٹ ہو جائیں ورنہ ہو سکا ہے کسی بھی وقت آپ پر واقعی حملہ ہو جائے''...... فرائٹ نے کہا۔

''تم ہماری فکر نہ کرو ہم یہاں کوئی بہت اہم کام نہیں کرنے آئے اس لئے ہمارا یہاں قیام بھی انتہائی مختصر ہے اس لئے ہمارے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہے کہ ہم بار بار جگہیں تبدیل کرتے رہیں۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف، تنویر اور جیوفرے اندر داخل ہوئے۔ جوزف کے کاندھے پر ایک مقامی آدمی لدا ہوا تھا وہ بے ہوش تھا۔

''جیوفرے ،فرائٹ سے بات ہوئی ہے۔ تم اب واپس جاؤ۔ فرائٹ کو میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ اب ہم سے کوئی تعلق نہ رکھے کیونکہ اسے پرانڈا نے دھمکی دی ہے کہ وہ اس کا گھر اور آفس تباہ کر دے گا'' ...... عمران نے جیوفرے سے کہا۔

''جیسے آپ کا حکم جناب میں تو آپ کے حکم کا پابند ہوں''۔ جیوفرے نے جواب دیا۔

''جو میں کہہ دیتا ہوں اسے دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔ جاؤ یہاں سے'' ...... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا تو جیوفرے نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔

''صفدر جا کر پھاٹک بند کر آؤ'' ...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور جیوفرے کے پیچھے کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس دوران جوزف بے ہوش آدمی کو ایک خالی صوفے پر لٹا چکا تھا۔

''اسے زمین پر ڈال دو اور تنویر تم اس کا منہ اور ناک بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ'' ...... عمران نے جوزف اور تنویر دونوں سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف نے اس آدمی کو صوفے سے اٹھا کر فرش پر بچھے ہوئے قالین پر لٹا دیا جبکہ تنویر نے جھک کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔

چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو تنویر سیدھا ہو کر پیچھے ہٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کرسی سے اٹھا اور اس نے اپنا پیر اس آدمی کی گردن پر رکھ دیا لیکن

ابھی اس نے گردن پر دباؤ نہ ڈالا تھا۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اس کا جسم لاشعوری طور پر اٹھنے کے لئے سمٹنے ہی لگا تھا کہ عمران نے پیر کا دباؤ ڈال کر اسے آہستہ سے موڑ دیا۔

اس آدمی کا سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے بگڑتا چلا گیا۔ آنکھیں باہر کو ابل آئیں اور حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کی حالت انتہائی تیزی سے بگڑتی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے پیر کو واپس موڑ دیا تو چند لمحوں بعد اس کی حالت نارمل ہونے لگ گئی اس کا رکتا ہوا سانس دوبارہ بحال ہونے لگ گیا تھا۔

''کیا نام ہے تمہارا اور سن لو اگر تم نے جھوٹ بولا تو دوبارہ اسی عذاب سے گزرنا پڑے گا'' ...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سا موڑ دیا۔

''رک جاؤ رک جاؤ۔ یہ کیسا ہولناک عذاب ہے رک جاؤ فار گاڈ سیک۔ میرے جسم کی ایک ایک رگ ٹوٹ رہی ہے رک جاؤ۔ میرا نام کروگ ہے۔ کروگ'' ...... اس آدمی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ دیا۔

''کیا تمہارا تعلق پرانڈا گروپ سے ہے'' ...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ ہاں پلیز یہ پیر اٹھا لو تم جو پوچھو گے میں بتا دوں گا لیکن مجھے یہ ہولناک عذاب نہ دو'' ...... کروگ نے ہکلاتے ہوئے

کہا۔

"سب کچھ بتا دو گے تو اس عذاب سے محفوظ رہو گے اور یہ بھی وعدہ کہ زندہ بھی رہو گے اور کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ تمہیں اندر لا کر تم سے پوچھ گچھ کی گئی ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں سب کچھ بتا دوں گا سب کچھ"...... کروگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو بتاؤ کہ پرانڈا کون ہے۔ کہاں رہتا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"پرانڈا زکاٹا کلب کا مالک ہے۔ وہیں زکاٹا کلب کے نیچے تہہ خانوں میں رہتا ہے لیکن وہ کبھی کسی کے سامنے نہیں آیا۔ اس کا صرف حکم چلتا ہے اور بس"...... کروگ نے جواب دیا۔

"یہ تو مجھے بھی معلوم ہے۔ یہ بتاؤ کہ اس سے ملاقات کیسے ممکن ہے۔ کوئی طریقہ بتاؤ"...... عمران نے پیر کو ذرا سا موڑتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ اپنی مرضی کے علاوہ کسی سے نہیں ملتا"...... کروگ نے رک رک کر تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی کوئی گرل فرینڈ یا اس کا کوئی ایسا دوست یا عزیز جس سے وہ لازماً ملتا ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہاں روکھی اس کی گرل فرینڈ ہے۔ ہانا روکھی۔ روکھی کلب

کی مالک ہے۔ بہت امیر عورت ہے وہ"...... کروگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں رہتی ہے وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ وہ......" کروگ نے کہا۔

"بتاؤ ورنہ......" عمران نے سرد لہجے میں کہا تو وہ کانپ اٹھا۔

"روکھی کلب کے شمال میں اس کی ذاتی رہائش گاہ ہے۔ وہیں رہتی ہے وہ"...... کروگ نے جواب دیا۔

"روکھی کلب کا پورا پتہ بتاؤ"...... عمران نے پوچھا۔

"براسن روڈ پر مشہور ہے روکھی کلب"...... کروگ نے کہا تو عمران نے پیر ہٹا لیا اور کروگ نے لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"میں وعدہ کے مطابق تمہیں زندہ چھوڑ رہا ہوں لیکن یہ بات سن لو کہ اگر مجھے اطلاع مل گی کہ تم نے ہمارے متعلق اطلاع دی ہے تو تم چاہے پاتال میں کیوں نہ چھپ جاؤ تمہاری موت بن کر ہم تمہیں وہاں سے بھی گھسیٹ لائیں گے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم میں کیسے کچھ بتا سکتا ہوں۔ پرانڈا ان معاملات میں بے حد سخت ہے وہ تو مجھے میرے خاندان سمیت گولیوں سے اڑا دے گا۔ کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔ میرا وعدہ ہے"...... کروگ نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”جوزف اسے باہر چھوڑ آؤ“...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا اسے بازو سے پکڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”اس لمبے چکر میں پڑنے کی بجائے کیوں نہ اس زکاٹا کلب پر ہی ریڈ کر دیا جائے“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”نہیں وہ کسی خفیہ راستے سے نکل بھی سکتا ہے اور ایک بار وہ نکل گیا تو پھر اس کا ہاتھ آنا مشکل ہے“...... عمران نے کہا۔

”لیکن عمران صاحب باہر تو یہ نگرانی والے موجود ہیں جیسے ہی ہم روکھی کلب جائیں گے پرانڈا کو اس کی اطلاع مل جائے گی“...... صفدر نے کہا۔

”دیکھو میں کوشش کرتا ہوں ہو سکتا ہے کہ معاملات یہیں بیٹھے بیٹھے حل ہو جائیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

”یس انکوائری پلیز“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”روکھی کلب کی لیڈی ہانا روکھی کا خصوصی نمبر چاہئے۔ میں سٹیٹ آفس سے بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”یس سیکرٹری ٹو مادام ہانا روکھی“...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”سٹیٹ آفس سے سپیشل انچارج مکوائے بول رہا ہوں۔ مادام ہانا روکھی سے بات کرائیں“...... عمران نے لہجے بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”یس ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”ہیلو روکھی بول رہی ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک مترنم سی آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔ مادام۔ میں سٹیٹ آفس سے سپیشل انچارج مکوائے بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”سپیشل انچارج کیا ہوتا ہے۔ پولیس آفس میں تو کوئی سپیشل انچارج نہیں ہوتا“...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مادام۔ سپیشل کا مطلب خفیہ ہوتا ہے۔ بہرحال آپ کے دوست اور زکاٹا کلب کے مالک پرانڈا صاحب آج کل کچھ زیادہ ہی اونچے اڑ رہے ہیں اور ان کے بارے میں رپورٹ انتہائی اعلیٰ حلقوں تک پہنچ چکی ہے۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ انہیں [illegible] ں ہیں گڈ بائی“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل پر رسیور رکھ دیا۔

''کہیں ہمارا فون نگرانی کرنے والوں نے ٹیپ نہ کر رکھا ہو''...... صفدر نے کہا تو عمران نے جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا اور کچھ دیر بعد رسیور اٹھایا اور فرائٹ کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''زکاٹا کلب''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

''ہانا روکھی بول رہی ہوں پرانڈا سے بات کراؤ''...... عمران نے مادام ہانا روکھی کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو پرانڈا بول رہا ہوں تم نے جنرل نمبر پر کیوں فون کیا ہے مائی سویٹ ہارٹ''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ انتہائی بے تکلفانہ تھا۔

''یس۔ یونہی نمبر پریس ہو گیا''...... عمران نے انتہائی لاڈ بھرے انداز میں جواب دیا تو دوسری طرف سے پرانڈا بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑا۔

''اچھا بتاؤ کیسے فون کیا۔ آج کا دن تو میرے لئے انتہائی لکی ڈے ہے کہ تم نے مجھے خود کال کیا ہے''...... پرانڈا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم سے ایک شکایت کرنی ہے''...... عمران نے ایک بار پھر لاڈ

بھرے لہجے میں کہا۔

''شکایت اور مجھ سے۔ ارے کیا ہوا۔ میری یہ جرأت کیسے ہو سکتی ہے کہ میں تمہیں کسی شکایت کا موقع دوں''...... پرانڈا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میرے مہمان آئے ہیں لیکن تم نے ان کی نگرانی شروع کرا دی''......عمران نے کہا۔

''تمہارے مہمان کیا مطلب کون مہمان۔ کن کی بات کر رہی ہو''...... پرانڈا کے لہجے میں حیرت تھی۔

''وہی جنہیں فرائٹ نے رسیور کیا ہے''......عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے لیکن وہ تمہارے مہمان کیسے ہو گئے''...... پرانڈا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بس ہو گئے۔ تمہیں کوئی اعتراض ہے کیا''......عمران کا لہجہ اور زیادہ لاڈ بھرا ہو گیا۔

''ارے نہیں سویٹ ہارٹ تمہاری خاطر تو میں پوری دنیا چھوڑ سکتا ہوں۔ یہ تو بڑی معمولی سی بات ہے۔ میں ابھی آرڈر دے دیتا ہوں کہ ان کی نگرانی نہ کی جائے اور کچھ''...... پرانڈا نے جواب دیا۔

''کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ کس نے تمہیں ان کی نگرانی کے لئے ہائر کیا ہے اور دیکھو پرانڈا تمہیں میری عادت کا تو علم ہے کہ''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”بس۔ بس ناراض نہ ہو جانا مجھے تمہاری ساری عادتوں کا علم ہے اور تو شاید میں کسی کو نہ بتاتا کیونکہ یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔ لیکن تمہارے سامنے تو سارے اصول ختم ہو جاتے ہیں۔ مجھے یہ کام برنارڈ نے دیا ہے۔ برنارڈ یہاں ایک طاقتور بین الاقوامی خفیہ تنظیم کا انچارج ہے۔ گو اس نے اپنے طور پر تو درمیان میں ایک اور آدمی کو ڈال کر کام دیا تھا لیکن میری عادت ہے کہ میں اصل آدمی کو تلاش کرنے کے بعد کام کرتا ہوں یہ اور بات ہے کہ میں اصلی آدمی کو بتاؤں یا نہیں۔ کیونکہ مجھے تو صرف رقم سے غرض ہوتی ہے۔ بہرحال یہ کام برنارڈ کا ہے“...... پرانڈا نے جواب دیا۔

”یہ برنارڈ کون ہے میں تو اسے نہیں جانتی“...... عمران نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”تم یقیناً اسے جانتی ہو گی۔ برائٹ فیوچر گیم کلب کا منیجر ہے۔ برائٹ فیوچر پلازہ کی دوسری منزل پر اس کا دفتر ہے“...... پرانڈا نے جواب دیا۔

”چلو ہو گا کوئی بہرحال تم یہ نگرانی وغیرہ کا کام میرے مہمانوں کے خلاف نہیں کرو گے“...... عمران نے کہا۔

”وہ تو میں نے وعدہ کر لیا ہے۔ ابھی میں احکامات دے دیتا ہوں تم فکر مت کرو“...... پرانڈا نے جواب دیا۔

”اوکے پھر بات ہو گی اور ہاں اس برنارڈ کو بھی اس بات کا

پتہ نہ چلے کہ تم نے میرے کہنے پر نگرانی ختم کرا دی ہے“۔ عمران نے کہا۔

”بے فکر رہو“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تھینک یو“...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”تنویر اور جوزف تم باہر جا کر چیک کرو جب یہ نگرانی کرنے والے واپس چلے جائیں تو پھر ہم برنارڈ سے ملنے جائیں گے“۔ عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے کہا تھا کہ فون ٹیپ بھی ہو سکتا ہے اس طرح ان تک اصل حقیقت بھی پہنچ سکتی ہے“...... صفدر نے کہا۔

”کرانس کی تمام ریاستوں میں ٹیلی فون سسٹم انتہائی جدید ترین ہیں۔ یہاں اگر فون ٹیپ کیا جائے تو اس سسٹم کی وجہ سے ایک مخصوص آواز مسلسل سنائی دیتی رہتی ہے عام آدمی کو تو شاید اس کا علم نہ ہو لیکن بہرحال مجھے اس کا پتہ چل جاتا ہے اس لئے بے فکر رہو یہ فون ٹیپ نہیں ہو رہا تھا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر نے بھی اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ تنویر اور جوزف پہلے ہی اٹھ کر باہر چلے گئے تھے۔

”یہ تمہیں ہانا روکھی کی عادتوں کے بارے میں کیسے اس قدر درست طور پر علم ہے کہ تم نے پرانڈا کو الو بنا لیا“...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”اس مادام ہانا روکھی کی گفتگو اور لہجے سے میں نے اس کی

فطرت کا کچھ کچھ اندازہ لگا لیا۔ پھر اس کروگ نے بتایا تھا کہ مادام ہانا روکھی بے حد امیر کبیر عورت ہے اور امیر عورتوں کی اپنی علیحدہ ہی نفسیات ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس سے پہلے کہ اس موضوع پر مزید بات ہوتی تنویر کی واپسی ہو گئی۔

"وہ چلے گئے ہیں"...... تنویر نے واپس آ کر کہا۔

"کیسے گئے ہیں۔ کتنی کاروں میں تھے وہ"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ دو کاروں میں تھے اور دونوں کاریں لے کر واپس چلے گئے ہیں"...... تنویر نے واپس آ کر کہا۔

"تو چلو پھر اس برنارڈ سے دو دو باتیں ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہم سب جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں تنویر اور جوزف میرے ساتھ جائیں گے باقی یہیں آرام کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر نیم دراز برنارڈ نے ہاتھ بڑھا کر ساتھ ہی تپائی پر رکھا ہوا سیل فون اٹھایا اور اس کا ڈسپلے دیکھے بغیر بٹن پریس کیا اور کان سے لگا لیا۔

"ہیلو۔ برنارڈ بول رہا ہوں"...... برنارڈ نے کہا۔

"سپیشل فون پر بات کرو"...... دوسری طرف سے ایک کرخت اور انتہائی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ برنارڈ نے جلدی سے فون آف کر کے اسے دوبارہ تپائی پر رکھا اور اٹھ کر تیزی سے دائیں طرف دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے میں پڑا ہوا سیاہ رنگ کا کارڈ لیس فون پیس اٹھایا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے اس پر لگے ہوئے نمبروں میں سے دو نمبر پریس کر کے فون پیس کا بٹن آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد فون پیس میں سے گھنٹی کی

آواز سنائی دی تو برنارڈ نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

''یس باس برنارڈ بول رہا ہوں''...... برنارڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کاراک بول رہا ہوں برنارڈ۔ کیا رپورٹ ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں''...... دوسری طرف سے وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ان کی تعداد چھ ہے جن میں پانچ مرد اور ایک عورت ہے۔ وہ آج ہی ہونڈی پہنچے ہیں اور ان کی بھرپور انداز میں نگرانی ہو رہی ہے۔ یہاں کے ایک آدمی فرائٹ سے ان کا رابطہ ہے۔ اس فرائٹ نے ہی انہیں رہائش گاہ مہیا کی ہے''...... برنارڈ نے جواب دیا۔

''ہرکلس کے بارے میں کیا رپورٹ ہے''...... کاراک نے پوچھا۔

''وہ انڈر گراؤنڈ ہو چکا ہے اور کسی کو بھی اس کے بارے میں معلوم نہیں ہے''...... برنارڈ نے جواب دیا۔

''ان کی نگرانی کون کر رہا ہے''...... کاراک نے پوچھا۔

''یہاں کا ایک خاص گروپ ہے پرانڈا گروپ جو اس کام میں ماہر ہے اسے ہائر کیا گیا ہے تاکہ میں یا میرا کوئی آدمی سامنے نہ آئے''...... برنارڈ نے جواب دیا۔

''اس پرانڈا کو تو تمہارے متعلق معلوم ہو گا''...... کاراک نے

پوچھا۔

''نو باس۔ ایک اور آدمی کو درمیان میں ڈالا گیا ہے۔ وہ میرے بارے میں قطعی لاعلم ہے''...... برنارڈ نے جواب دیا۔

''اوکے۔ جب یہ لوگ واپس جائیں تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے''...... کاراک نے کہا۔

''لیکن باس اس عمران کے علاوہ باقی افراد کا تو خاتمہ کیا جا سکتا ہے''...... برنارڈ نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ وہ تم تک پہنچ جائیں اس لئے بہتر ہے کہ تم بھی ہرکلس کی طرح انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ تو زیادہ بہتر ہے''...... کاراک نے کہا۔

''مجھ تک تو وہ کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے باس۔ البتہ اگر آپ حکم دیں تو میں انڈر گراؤنڈ ہو جاتا ہوں لیکن میرے انڈر گراؤنڈ ہونے سے ہرکلس مشن رک جائے گا اور آپ تو جانتے ہیں کہ یہ مشن اہم بھی ہے اور اس پر کام بھی تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ صرف فائنل ٹچ رہتا ہے''...... برنارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ ٹھیک ہے۔ واقعی اس طرح کافی نقصان ہو سکتا ہے۔ لیکن تم نے محتاط رہنا ہے''...... کاراک نے کہا۔

''میں ہر طرح سے محتاط ہوں باس''...... برنارڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے احساس ہو رہا ہو کہ اس نے اپنی اہمیت ثابت کر

دی ہے۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو برنارڈ نے بٹن پریس کر کے فون آف کیا اور اٹھ کر ایک بار پھر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ الماری میں فون رکھ کر وہ واپس آ کر ابھی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ تپائی پر موجود سیل فون سے گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو اس نے اسے اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... برنارڈ نے کہا۔

"سٹارک بول رہا ہوں۔ پرانڈا نے کام سے انکار کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو برنارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کام سے انکار کر دیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیوں"...... برنارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے کہا ہے کہ یہ لوگ اس کی گرل فرینڈ ہانا روتھی کے مہمان ہیں اور ہانا روتھی نے اسے کہا ہے کہ ان کی نگرانی نہ کی جائے اس لئے اس نے اپنے آدمیوں کو واپس بلا لیا ہے اور مجھے فون کر کے کہہ دیا ہے کہ وہ یہ کام نہیں کر سکتا۔ پیشگی رقم واپس بھجوا دی ہے۔ میں نے اسے بہت کہا لیکن وہ اپنی بات پر بضد رہا۔ اس لئے مجبوراً میں تمہیں فون کر رہا ہوں۔ اب اگر کہو تو دوسرے گروپ کو ہائر کر لوں"...... سٹارک نے کہا۔

"دوسرا کون سا ایسا گروپ ہے جو یہ کام کر سکے"...... برنارڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک گروپ ہے خاص خاص لوگوں کے کام کرتا ہے وہ پرانڈا سے بھی زیادہ ماہر ہے اس کام میں۔ مادام پراما کو تو جانتے ہو گے اس کا خصوصی گروپ ہے"...... سٹارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے بہرحال کام تو کرنا ہی ہے اس سے بات کر لوں لیکن یہ خیال رکھنا کہ میرا نام کسی صورت بھی کسی کے بھی سامنے نہ آئے"...... برنارڈ نے کہا۔

"اسی بات کی تو ہماری گارنٹی ہوتی ہے ورنہ ہمیں کمیشن کون دے۔ براہ راست نہ بات کر لے"...... سٹارک نے کہا۔

"اوکے۔ ہائر کر لو۔ مجھے رپورٹ ملتی رہنی چاہئے"...... برنارڈ نے کہا اور رابطہ ختم کر کے اس نے سیل فون تپائی پر رکھ دیا۔

"مادام ہانا روتھی کے مہمان یہ لوگ کیسے ہو گئے۔ بہرحال ہو گا کوئی تعلق"...... برنارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تپائی پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اسے منہ سے لگا کر اس نے ایک لمبا گھونٹ لیا ہی تھا کہ سیل فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور برنارڈ نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر سیل فون اٹھایا اور بٹن دبا کر اسے کان سے لگایا۔

"ہیلو۔ برنارڈ بول رہا ہوں"...... برنارڈ نے کہا۔

"کابرا بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے اس کے

اسسٹنٹ منیجر کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے کیوں کال کی ہے"...... برنارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب گریٹ لینڈ سے ایک پارٹی آئی ہے۔ لارڈ میکائے کا کارڈ لے کر۔ وہ بڑا سودا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ آپ سے ملاقات چاہتے ہیں"...... کابرا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لارڈ میکائے کا کارڈ۔ تم نے لارڈ میکائے سے بات کی ہے"...... برنارڈ نے کہا۔

"لیس باس انہوں نے کہا ہے کہ اس پارٹی سے ہر طرح تعاون کیا جائے"...... کابرا نے جواب دیا۔

"کتنے آدمی ہیں"...... برنارڈ نے پوچھا۔

"تین افراد ہیں باس"...... کابرا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم بھی ان کے ساتھ آجاؤ یہاں میری رہائش گاہ پر۔ میں خود کروں گا ان سے ڈیل۔ لارڈ میکائے کی ڈیل چھوٹی نہیں ہو سکتی ہے"...... برنارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رابطہ ختم کر کے اس نے سیل فون واپس تپائی پر رکھا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کو اٹھا کر اس کے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"لیس باس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راسٹر، کابرا تین آدمیوں کے ساتھ آرہا ہے انہیں ڈرائنگ

روم میں بٹھا کر مجھے اطلاع کرنا"...... برنارڈ نے کہا۔

"لیس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو برنارڈ نے انٹرکام آف کر کے واپس تپائی پر رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر بوتل اٹھائی اور اسے منہ سے لگا لیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو برنارڈ نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

"لیس"...... برنارڈ نے کہا۔

"راسٹر بول رہا ہوں باس۔ تین افراد آئے ہیں لیکن ان کے ساتھ کابرا نہیں آیا۔ ان کا کہنا ہے کہ کوئی اور پارٹی آگئی تھی اس لئے کابرا وہیں آفس میں ہی رک گیا ہے"...... راسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھاؤ میں آرہا ہوں"...... برنارڈ نے کہا اور انٹرکام آف کر کے اس نے تپائی پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ کابرا کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ وہ وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہے اس لئے یقیناً کوئی کاروباری پارٹی آگئی ہو گی اس لئے وہ ساتھ نہ آیا ہو گا اور اس نے ان تینوں کو پتہ بتا کر بھیج دیا ہو گا۔

عمران، تنویر اور جوزف کے ساتھ برنارڈ کی رہائش گاہ کے وسیع و عریض اور انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ تینوں پہلے برنارڈ کے آفس گئے تھے لیکن برنارڈ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا ہے۔

ان کی ملاقات اسسٹنٹ منیجر کابرا سے ہوگئی اور اس کے آفس میں ہی عمران نے لارڈ میکائے کی ایک بڑی تصویر لگی ہوئی دیکھی۔ لارڈ میکائے کو وہ جانتا تھا کہ وہ گریٹ لینڈ میں اسمگلنگ کی دنیا کا کنگ کہلاتا ہے۔

جب کابرا نے اس کے پوچھنے پر بتایا کہ لارڈ میکائے ان کی کمپنی کا چیئرمین ہے تو عمران ساری بات سمجھ گیا۔ کابرا کو اس نے ہی بتایا کہ وہ لارڈ میکائے کی ٹپ پر ہی یہاں آئے ہیں اور لمبا سودا کرنے کے خواہش مند ہیں اور اس سلسلے میں برنارڈ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں تو کابرا نے کہا کہ برنارڈ رہائش گاہ پر

ملاقات نہیں کرتا اس لئے وہ کل آئیں تو عمران نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر خاموشی سے کابرا کی طرف بڑھا دی اور کہا کہ اگر وہ فوری بات کرا دے تو یہ اس کا علیحدہ کمیشن ہو گا جس کا علم کسی کو بھی نہ ہوگا تو کابرا تیار ہو گیا اور پھر اس نے ان کے سامنے فون پر برنارڈ سے بات کی اور برنارڈ کو لارڈ میکائے کی پارٹی کا حوالہ دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ اس نے لارڈ میکائے سے فون پر کنفرم کر لیا ہے جس کے بعد برنارڈ ملاقات پر تیار ہو گیا لیکن اس نے کابرا کو بھی ساتھ آنے کا کہہ دیا۔

عمران رضامند ہو گیا لیکن اتفاق سے اسی وقت کابرا کے سیکرٹری نے کسی اور بڑی کاروباری پارٹی کی آمد کا بتایا تو اس نے کہا کہ وہ اکیلے جا کر بات کر لیں اور باس کے پوچھنے پر کہہ دیں کہ وہ کاروباری پارٹی کی وجہ سے نہیں آسکا۔ چنانچہ عمران، تنویر اور جوزف کے ساتھ برنارڈ کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔

یہاں برنارڈ کے ملازم نے کابرا کے ساتھ نہ آنے کی وجہ سے پہلے انٹر کام پر برنارڈ سے بات کی اور پھر اس کی اجازت لے کر انہیں ڈرائنگ روم تک پہنچایا اور خود باہر نکل گیا اور اب وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھے برنارڈ کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسامت کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی گاؤن تھا لیکن چہرے مہرے سے وہ کسی طرح بھی کاروباری آدمی نہ دکھائی دے رہا تھا۔ عمران اس کے استقبال

کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تو جوزف اور تنویر بھی کھڑے ہو گئے۔ عمران نے ان دونوں کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا تو ان دونوں نے غیر محسوس انداز میں اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران انہیں صورتحال سے نمٹنے کے لئے تفصیلی ہدایات پہلے ہی دے چکا تھا اس لئے وہ ہر طرح کے حالات سے نپٹنے کے لئے تیار تھے۔

''تشریف رکھیں۔ میرا نام برنارڈ ہے''...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

''مجھے واٹسن کہتے ہیں اور یہ میرے ساتھی ہیں سٹارک اور شامان''...... عمران نے مصافحہ کرنے کے بعد اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا تو برنارڈ نے جوزف اور تنویر دونوں سے مصافحہ کیا۔

''لیکن معاف کریں۔ آپ کے ساتھی تو مجھے کاروباری دنیا کے افراد نہیں لگتے''...... برنارڈ نے تنویر اور جوزف کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ دراصل میرے محافظ ہیں''...... عمران نے کہا تو برنارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

''محافظ۔ کیا مطلب۔ کس سے حفاظت کرتے ہیں یہ آپ کی''...... برنارڈ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کاروباری آدمیوں کے سو دشمن ہوتے ہیں۔ بہرحال آپ کا

بھی وقت قیمتی ہو گا اور ہمارا بھی اس لئے اگر کاروباری بات ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ دروازہ کھلا اور برنارڈ کا ملازم ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں شراب کی بوتل اور جام رکھے ہوئے تھے۔

''آپ شاید زیادہ ملازم رکھنے کے قائل نہیں ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں میں ڈسٹرب ہوتا ہوں بس یہ راسٹر ہی سارے کام کرتا ہے اور اسے میں چار ملازموں جتنی تنخواہ دے دیتا ہوں اس سے یہ بے حد خوش ہے''...... برنارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے آپ نے شادی نہیں کی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے میں نے ایک نہیں دو شادیاں کی تھیں لیکن دونوں سے اختلاف ہونے پر میں نے انہیں چھوڑ دیا اور پھر شادی کا ارادہ ہی ترک کر دیا۔ خواہ مخواہ کی پابندیاں مجھے ویسے بھی پسند نہیں ہیں''...... برنارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جبکہ ملازم نے شراب کی بوتل کھول کر جام بھرنے شروع کر دیئے پھر اس نے ایک ایک جام عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھا اور بوتل خالی ترے میں رکھ کر ٹرے اٹھائے کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"ولیں صاحبان یہ انتہائی قیمتی شراب ہے اور میں صرف اپنے خاص مہمانوں کو ہی پیش کیا کرتا ہوں"...... برنارڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"سی شارک نامی شراب تو انتہائی سستی ہوتی ہے۔ آپ اسے قیمتی کہہ رہے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو برنارڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ غور سے عمران کو دیکھنے لگا تھا لیکن عمران کے چہرے پر اسے صرف معصومیت اور سادگی ہی نظر آ رہی تھی۔

"یہ ریڈ ہارس وائن ہے۔ آپ نے سی شارک کا نام کیسے لے لیا۔ ویسے جہاں تک مجھے معلوم ہے سی شارک نام کی کوئی شراب ہی نہیں ہے"...... برنارڈ نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

"ریڈ ہارس کی بجائے اگر آپ سی شارک کہہ دیتے تو زیادہ مناسب تھا"...... عمران نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں کہا تو برنارڈ یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے گاؤن کی جیب کی طرف بڑھا لیکن اس کے اٹھتے ہی جوزف اور تنویر دونوں چابی بھرے کھلونوں کی طرح اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے جبکہ عمران اسی طرح صوفے پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ برنارڈ کا ہاتھ گاؤن کی جیب میں داخل ہوتا۔ جوزف کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور کمرہ برنارڈ کی چیخ سے گونج اٹھا۔

دوسرے لمحے وہ ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر بچھے ہوئے دبیز قالین پر جا گرا۔ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا پھر ساکت ہو گیا۔ البتہ اس کا چہرہ تیزی سے بگڑتا چلا جا رہا تھا۔ جوزف نے اسے اٹھا کر نیچے پھینکتے ہوئے اس کی گردن کو مخصوص انداز میں موڑ دیا تھا جس کی وجہ سے اس کی گردن میں بل آ گیا تھا اور اس کا سانس رک گیا تھا۔

جوزف نے تیزی سے جھک کر ایک ہاتھ اس کے کاندھے اور دوسرا سر پر رکھ کر اسے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو برنارڈ کا تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونے لگ گیا۔ اب اس کا سانس چل پڑا تھا جبکہ اس دوران تنویر بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔

"اسے اٹھا کر صوفے پر ڈالو اور بیلٹ سے اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں باندھ دو"...... عمران نے اسی طرح صوفے پر بیٹھے بیٹھے جوزف سے کہا تو جوزف نے پہلے اپنی بیلٹ کھولی اور پھر جھک کر اس نے ایک ہاتھ سے برنارڈ کو اٹھا کر صوفے پر پٹخ دیا۔ پھر اس نے اس کے دونوں بازو اس کے عقب میں کر کے اس کے دونوں ہاتھ اپنی بیلٹ سے اچھی طرح باندھ دیئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور تنویر اندر آ گیا۔

"ایک ہی ملازم تھا وہ آف ہو چکا ہے"...... تنویر نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"تم باہر ٹھہرو ہو سکتا ہے کہ کوئی اچانک آ جائے"...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوزف اور اپنی جیب سے خنجر بھی نکال لو یہ آسانی سے زبان کھولنے والا نظر نہیں آ رہا"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اس کی ناک اور منہ کو اپنے ایک ہی بڑے سے ہاتھ سے بند کر دیا۔

چند لمحوں بعد جب برنارڈ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹایا اور اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار والا خنجر نکال لیا۔ چند لمحوں بعد برنارڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ جوزف ہاتھ میں خنجر پکڑے اس کے قریب کسی دیو کی طرح کھڑا تھا۔ برنارڈ نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی تو جوزف نے ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر اسے واپس بٹھا دیا۔

"اگر باس کے سوالات کے درست جواب دے دو گے تو شاید بچ جاؤ ورنہ مجھے بڑے طویل عرصے بعد خنجر سے کسی انسانی جسم کی رگیں کاٹنے کا موقع ملے گا۔ سمجھے"...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... برنارڈ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی شاید ابھی تک سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور اس پر حملہ کرنے

والے کون ہیں۔

"تو دل تھام کر سنو۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے"...... سامنے بیٹھے ہوئے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو برنارڈ کی آنکھیں اس قدر تیزی سے پھیلیں کہ آنکھوں کے بیرونی کونے حقیقتاً کانوں سے جا لگے۔

"تم۔ تم عمران۔ پپ پپ پاکیشیائی ایجنٹ۔ تم۔ تم یہاں۔ یہ۔ یہ"...... برنارڈ کے منہ سے جیسے الفاظ خود بخود پھسل کر باہر آ رہے تھے۔

"تم نے ہرکاس کو انڈر گراؤنڈ کر کے یہ سمجھ لیا تھا کہ ہم تم تک نہ پہنچ سکیں گے اور پھر تم نے پرانڈا گروپ کو ہمارے پیچھے لگا دیا لیکن اب تم دیکھ رہے ہو کہ ہم یہاں موجود ہیں۔ تمہارے اکلوتے ملازم راسٹر کی لاش گٹر میں پہنچ چکی ہے اس لئے اب اس وسیع و عریض کوٹھی میں ایسا کوئی آدمی موجود نہیں ہے جو تمہاری چیخیں سن کر تمہاری مدد کو آئے اور یہ کالا دیو بالکل درست کہہ رہا ہے۔ یہ خنجر کی مدد سے انسانی جسم کی ایک ایک رگ کاٹ کر بے حد لطف اندوز ہوتا ہے اس لئے اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم کیا ردعمل ظاہر کرتے ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو"...... برنارڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ کاریٹ سے جو فارمولا حاصل کیا گیا تھا وہ کہاں پہنچایا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا کائریٹ سے کیا تعلق۔ میرا تعلق تو صرف اپنے علاقے سے ہے اور بس"...... برنارڈ نے جواب دیا۔ اب وہ ذہنی طور پر کافی سنبھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"تمہارا واقعی کوئی تعلق نہیں ہو گا لیکن تمہاری تعلق سی شارک سے تو بہرحال ہے۔ تم اس کے متعلق تو بتا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں کیا بتا سکتا ہوں۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ سی شارک کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ مجھے تو بس احکامات ملتے ہیں اور میں ان کی تعمیل کرتا ہوں اور میرے بنک اکاؤنٹ میں رقم جمع ہو جاتی ہے"...... برنارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر بات ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر بھی ہوتی ہے اور سپیشل فون پر بھی"...... برنارڈ نے جواب دیا۔

"تم کس فریکوئنسی پر رپورٹ دیتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"وہ خود کال کرتے ہیں"...... برنارڈ نے جواب دیا۔

"جوزف مسٹر برنارڈ کی ناک کچھ زیادہ ہی بڑی ہے"...... عمران نے یکلخت جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ایک ہاتھ برنارڈ کے سر پر رکھ دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت کاٹو میری ناک۔ رک جاؤ میں

بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... برنارڈ نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

"بولتے جاؤ جیسے ہی تمہاری زبان رکی تمہاری ناک کٹ کر تمہاری جھولی میں آ گرے گی"...... جوزف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو برنارڈ نے جلدی سے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتانی شروع کر دی۔

"کہاں موجود ہے ٹرانسمیٹر اور سپیشل فون"...... عمران نے پوچھا تو برنارڈ نے بتا دیا۔

"جوزف باہر جا کر تنویر سے کہو کہ وہ ٹرانسمیٹر اور سپیشل فون لے آئے"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف تیزی سے مڑ کر ڈرائنگ روم سے باہر چلا گیا۔

"تم نے میرا پتہ کیسے چلا لیا"...... برنارڈ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہت آسانی سے گوتم نے کسی سٹارک کو درمیان میں ڈال کر کرمنل گروپ سے ہماری نگرانی کی بات کی تھی لیکن پرانڈا کی عادت ہے کہ وہ جب تک اصل آدمی کا کھوج نہ لگا لے اس وقت تک کام ہی شروع نہیں کرتا۔ چنانچہ اس نے کھوج لگا لیا کہ سٹارک درمیانی آدمی ہے اور اصل آدمی تم ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں پرانڈا نے بتایا ہے"...... برنارڈ کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"پرانڈا سے تو میری ملاقات ہی نہیں ہوئی اور نہ ہی ہمارے

پاس اتنا وقت تھا کہ ہم پراﺅڈا کے پیچھے مارے مارے پھرتے۔ پراﺅڈا کی گرل فرینڈ لیڈی ہانا روکھی نے اس سے پوچھا اور اس نے بتا دیا''...... عمران نے کہا تو برنارڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا تم واقعی لارڈ میکائے کا کارڈ لے کر آئے تھے''...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد برنارڈ نے پھر پوچھا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں لارڈ میکائے کو جانتا ہوں اور بس''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو برنارڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے جوزف واپس آیا تو اس کے ایک ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر اور دوسرے ہاتھ میں سپیشل فون تھا۔

''کیا کوڈ ہیں تمہارے درمیان''...... عمران نے برنارڈ سے پوچھا۔

''کوئی کوڈ نہیں ہے۔ گروپ انچارج کاراک مجھ سے براہ راست بات کرتا ہے کیونکہ اس فریکوئنسی کو کسی صورت بھی چیک نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس ٹرانسمیٹر کی کال کیچ کی جا سکتی ہے۔ جہاں تک سپیشل فون کا تعلق ہے اس پر صرف کال آ سکتی ہے جا نہیں سکتی''...... برنارڈ نے جواب دیا۔

''کاراک زیادہ تر کیا استعمال کرتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ عام فون پر کال کر کے کہہ دیتا ہے کہ سپیشل فون اٹنڈ کرو اور میں سپیشل فون اٹنڈ کر لیتا ہوں۔ ہاں اگر میں نے رپورٹ دینی

ہو تو پھر میں ٹرانسمیٹر استعمال کرتا ہوں''...... برنارڈ نے جواب دیا۔

''جوزف''...... عمران نے برنارڈ کے ساتھ کھڑے ہوئے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور برنارڈ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل گرا اور پھر قلابازی کھا کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

''اسے اٹھا کر دوبارہ صوفے پر ڈال دو اور خیال رکھنا میری کال کے دوران اسے ہوش نہیں آنا چاہئے''...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹرانسمیٹر پر اس نے برنارڈ کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ برنارڈ کالنگ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور''...... عمران نے برنارڈ کی آواز میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس کاراک اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''باس عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل سے واپس چلے گئے ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اچھا۔ اتنی جلدی وہ کیسے۔ اوور''...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''باس میں نے ان کے درمیان ہونے والی جو گفتگو ٹیپ کرائی ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ فارمولا

کہاں موجود ہے۔ ویسے وہ یہاں ہونڈی سے تو کائریٹ واپس گئے ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اوور''...... کاراک نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

''یہ انتہائی شاطر لوگ ہیں باس۔ ہوسکتا ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ہونڈی سے انہیں کیسے پتہ چل سکتا ہے جبکہ فارمولا تو کائریٹ سے حاصل کیا گیا اور وہیں سے لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا اور کوئی بھی فارمولا براہ راست لیبارٹری نہیں بھیجا جاتا لمبے چوڑے چکر کاٹ کر وہاں پہنچتا ہے اس لئے ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اوور''...... کاراک نے جواب دیا۔

''آپ وہ گفتگو سننا پسند کریں گے باس۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''کیا ضرورت ہے۔ مجھے فکر صرف اپنے گروپ کی تھی جب میرا گروپ محفوظ ہو گیا ہے تو اب مجھے کیا ضرورت ہے ان کے بارے میں فکر مند ہونے کی۔ اوور''...... کاراک نے جواب دیا۔

''باس۔ آپ کو تو ظاہر ہے علم ہی ہو گا کہ فارمولا کہاں پہنچایا گیا ہے کیونکہ فارمولا پہلے لازماً آپ کے گروپ کے پاس ہی پہنچا ہو گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ظاہر ہے اس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے اور تم اب

بے فکر ہو جاؤ لیکن خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک دوبارہ یہاں پہنچ جائیں۔ اوور''...... کاراک نے کہا۔

''اب وہ واپس نہیں آئیں گے کیونکہ ان کی باتوں سے یہی محسوس ہوتا ہے کہ انہیں حتمی طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ فارمولا کہاں ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''کیا انہوں نے جگہ کا نام لیا ہے۔ اوور''...... کاراک نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں وہ کہہ رہا تھا کہ بی ڈبلیو گروپ کے تحت کام کرنے کوئی سپیشل لیبارٹری ہے جو بلیک پاران میں ہے اور وہ وہاں پہلے بھی کسی ٹاپ ایجنٹ مارکٹو کے خلاف مشن مکمل کر چکا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ فارمولا بھی اسی سپیشل لیبارٹری میں بھیجا گیا ہے۔ اوور''...... عمران نے جواب دیا۔

''وہ احمق ہے۔ اگر بی ڈبلیو گروپ کی لیبارٹری کا کام ہوتا تو پھر سی شارک کیوں یہ فارمولا حاصل کرتا۔ نانسنس۔ کیا تم نہیں جانتے کہ سی شارک کی تو اپنی لیبارٹریاں ہیں۔ بہرحال تم بھی محتاط رہنا۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''جوزف اس کا خاتمہ کر دو اور آجاؤ اب ہم نے یہاں سے نکلنا ہے''...... عمران نے قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے برنارڈ کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر وہ بیرونی دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔ باہر تنویر موجود تھا۔ اس نے چونک کر عمران کی
طرف دیکھا۔

''آؤ''...... عمران نے پورچ میں کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھتے
ہوئے کہا اور پھر وہ کار میں بیٹھے ہی تھے کہ جوزف ڈرائنگ روم
سے باہر آیا اور عمران کے اشارے پر وہ پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔
چند لمحوں بعد عمران کی کار پھاٹک سے باہر آ گئی تو جوزف نے بڑا
پھاٹک بند کیا اور پھر چھوٹے پھاٹک سے باہر آ کر اس نے اسے
بھی بند کیا اور کار میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار واپس ان کی
رہائش گاہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

''کچھ پتہ چلا''...... تنویر نے جو سٹیرنگ پر بیٹھا ہوا تھا ساتھ
بیٹھے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں کافی کچھ معلوم ہو گیا ہے''...... عمران نے جواب دیا اور
تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی رہائش گاہ پر
پہنچ گئے۔

''عمران صاحب کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک اور گروپ ہماری
نگرانی کر رہا ہے''...... عمران اور اس کے ساتھیوں کے کار سے باہر
آتے ہی پورچ میں موجود صفدر نے کہا۔

''کرنے دو یہ بتاؤ کہ اس ریاست کا تفصیلی نقشہ کہاں ہے جو
ہم نے ائیر پورٹ سے خریدا تھا''...... عمران نے اندرونی طرف

بڑھتے ہوئے کہا۔

''موجود ہے''...... صفدر نے کہا۔

''لے آؤ''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا
اور نقشہ لینے کے لئے دوسرے کمرے میں چلا گیا۔

''کیا ہوا۔ اس برنارڈ سے کچھ معلوم ہوا''...... جولیا نے ان کے
سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی کہا۔

''ہاں کچھ نہ کچھ اندازہ ہو گیا ہے۔ اب کوشش کرنی پڑے گی
مزید معلومات کے لئے''...... عمران نے کہا اسی لمحے صفدر نے ایک
تہہ شدہ نقشہ لا کر عمران کو دے دیا۔ عمران نے نقشہ میز پر پھیلا دیا
اور پھر اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور نقشے پر جھک گیا۔
تقریباً نصف گھنٹے تک وہ نقشے پر آڑی ترچھی لکیریں لگاتا رہا۔ پھر
اس نے نقشے کے درمیان ایک جگہ گول دائرہ ڈالا اور ایک طویل
سانس لیتے ہوئے اس نے بال پوائنٹ بند کر کے واپس جیب میں
ڈال لیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے
تھے۔

''کیا ہوا عمران صاحب کچھ ہمیں بھی تو بتائیے''...... صفدر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کی مدد سے کسی جگہ کا تعین کر
رہے تھے اور میرا خیال ہے وہ اس میں کامیاب رہے ہیں۔ میرا
مطلب ہے انہوں نے اس جگہ کو ٹریس کر لیا ہے''...... کیپٹن شکیل

نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کافی دردسری کرنی پڑی ہے۔ میں نے سی شارک انچارج کاراک سے ٹرانسمیٹر پر برنارڈ بن کر بات کی ہے اور میں وہ جگہ تلاش کر رہا تھا جہاں پر کاراک نے کال اٹنڈ کی ہے اور میرے حساب کے مطابق یہ کال کرانس کے دوسرے بڑے شہر ڈبلک سٹی میں وصول کی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈبلک سٹی اوہ تو آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ سی شارک کا ہیڈ کوارٹر ڈبلک سٹی میں ہے"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں یہاں سی شارک کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ یہ صرف چکر دیا جا رہا ہے۔ میری پہلے بھی بلیک شارک کے ہیڈ کوارٹر سے بات چیت ہوتی رہی ہے۔ مجھے اس کے سسٹم کا علم ہے۔ وہاں مشینی آواز بات کرتی ہے اور خصوصی کوڈ استعمال ہوتے ہیں جبکہ یہ کاراک بغیر کسی کوڈ کے بات کر رہا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ یہ کاراک گروپ انچارج نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں لیکن اسے یہ بہرحال معلوم ہے کہ سی شارک ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اس لئے اب ہم یہاں سے میک اپ تبدیل کر کے ڈبلک سٹی کاراک کے پاس جائیں گے۔ اس کے بعد آگے کلیو ملے گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

یہ ایک خاصا وسیع و عریض کمرہ تھا جو قیمتی ساز و سامان سے دفتری انداز میں سجا ہوا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک بڑی سی دفتری میز پڑی ہوئی تھی جس کے پیچھے ایک دبلا پتلا آدمی ریوالونگ کرسی پر بیٹھا سامنے رکھی ہوئی ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ اچانک اس کے عقبی طرف دروازے کے پیچھے سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

اس نے جلدی سے فائل بند کی اور دراز کھول کر اس میں فائل رکھی اور پھر اٹھ کر عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر دروازے کے ساتھ موجود بڑے سے سوئچ پینل پر اس نے دو بٹن پریس کر دیئے تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ دروازے کے سامنے کسی خاص میٹریل کی بنی ہوئی موٹی سی چادر آ گئی اور اس کے ساتھ ہی کمرے کی چھت پر روشنی جل اٹھی۔ کمرے میں سیٹی کی آواز مسلسل گونج رہی

تھی۔ دبلا پتلا آدمی تیزی سے بائیں ہاتھ کی دیوار کی طرف بڑھا۔

اس نے ایک خاص جگہ پر ہاتھ رکھ کر دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار کی ایک حصہ ایک طرف ہٹ گیا۔ ندر ایک گہرا خانہ تھا جس میں مستطیل شکل کی ایک بڑی سی مشین موجود تھی جس پر بیک وقت کئی بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے اور سیٹی کی آواز بھی اس مشین میں سے ہی نکل رہی تھی۔

اس دبلے پتلے آدمی نے مشین کی سائیڈ پر ہک سے لٹکا ہوا ایک جدید طرز کا ہیڈ فون اتارا اور اسے اپنے سر پر چڑھا کر کانوں پر ایڈجسٹ کر دیا۔ اس کے منہ کے سامنے بھی مائیک تھا پھر اس نے تیزی سے مشین کے کئی بٹن پریس کر دیئے تو سارے بلب ایک جھماکے سے بجھ گئے اور ان کی جگہ مشین کے درمیان سے تیز روشنی نکل کر اس دبلے پتلے آدمی پر اس طرح پڑنے لگی جیسے طاقتور ٹارچ روشن کر دی گئی ہو۔ چند لمحوں بعد یہ روشنی بجھ گئی اور اس کی جگہ مشین پر سبز رنگ کا ایک بلب جل اٹھا۔

''ہیلو کاراک اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... اس دبلے پتلے آدمی نے اپنی مخصوص چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اس نے تین بار یہی فقرہ دوہرایا تو اس سبز بلب کے ساتھ زرد رنگ کا ایک بلب جل اٹھا اور مشین میں سے ایک کھڑکھڑاتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

''سپیشل کوڈ دوہراؤ''...... آواز سے یوں لگتا تھا جیسے آہنی گراریوں کی رگڑ سے آواز پیدا ہو رہی ہو۔

''ایٹ ون''...... کاراک نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''مکمل کوڈ دوہراؤ''...... وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ڈی ایٹ ون''...... کاراک نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی آواز ہی قدرتی طور پر چیختی ہوئی تھی۔

''دوبارہ کوڈ دوہراؤ''...... وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ایس ڈی ایٹ ون''...... کاراک نے جواب دیا۔

''اوکے انتظار کرو''...... چند لمحوں بعد وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو سپریم باس فرام سی شارک ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سے آواز سنائی دی۔

''یس ایس ڈی ایٹ ون بول رہا ہوں''...... کاراک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تم نے بڑی عجیب سی رپورٹ دی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یہی رپورٹ مجھے برنارڈ سے ملی ہے سپریم باس''...... کاراک نے کہا۔

''لیکن تمہاری رپورٹ کے برعکس مجھے اطلاع ملی ہے کہ برنارڈ کو اس کی رہائش گاہ پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کے ملازم کی بھی گردن توڑ دی گئی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کاراک بے اختیار اچھل پڑا۔

"جج جج جناب یہ تو۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں"...... کاراک نے انتہائی گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب تم نے سی شارک ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دی تو اسے کنفرم کرایا گیا جس کے نتیجے میں یہ اطلاع ملی ہے۔ ویسے عمران اور اس کے ساتھی واقعی ہونڈی سے کاریٹ ہی گئے ہیں لیکن برنارڈ کی اس طرح موت بتا رہی ہے کہ صورتحال وہ نہیں ہے جو تمہیں بتائی گئی ہے۔ کیا تم نے برنارڈ کے ساتھ گفتگو کے لئے خصوصی کوڈ طے کر رکھے تھا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"نو سپریم باس۔ کیونکہ خصوصی ٹرانسمیٹر اور سپیشل فون پر بات ہوتی تھی اس لئے کوئی کوڈ طے کرنے کی ضرورت نہ تھی"۔ کاراک نے جواب دیا۔

"اور اگر برنارڈ کی بجائے تم سے ساری گفتگو اس عمران نے کی ہوتو پھر"...... سپریم باس نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں سپریم باس۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے میں برنارڈ کی آواز لاکھوں کروڑوں میں سے پہچان سکتا ہوں"...... کاراک نے جواب دیا۔

"اور عمران بھی لاکھوں کروڑوں میں سے وہ واحد آدمی ہے جو اس قدر مہارت سے آواز اور لہجے کی کاپی کرتا ہے کہ کسی طرح کا شک ہی نہیں پڑتا"...... سپریم باس نے جواب دیا۔

"لیکن سپریم باس۔ اس گفتگو سے اسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

اس نے نارمل سی باتیں کی تھیں"...... کاراک نے کہا۔

"یہی معلوم کرنے کے لئے تو میں نے تم سے رابطہ کیا ہے۔ برنارڈ کی موت سے سی شارک ہیڈ کوارٹر کو پریشانی ہوئی ہے تمہارے پاس برنارڈ کے ساتھ ہونے والی گفتگو کی ٹیپ موجود ہو گی وہ ٹیپ سنواؤ"...... سپریم باس نے کہا۔

"یس سپریم باس"...... کاراک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے چند لمحوں بعد مشین پر ایک بلب جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی مشین سے پہلے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی پھر برنارڈ کی آواز آنے لگ گئی اس کے بعد کاراک کی آواز ابھری اور پھر ان دونوں کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ کاراک خاموش کھڑا یہ گفتگو سنتا رہا جب ٹیپ ختم ہو گئی تو کاراک نے بٹن آف کر دیئے۔

"تم نے خود سنی ہے یہ گفتگو"...... سپریم باس نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سپریم باس"...... کاراک نے کہا۔

"تمہیں یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ سی شارک کی اپنی لیبارٹریاں ہیں"...... سپریم باس کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی۔

"برنارڈ تو ہمارا خاص آدمی ہے باس اس سے اس بات کو چھپانے کا کیا فائدہ"...... کاراک نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سپریم باس کے لہجے میں ابھر آنے والی تلخی کی سمجھ نہ آئی ہو۔

"نانسنس۔ کبھی اپنی عقل سے بھی کام لے لیا کرو۔ اگر یہ گفتگو برنارڈ کی بجائے عمران نے کی ہوتو"...... سپریم باس نے اسی طرح تلخ لہجے میں کہا۔

"نہیں سپریم باس۔ عمران اس انداز میں برنارڈ کی نقل کر ہی نہیں سکتا اور دوسری بات یہ کہ اگر ایسا ہوا بھی سہی تو اس سے اسے کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔ وہ کیا کرلے گا"...... کاراک نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ فارمولا تم نے کہاں بھجوایا ہے"...... سپریم باس نے کہا۔

"یس باس"...... کاراک نے کہا۔

"بولو کہاں بھجوایا ہے"...... سپریم باس نے کہا۔

"سپریم باس آپ کے حکم کے مطابق یہ فارمولا کارپٹ سے جیسے ہی مجھ تک پہنچا میں نے اسے بلائر سٹریٹ کے پوسٹ آفس سے ولاسٹن کے سارام کلب کے منیجر ہاشام کو بک کرا دیا"۔ کاراک نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ آگے وہ کہاں گیا"...... سپریم باس نے پوچھا۔

"مجھے کیسے معلوم ہوسکتا ہے سپریم باس مجھے تو اتنا ہی معلوم ہے اور ظاہر ہے نجانے کتنے چکر کاٹ کر فارمولا کس لیبارٹری میں پہنچا ہو گا"...... کاراک نے جواب دیا۔

"اوکے پھر تم بچ گئے ہو ورنہ اگر تم نے یہ معلوم کرنے کی

معمولی سی بھی کوشش کی ہوتی تو تمہارا خاتمہ بلیک شارک ہیڈ کوارٹر کے لئے انتہائی ضروری ہو جاتا۔ بہرحال اب بھی تمہیں محتاط رہنا ہو گا کیونکہ اگر برنارڈ کی جگہ عمران نے تم سے بات کی ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ ٹرانسمیٹر فریکوئنسی سے تمہارا پتہ چلا لے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹرانسمیٹر فریکوئنسی سے کیسے پتہ چلایا جا سکتا ہے سپریم باس"...... کاراک نے حیرت بھرے کہا۔

"عمران جیسا آدمی یہ کام کرسکتا ہے بہرحال اب میں مطمئن ہوں۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی مشین پر جلتے ہوئے دونوں بلب بجھ گئے اور کاراک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سر سے ہیڈ فون اتارا اور اسے ہک سے لٹکا کر اس نے سائیڈ پر موجود دیوار پر ایک جگہ ہاتھ رکھ کر دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ دیوار برابر ہوگئی۔ کاراک مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سوئچ پینل پر بٹن آف کئے تو سرر کی آواز کے ساتھ دروازے کے سامنے موجود چادر بھی چھت میں غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی چھت پر جلنے والی لائٹ بھی بجھ گئی اور کاراک دروازہ کھول کر دوبارہ اپنے آفس میں آ گیا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر ایک طرف بنے ہوئے ریک کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے ریک میں سے شراب کی بوتل اٹھائی اور واپس میز کے

پیچھے ریوالونگ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل منہ سے لگا لی اور اس طرح غٹاغٹ شراب پینے چلا گیا جیسے صدیوں کا پیاسا ہو۔ تقریباً آدھی بوتل خالی کرنے کے بعد اس نے بوتل میز پر رکھ دی۔ اس کا چہرہ آگ کی طرح جلنے لگ گیا تھا۔

''ہونہہ سی شارک ہیڈ کوارٹر ایک آدمی سے اس قدر خوفزدہ بھی ہو سکتا ہے حیرت ہے''...... کاراک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتا میز پر رکھے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کاراک نے بوتل سے ہاتھ ہٹایا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''یس کاٹرائے بول رہا ہوں''...... کاراک نے اسی طرح چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کا اصل نام کاٹرائے کاراک ہی تھا لیکن کاراک نام اس نے صرف سی شارک کے لئے مخصوص کر رکھا تھا جبکہ عام طور پر وہ کاٹرائے ہی نام استعمال کرتا تھا۔ وہ ایک گیم کلب کا مالک تھا۔ وہ کم ہی کسی سے ملتا تھا۔ صرف اس کا نام ہی چلتا تھا۔ اس کا سارا کام اس کا منیجر کرتا تھا۔

''ساٹرم بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ ساٹرم اس کے گیم کلب کا منیجر تھا۔

''یس کیا بات ہے''...... کاراک نے نارمل سے لہجے میں کہا۔

''باس ایک پارٹی ہمارے گیم کلب میں بگ انوسٹمنٹ کرنا چاہتی ہے''...... دوسری طرف سے ساٹرم نے کہا۔

''تو پھر مجھے کیوں فون کیا ہے''...... کاراک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس پارٹی آپ سے براہ راست معاہدہ کرنا چاہتی ہے اس کا کہنا ہے کہ یہ اس کے لئے اعزاز ہو گا''...... دوسری طرف سے ساٹرم نے کہا۔

''سوری میرے پاس وقت نہیں ہے''...... کاراک نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''احمق نانسنس۔ اب ایک معمولی سے معاہدے کے لئے میں ان سے بات کروں۔ نانسنس''...... کاراک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر بوتل اٹھا کر اس نے منہ سے لگا لی اور اس بار اس نے بوتل خالی کر کے اسے منہ سے علیحدہ کیا اور پھر اسے میز کے قریب پڑی ہوئی ایک بڑی سی ٹوکری میں اچھال دیا۔

اس کے ساتھ ہی اس نے دراز کھولی اور اس میں سے وہی فائل جسے وہ کال آنے سے پہلے پڑھ رہا تھا نکالی اور میز پر رکھ کر اس کے صفحے پلٹنے لگا پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں اور وہ اس فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گیا پھر نجانے اسے فائل کا مطالعہ کرتے ہوئے کتنی دیر ہو گئی کہ میز پر موجود انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی اور کاراک نے چونک کر فائل سے سر اٹھایا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کاراک نے مخصوص چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"رابل بول رہا ہوں باس کرانس سے آپ کے مہمان آئے ہیں۔ مسٹر اینڈ مسز جوہم"...... دوسری طرف سے اس کے ہاؤس منیجر رابل کی آواز سنائی دی۔

"میرے مہمان مسٹر اینڈ مسز جوہم کرانس سے۔ کیا مطلب میں تو کسی جوہم کو نہیں جانتا"...... کاراک نے حیرت سے کہا۔

"سرانہوں نے کہا ہے کہ وہ پہلے اطلاع نہیں دے سکے ورنہ آپ ایئرپورٹ پر ان کا استقبال کرتے"...... دوسری طرف سے رابل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے ڈرائنگ روم میں بٹھاؤ انہیں میں آرہا ہوں"...... کاراک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ آنکھیں سکڑ سی گئی تھیں اور پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی تھیں۔ فائل بند کر کے اسے میز کے دراز میں رکھتے ہوئے وہ مسلسل ذہن پر زور دے کر یہی سوچ رہا تھا کہ کرانس میں جوہم نام کا کون واقف ہو سکتا ہے لیکن یہ نام اس کے ذہن میں نہ آرہا تھا۔

"ہو سکتا ہے بھول گیا ہوں ملنے پر یاد آجائے"...... کاراک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہاں ملازموں کی تعداد کافی لگتی ہے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں اس سے کیا فرق پڑے گا بس ایک نظر اٹھا کر دیکھ لینا سارے ہی قطار کی صورت میں ڈھیر ہو جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ وہ دونوں بڑے اطمینان بھرے انداز میں ایک خاصے قیمتی فرنیچر سے سجے ہوئے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دونوں کے چہروں پر مقامی میک اپ تھا۔

"آج تک تم تو ڈھیر نہیں ہوئے یہ بچارے کیسے ڈھیر ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے تو تم مٹی کا ڈھیر سمجھو"...... عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"ڈھیٹ مٹی کا کہو بلکہ انتہائی حد تک ڈھیٹ مٹی کا"...... جولیا نے کہا اور۔ اس بار عمران بھی ہنس پڑا۔ وہ دونوں اس وقت کاراک

کی رہائش گاہ کے ڈرائنگ روم میں موجود تھے۔ عمران اور اس کے
ساتھی آج صبح ہی کرانس سے براہ راست پرواز کے ذریعے ڈبلک
ستی پہنچے تھے اور یہاں ایک ہوٹل میں رہائش رکھنے کے بعد عمران
نے سب سے پہلے فون ڈائریکٹری اٹھائی اور اسے چیک کرنا شروع
کر دیا اور پھر ایک گیم کلب کے مالک کاراک کا نام دیکھ کر وہ
چونک پڑا۔ ساتھ ہی اس کی رہائش گاہ کا نمبر بھی موجود تھا اور عمران
نے سب سے پہلے اس کاراک کو ہی چیک کرنے کا فیصلہ کیا۔

اس نے ادارے کے آفس میں فون کر کے کاراک سے
لاقات کی خواہش ظاہر کی تو اسے بتایا گیا کہ صاحب آفس کبھی
کبھار ہی آتے ہیں وہ اپنی رہائش گاہ پر ہی رہتے ہیں اور وہاں بھی
سوائے اپنے خاص مہمانوں کے اور کسی سے ملاقات نہیں کرتے
عمران نے جولیا کو ساتھ لیا اور ڈائریکٹری میں رہائش گاہ کا لکھا
ا پتہ ٹیکسی ڈرائیور کو بتا کر وہ یہاں پہنچ گئے تھے۔

یہ ایک خاصی وسیع و عریض اور محل نما رہائش گاہ تھی۔ عمران نے
ا نام جوہم اور جولیا کا مسز جوہم اور اپنے آپ کو کاراک کا خاص
مان بتایا تھا۔ چنانچہ ملازم نے پہلے انٹر کام پر کاٹرائے کاراک
ے بات کی اور دوسری طرف سے کاٹرائے کاراک کی مخصوص چیختی
ئی آواز سنتے ہی عمران کنفرم ہو گیا کہ وہ صحیح آدمی تک پہنچ گیا
اور اب وہ دونوں کمرے میں بیٹھے کاٹرائے کاراک کی آمد کا
ظار کر رہے تھے۔

عمران نے جولیا کو سمجھا دیا تھا کہ جیسے ہی وہ اشارہ کرے جولیا
نے باہر جا کر رہائش گاہ میں موجود تمام ملازمین کا خاتمہ کر دینا ہے
تاکہ اس کاراک سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے اسی لئے جولیا
ملازموں کی تعداد کی بات کر رہی تھی۔

عمران اپنے ساتھ صرف جولیا کو اس لئے لایا تھا کہ اس طرح
کاراک مشکوک نہ ہو سکے گا کیونکہ اس بات کا تو اسے اندازہ تھا کہ
برنارڈ کی موت کی خبر کاراک تک پہنچ گئی ہو گی اور ظاہر ہے اس کی
موت کے بعد کاراک خاصا محتاط ہو گا اس لئے وہ زیادہ افراد کی وجہ
سے مشکوک بھی ہو سکتا تھا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا آدمی جس کے جسم پر تھری
پیس سوٹ تھا اندر داخل ہوا تو عمران اور جولیا دونوں اٹھ کھڑے
ہوئے۔ آنے والے کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ وہ غور
سے عمران اور جولیا کے چہروں کو دیکھ رہا تھا۔

”میرا نام کاٹرائے ہے لیکن میں نے آپ کو پہچانا نہیں جبکہ
آپ کا کہنا ہے کہ آپ میرے مہمان ہیں اور کرانس سے آئے
ہیں“...... آنے والے نے اپنی مخصوص چیختی ہوئی آواز میں کہا لیکن
اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا تھا۔

”ارے کمال ہے کاٹرائے کاراک آپ کی یاد داشت تو واقعی
خراب ہو گئی ہے آپ اپنے نام کا آدھا حصہ بھی بھول گئے اور
ساتھ ہی ہمیں بھی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی

مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سوری پہلے آپ اپنا تفصیلی تعارف کرائیں۔ میں اجنبی افراد سے ملاقات پسند نہیں کیا کرتا"...... کاراک نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تو کاراک چیختا ہوا اچھل کر دو فٹ دور قالین پر جا گرا۔ اس کی کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی بھرپور ضرب نے اسے دنیا و فیہا سے بے خبر کر دیا تھا۔ وہ نیچے گر کر تڑپ بھی نہ سکا اور فوراً ہی بے حس و حرکت ہو گیا تھا جبکہ اسی لمحے جولیا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی اور بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

عمران نے آگے بڑھ کر قالین پر پڑے ہوئے کاراک کو اٹھایا اور اسے صوفے کی کرسی پر بٹھا کر اس کا کوٹ اس کی پشت سے نیچے کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے باہر برآمدہ تھا لیکن برآمدے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا اور نہ ہی جولیا وہاں موجود تھی۔

عمران ہاتھ میں مشین پسٹل لئے خاموش کھڑا رہا اسے معلوم تھا کہ جولیا کے پاس سائلنسر لگا ہوا مشن پسٹل موجود ہے اور جولیا کی صلاحیتوں سے بھی وہ اچھی طرح واقف تھا لیکن اس کے باوجود وہ اس لئے باہر آ کر کھڑا ہو گیا تھا کہ کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹا

جا سکے پھر تقریباً دس منٹ بعد جولیا ایک موڑ مڑ کر برآمدے میں پہنچ گئی۔

"کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"چار ملازم تھے چاروں آف ہو چکے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اندر کوئی محفوظ کمرہ بھی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں ایک کمرہ ہے جو آفس کے انداز میں سجایا گیا ہے۔ خاصا بڑا اور محفوظ ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران واپس مڑا اور پھر اس نے صوفے پر بے ہوشی کے عالم میں بیٹھے کاراک کو کھینچ کر کاندھے پر لادا اور جولیا کے پیچھے چلتا ہوا اس آفس میں پہنچ گیا۔ عمران نے کاراک کو ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

"تم باہر جا کر خیال رکھو خاص طور پر اگر کوئی فون آئے تو اس ٹال دینا"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آفس سے باہر چلی گئی۔

عمران نے آگے بڑھ کر کاراک کے ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد کاراک کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ مشین پسٹل اس کی جھولی میں موجود تھا۔

چند لمحوں بعد کاراک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر شعور بیدار ہوتے ہی اس نے بے اختیار اپنے دونوں کاندھوں کو جھٹکا دے کر کوٹ اوپر کرنے کی کوشش کی لیکن کوٹ اس حد تک

نیچے تھا کہ باوجود دو تین جھٹکوں کے وہ اوپر نہ ہو سکا۔

''تمہاری کوشش بیکار ہے کاراک''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کاراک نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

''تم۔ تم۔ کون ہو تم اور یہ کیا ہے۔ تم یہاں آفس میں کیسے آ گئے''...... کاراک نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم بلیک شارک جیسی بین الاقوامی تنظیم کے سیکشن سی شارک کے انچارج ہو۔ تمہیں تو انتہائی باوقار آدمی ہونا چاہئے جبکہ تم انتہائی گھٹیا درجے کے مجرموں جیسا انداز اپنا رہے ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کاراک بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون سی تنظیم۔ کیا مطلب میں تو کاروباری آدمی ہوں میرا کسی تنظیم سے کیا تعلق''...... کاراک نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''پھر وہی گھٹیا مجرموں جیسی باتیں۔ بہرحال تم نے پوچھا تھا کہ میں کون ہوں تو میں تمہیں اپنا تفصیلی تعارف کرا دیتا ہوں۔ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کاراک اس طرح اچھلا کہ بے اختیار قلابازی کھاتا ہوا پہلو کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔

''ارے ارے۔ کیا ہوا۔ میں نے اپنا نام ہی بتایا ہے کسی جن یا دیو کا نام تو نہیں لیا جو تم اس طرح سے ڈر گئے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن وہ اپنی جگہ سے اٹھا نہیں تھا۔ کاراک نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دونوں بازو کوٹ کی وجہ سے جکڑے ہوئے تھے اس لئے باوجود کوشش کے وہ اٹھ کر کھڑا نہ ہو سکا تو عمران نے اٹھ کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے واپس کرسی پر بٹھا دیا۔

''تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے''...... کاراک نے اس بار قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''بڑی آسانی سے کیونکہ برنارڈ نے مجھے تمہاری ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتا دی تھی۔ اس فریکوئنسی کی مدد سے جب میں نے چیکنگ کی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ کال ڈبلک سٹی میں موصول کی جا رہی ہے۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا۔ یہاں آ کر میں نے جب فون ڈائریکٹری چیک کی تو پوری ڈائریکٹری میں صرف تمہارا ہی نام کاٹرائے کاراک درج تھا۔ شاید یہ نام یہاں مقبول نہیں ہے اس لئے کاراک کا نام پڑھ کر میں نے تمہارے آفس فون کیا وہاں سے معلوم ہوا کہ تم اپنی رہائش گاہ پر ہو تو میں یہاں آ گیا۔ یہاں جب تمہارے ملازم نے انٹرکام پر تمہیں ہماری مد کی اطلاع دی تو تمہاری مخصوص چیختی ہوئی آواز سن کر میں کنفرم ہو گیا کہ میں صحیح آدمی تک پہنچ گیا ہوں۔ یہاں تمہارے چار ملازم تھے انہیں آف کر

دیا گیا ہے۔ ویسے ایک بات ہے برنارڈ بھی اکیلا رہتا تھا اور تم بھی اکیلے رہتے ہو کہیں بلیک شارک نے سی شارک کے لئے کنوارہ رہنے کی خصوصی شرط تو عائد نہیں کر رکھی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم واقعی انتہائی شاطر اور ذہین کے آدمی ہو۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو''...... کاراک نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں صرف اتنا بتا دو کہ سی شارک ہیڈ کورٹر کا انچارج کون ہے''...... عمران نے کہا تو کاراک بے اختیار چونک پڑا۔

''سی شارک ہیڈ کوارٹر کا انچارج۔ کیا مطلب انچارج تو میں ہوں''...... کاراک نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں برنارڈ نہیں ہوں کاراک۔ میرا نام علی عمران ہے۔ میں تم سے بھی زیادہ بلیک شارک تنظیم کو جانتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ بلیک شارک یا اس کے گروپ سیکشنز ہیڈ کوارٹرز کو کال کرتے وقت کس قسم کے کوڈ استعمال ہوتے ہیں اور وہاں سے کس طرح پہلے کمپیوٹر چیکنگ ہوتی ہے اور پھر کال رسیور ہوتی ہے اس لئے میرے سامنے اس طرح کی باتیں کرنا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ مجھے سچ سچ بتا دو۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے ورنہ......'' عمران نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

''میں نہیں جانتا''...... کاراک نے جواب دیا۔

''تمہارا رابطہ بہرحال سی شارک ہیڈ کوارٹر سے براہ راست ہو گا اس لئے تم بتاؤ گے کہ اس سے بات کرتے ہوئے کیا کوڈ استعمال ہوتے ہیں''...... عمران نے جھولی میں رکھا ہوا مشین پسٹل ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ یکلخت تلخ ہو گیا تھا۔

''مجھے نہیں معلوم''...... کاراک نے انتہائی مضبوط لہجے میں کہا۔

''چلو یہ بتاؤ کہ تم نے فارمولا کہاں بھیجا ہے''...... عمران نے کہا تو کاراک چونک پڑا۔

''فارمولا۔ کیا مطلب۔ کون سا فارمولا۔ میرا کسی فارمولے سے کوئی تعلق نہیں ہے''...... کاراک نے جواب دیا تو عمران اٹھ کر اس کے قریب آیا۔ اس نے ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کی نال اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھ کر دبا دی۔

''تو پھر تم چھٹی کرو میں یہاں کی تلاشی لے کر سب کچھ خود ہی معلوم کر لوں گا۔ میں سوچ رہا تھا کہ تم سیدھے سادے آدمی ہو اس لئے تمہاری جان بخش دی جائے اور میں خاموشی سے یہاں سے واپس چلا جاؤں کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ تم نے کیا بتایا ہے اور کیا نہیں۔ لیکن''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ کیا۔ کیا تم سچ بول رہے ہو۔ کیا واقعی تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے''...... کاراک نے ہذیانی انداز میں کہا۔

''میری تم سے کوئی براہ راست دشمنی نہیں ہے اور ویسے بھی میں

م جیسی چھوٹی مچھلیوں کے خون سے ہاتھ رنگنا پسند نہیں کرتا اور یہ بھی بتا دوں کہ جب تک تم خود کسی کو نہ بتاؤ گے کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ میں یہاں آیا تھا''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''میں بتاتا ہوں پلیز میری جان بخش دو میں بتاتا ہوں تم سے کوئی بات چھپانا خود اپنے ساتھ ظلم کرنا ہے''...... کاراک نے کہا۔

''بولتے جاؤ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''فارمولا کائریٹ سے میرے پاس براہ راست پہنچا تھا میں نے اسے گروپ ہیڈ کوارٹر بھجوایا تھا لیکن میں نے ہدایت کے مطابق اس فارمولے کو بلائر سٹریٹ کے پوسٹ آفس سے ولاسٹن کے سارام کلب منیجر ہاشام کے نام پر بک کرا دیا تھا۔ اس کی رسید وہاں سے میرے پاس آگئی اور بس۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ مجھے نہیں معلوم''...... کاراک نے کہا۔

''تم نے فون پر اس کی تصدیق تو کی ہوگی''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں اس کی اجازت نہیں ہوتی۔ میرا کام صرف اسے بک کرانا اور پھر رسید وصول کرنا ہے''...... کاراک نے جواب دیا۔

''اگر رسید نہ آئے تو پھر''...... عمران نے پوچھا۔

''تو پھر سی شارک ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ بھجوا دی جاتی ہے باقی

کام وہ خود کرتے ہیں''...... کاراک نے جواب دیا۔

''کیا ہاشام سے تمہاری بات ہوئی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں وہ ہمارے ہی گروپ کا آدمی ہے اس لئے اس سے اکثر بات چیت ہوتی رہتی ہے''...... کاراک نے جواب دیا۔

''کیا نمبر ہے اس کا''...... عمران نے پیچھے ہٹ کر مشین پسٹل جیب میں ڈال کر میز پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''تم اس سے کیا بات کرنا چاہتے ہو۔ اس طرح تو سب کو معلوم ہو جائے گا کہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے پھر تو وہ مجھے ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہنے دیں گے''...... کاراک نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''گھبراؤ نہیں میں صرف کنفرم کرنا چاہتا ہوں کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست بھی ہے یا نہیں۔ تم اسے میرا حوالہ دے کر بات کر لو کہ ہم لوگ فارمولے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور چونکہ فارمولا تم نے اسے بھیج دیا تھا اس لئے وہ محتاط رہے۔ یہ تو صرف آئیڈیا ہے باقی بات تم جس انداز میں چاہو کرو مجھے صرف کنفرمیشن چاہئے اور بس''...... عمران نے کہا تو کاراک نے اثبات میں سر ہلا دیا عمران نے رسیور اٹھا کر سب سے پہلے اس میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کیا اور پھر کاراک کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جب دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی

ری تو عمران نے فون اٹھایا اور پھر رسیور اس نے کاراک کے کان
سے لگا دیا اور خود فون پیس اٹھا کر اس کے قریب کھڑا ہو گیا۔
''یس''...... چند لمحوں بعد رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے بعد
ایک سخت مردانہ آواز سنائی دی۔
''کاراک بول رہا ہوں ڈبلک سٹی سے''...... کاراک نے کہا۔
''اوہ۔ تم خیریت۔ کیسے کال کی ہے''...... دوسری طرف سے
چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
''ہاشام تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاع ہے
یا نہیں''...... کاراک نے کہا۔
''پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ وہ کون ہے۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں
تمہاری بات''...... دوسری طرف سے ہاشام نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔
''تمہیں شاید معلوم نہیں کہ جو فارمولا کائریٹ سے سی شارک
نے حاصل کیا تھا اور جسے میں نے تمہارے نام بک کرایا تھا اس
کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس لگی ہوئی ہے وہ یہاں پہنچ گئی اس
لئے ہر کالس کو میں نے انڈر گراؤنڈ کرا دیا اس کے بعد وہ ہونڈی
میں انچارج برنارڈ تک پہنچ گئے اور پھر کہیں سے انہیں یہ معلوم ہوا
کہ فارمولا ہولیان سپیشل لیبارٹری میں پہنچا ہے لیکن ظاہر ہے یہ غلط
ہے۔ ہولیان سپیشل لیبارٹری کا تعلق سی شارک سے نہیں ہے اس
لئے ہمیں فکر کی ضرورت نہیں ہے لیکن یہ لوگ حد درجہ شاطر ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ انہیں کسی طرح یہ معلوم ہو جائے کہ فارمولا تم تک
پہنچا ہے اس لئے تم پوری طرح محتاط رہنا''...... کاراک نے کہا۔
''تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے سی شارک ہیڈ کوارٹر سے
مجھے پہلے ہی اطلاع کر دی گئی ہے اور میں پوری طرح محتاط ہوں
ویسے بھی جب تک وہ تم تک نہ پہنچ جائیں وہ مجھ تک تو کسی
صورت بھی نہیں پہنچ سکتے''...... ہاشام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''مجھ تک وہ کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے۔ بہرحال میں نے
سوچا کہ تمہیں اطلاع کر دوں لیکن سی شارک ہیڈ کوارٹر مجھ سے پہلے
ہی تمہیں اطلاع کر چکا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ گڈ بائی''...... کاراک
نے کہا۔
''بے فکر رہو۔ گڈ بائی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور واپس کریڈل پر رکھا
اور پھر فون پیس کو لے جا کر واپس میز پر رکھ دیا۔
''اب تو تمہاری تسلی ہو گئی''...... کاراک نے کہا۔
''ہاں لیکن اب تم وہ کوڈ بتاؤ گے جو تم سی شارک ہیڈ کوارٹر سے
گفتگو کے وقت استعمال کرتے ہو اور سی شارک ہیڈ کوارٹر کی
فریکوئنسی بھی بتاؤ گے''...... عمران نے کہا۔
''کوڈ تو میں بتا سکتا ہوں لیکن ٹرانسمیٹر استعمال نہیں ہوتا بلکہ ایک
جدید ترین لنکنگ مشین استعمال ہوتی ہے جس میں سے پہلے روشنی
ڈال کر چیکنگ کی جاتی ہے۔ وائس کمپیوٹر آواز چیک کرتا ہے پھر

بات آگے بڑھتی ہے''...... کاراک نے کہا۔

''او کے۔ تم کوڈ بتا دو''...... عمران نے کہا تو کاراک نے کوڈ بتا دیئے۔

''ٹھیک ہے تم نے واقعی تعاون کیا ہے اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے کاراک کی کنپٹی پر پڑا تو وہ چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ اسی لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور تڑپتا ہوا کاراک یکلخت ساکت ہو گیا تو عمران تیزی سے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ بیرونی برآمدے میں جولیا موجود تھی۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

''معاملہ اور آگے بڑھ گیا ہے۔ اندر آفس میں کاراک بے ہوش پڑا ہے میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ سچ بولے گا تو میں اسے زندہ چھوڑ جاؤں گا اور میں نے اسے زندہ چھوڑ دیا ہے لیکن اس کی زندگی ہمارے لئے خطرناک ہو سکتی ہے اور تم نے کوئی وعدہ نہیں کیا''...... عمران نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں اتر کر پورچ کی طرف بڑھنے لگا اور جولیا اس کا اشارہ سمجھ کر تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی اندرونی طرف چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو عمران نے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور چند لمحوں بعد وہ کوٹھی سے نکل کر پیدل ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے

تھے۔

تھوڑی دیر بعد انہیں ٹیکسی مل گئی اور عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو اس ہوٹل کا نام بتا دیا جس میں وہ سب رہائش پذیر تھے اور ٹیکسی ان دونوں کو لے کر تیزی سے ہوٹل کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمران کی پیشانی پر سوچ کی گہری لکیریں موجود تھیں۔

''کیا ہوا عمران صاحب کوئی کامیابی ہوئی''...... کمرے میں موجود سب ساتھیوں نے عمران اور جولیا کے کمرے میں داخل ہوتے ہی چونک کر کہا۔

''یہ سی شارک کا کیس شیطان کی آنت ہی ثابت ہوتا ہے''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کاراک سے ملاقات سے لے کر آخر تک ساری تفصیل بتا دی۔

''میں سوچ رہا ہوں کہ کسی طرح معاملہ شارٹ ہو جائے لیکن کوئی لائن آف ایکشن سمجھ میں نہیں آ رہا''...... عمران نے سوچنے والے انداز میں کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا۔ اس کے ساتھ ہی اس فون کے نیچے لگا ہوا بٹن بھی پریس کر دیا۔ اب فون کا لنک ہوٹل ایکسچینج سے منقطع ہو گیا تھا اور فول اب ڈائریکٹ کی جا سکتی تھی۔ عمران نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... دوسری طرف سے ہاشام کی آواز سنائی دی۔

''لارڈ میکائے بول رہا ہوں''...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے

ں کہا۔ اس کی آواز خاصی بھاری تھی۔
''یس سر۔ حکم فرمائیں سر''...... دوسری طرف سے انتہائی
ؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران کے لبوں پر اطمینان بھری
سکراہٹ ابھر آئی۔
''مجھے سی شارک ہیڈ کوارٹر سے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ
سروس سی شارک کے پیچھے لگ گئی ہے اور پہلے ہونڈی میں وہاں کا
نچارج برنارڈ ہلاک ہوا ہے اور اب ڈبلک سٹی کا کاراک بھی ہلاک
ہوگیا ہے''...... عمران نے کہا۔
''ڈبلک سٹی کا کاراک۔ لیکن سر اس سے تو میری ابھی دس منٹ
پہلے بات ہوئی ہے''...... ہاشام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔
''ہاں اس کے بعد اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ فون میموری سے
س کی تمہارے ساتھ ہونے والی آخری گفتگو کا پتہ چلا ہے''۔ عمران
نے کہا۔
''اوہ۔ اوہ۔ سر یہ تو واقعی پرابلم پیدا ہوگئی ہے''...... ہاشام نے
کہا۔
''بلیک شارک تنظیم ابھی کھل کر سامنے نہیں آنا چاہتی۔ اس لئے
سی شارک ہیڈ کوارٹر اس کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے سکتا لیکن
اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے کھلی آزادی دے دی جائے کہ وہ
جسے چاہے ہلاک کرتا پھرے۔ مجھے اب مین ہیڈ کوارٹر سے بات

کرنی پڑے گی۔ بہرحال تم محتاط رہنا بلکہ تم انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ
کیونکہ کاراک سے اس نے لامحالہ تمہارے متعلق معلوم کرلیا ہوگا اور
کہیں ایسا نہ ہو کہ تم سے وہ آگے کا کلیو حاصل کر لے''...... عمران
نے کہا۔
''سر مجھ سے وہ آگے کا کلیو کیا حاصل کرے گا۔ ظاہر ہے میں
نے تو وہ پیکٹ آپ کو بھجوا دیا تھا اور آپ کا سرے سے اس
سارے سیٹ اپ سے براہ راست کوئی تعلق ہی نہیں بنتا اور نہ وہ
آپ تک پہنچ سکتا ہے''...... ہاشام نے کہا۔
''میں اسے اپنے تک پہنچنے سے پہلے ہی قبر میں اتروا دوں گا
لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرا نام کسی صورت بھی سامنے نہ آئے اس
لئے تم فوری طور پر انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ''...... عمران نے کہا۔
''یس سر۔ جیسے آپ کا حکم سر۔ لیکن آپ سی شارک ہیڈ کوارٹر کو
اطلاع دے دیں''...... ہاشام نے کہا۔
''تم اس کی فکر مت کرو لیکن جب تک میں تمہیں خود آرڈر نہ
دوں تم نے کسی سے لنک نہیں کرنا''...... عمران نے کہا۔
''یس سر۔ لیکن سر...... ہاشام نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔
''میں تمہاری بات سمجھتا ہوں۔ تمہیں بہرحال اطلاع مل جائے
گی جہاں بھی جاؤ گے سی شارک ہیڈ کوارٹر کو تمہارے بارے میں
اطلاع دے دی جائے گی''...... عمران نے کہا۔
''یس سر۔ ٹھیک ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران

رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔
"یہ تو واقعی آپ نے شارٹ کٹ مار دیا ہے لیکن عمران
ب آپ کے ذہن میں یہ بات آئی کیسے"...... صفدر نے حیران
تے ہوئے کہا۔
"برنارڈ کے آفس میں بھی لارڈ میکائے کی تصویر تھی اور میں
کاراک کے ذاتی آفس میں بھی تصویر دیکھی ہے۔ یہ لارڈ
ئے گیم کلب سے متعلق ہے اور سی شارک کے آدمی بھی گیم کلبز
کاروبار سے وابستہ ہیں۔ حتیٰ کہ ہاشام بھی اس کاروبار سے
ق ہے۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے لارڈ میکائے ہی
سی شارک کا اصل چیف یا سپریم باس ہو کیونکہ بلیک شارک کا
ٹم اب تک میں نے جو دیکھا ہے وہ یہی ہے کہ سی شارک ہیڈ
رٹر کے اوپر ایک سپریم باس بھی ہوتا ہے اس لئے میں نے
ام سے بات کی تھی کہ اگر ایسی کوئی بات ہوئی تو کنفرم ہو جائے
اور اس طرح اب یہ کنفرم ہو گیا ہے کہ فارمولا ہاشام نے لارڈ
ئے کو بھجوایا ہے اور لارڈ میکائے نے اسے کسی لیبارٹری میں بھجوا
ہو گا"...... عمران نے کہا۔
"تو اب ہمیں لارڈ میکائے کے پاس جانا ہو گا"...... صفدر نے
ا۔
"ہاں اب لارڈ میکائے بتائے گا کہ اس نے فارمولا کس
رٹری میں بھجوایا ہے پھر اصل فارمولے کے لئے کام شروع ہو

گا"...... عمران نے جواب دیا۔
"کیا تم لارڈ میکائے سے واقف ہو جو تم نے اس کی آواز اور
لہجے کی نقل کر لی ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا
دیا۔
"لارڈ میکائے گریٹ لینڈ کی انتہائی مشہور سیاسی شخصیت ہے اور
اس سے کئی بار میری ملاقات بھی ہو چکی ہے لیکن بلیک شارک کے
گروپ سیکشن سی شارک سے ٹکرانے کے بعد اس کی اس حیثیت کا
مجھے پہلی بار علم ہوا ہے ورنہ میں آج تک یہی سمجھتا رہا کہ وہ
کاروبار کے ساتھ ساتھ سیاسی کاموں تک ہی محدود ہے کیونکہ آج
سے پہلے کبھی اس کے بارے میں کوئی منفی رپورٹ سامنے نہیں آئی
تھی"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا
دیئے۔

انتہائی جدید سپورٹس کار انتہائی تیز رفتاری سے گریٹ لینڈ کی سب سے مصروف شاہراہ پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اسٹیرنگ پر بھاری جسامت اور بھاری کاندھوں والا ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔

اس نوجوان کی آنکھوں پر سرخ رنگ کے شیشوں والی انتہائی جدید اور فیشن ایبل گاگل تھی۔ اس کے بال چھوٹے تھے۔ پیشانی چوڑی اور فراخ تھی۔ چہرے مہرے سے وہ کوئی پلے بوائے لگتا تھا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کی واسکٹ تھی۔ واسکٹ کے نیچے اس نے شوخ سرخ رنگ کی بنیان پہنی ہوئی تھی۔ کار میں انتہائی تیز میوزک بج رہا تھا اور نوجوان میوزک اور ڈرائیونگ دونوں کو بیک وقت انجوائے کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ تقریباً نصف گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اس کی کار ساحل سمندر پر پہنچ گئی چونکہ آج موسم بے حد خوشگوار تھا اس لئے ساحل سمندر پر بے پناہ رش

تھا۔ نوجوان نے کار پارکنگ کی طرف موڑی اور پھر ایک خاص جگہ لے جا کر اس نے کار روک دی۔ ہاتھ بڑھا کر میوزک آف کیا اور پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اترنے ہی لگا تھا کہ اچانک کار کے ڈیش بورڈ سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگے تو کار سے اترتا ہوا نوجوان بری طرح چونک کر واپس مڑا۔ اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کھول کر اندر ہاتھ ڈالا تو دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں لچھے دار تار سے منسلک سیل فون موجود تھا۔

”لیس لی کاف بول رہا ہوں“...... نوجوان نے کہا۔

”سپیشل آفس فوراً رپورٹ کرو“...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”نوجوان جس کا نام لی کاف تھا اس نے فون واپس ڈیش بورڈ میں رکھا اور کار سٹارٹ کر کے اسے بیک کیا اور پھر پارکنگ سے نکل کر اس کی کار ایک بار پھر واپس شہر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ویسے ہی اطمینان اور سکون تھا جیسے تفریح کے لئے جاتے وقت تھا۔

تقریباً نصف گھنٹے بعد اس نے کار بارہ منزلہ ایک کمرشل پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر ایک طرف بنی ہوئی وسیع پارکنگ میں پہنچ کر اس نے کار روکی اور کار سے نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی۔

اسی لمحے پارکنگ بوائے نے اس کے ہاتھ میں کارڈ دیا تو لی کاف نے کارڈ جیب میں ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ تیز رفتار لفٹ کے ذریعے دسویں منزل پر پہنچ چکا تھا۔ ایک کمرے کے دروازے کے باہر موجود چپڑاسی نے اسے جیسے ہی دیکھا۔ سلام کر کے دروازہ کھول دیا۔

لی کاف سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ کمرے میں چار میزیں تھیں جن پر لڑکیاں بیٹھی کام کر رہی تھیں۔ ایک طرف مینجر کا آفس تھا۔ لی کاف تیزی سے مینجر کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور آفس میں داخل ہو گیا۔

''آؤ لی کاف میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا''...... دفتری میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیر عمر آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو''...... لی کاف نے کہا اور مینجر کے عقب میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا جس پر واش روم کے الفاظ نمایاں طور پر لکھے ہوئے تھا۔ یہ واقعی ایک فرنشڈ واش روم تھا۔

لی کاف نے دروازہ بند کیا اور پھر فلیش ٹینکی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کا ڈھکنا اٹھایا اور اندر ہاتھ ڈال کر سائیڈ میں لگے ہوئے ایک لیور کو جھٹکا دیا اور پھر ڈھکنا بند کر کے وہ واش روم کے بائیں کونے میں کھڑا ہو گیا دوسرے لمحے واش روم کا بایاں کونا کسی

لفٹ کی طرح تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب لفٹ رکی تو سامنے ایک برآمدہ تھا جہاں مشین گنوں سے مسلح دو آدمی کھڑے تھے۔ لی کاف برآمدے میں داخل ہوا اور تیزی سے مڑ کر ایک سائیڈ میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ بند تھا۔ اس کی سائیڈ دیوار میں ایک ڈور فون لگا ہوا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

''کون ہے''...... وہی بھاری آواز سنائی دی جس نے کار میں اسے سپیشل آفس پہنچنے کا کہا تھا۔

''ایس ایس نائن زیرو ون''...... لی کاف نے جواب دیتے ہوئے کہا تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور لی کاف اندر داخل ہوا۔ دروازہ اس کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرا تھا جس کے ایک کونے میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے چوڑے چہرے والا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

''بیٹھو لی کاف''...... اس آدمی نے بغور لی کاف کو دیکھتے ہوئے کہا اور لی کاف خاموشی سے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے آنکھوں سے گاگل اتاری اور اسے اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی چمک اور جوانی کی شوخی موجود تھی۔

''تم کافی عرصے سے شکایت کر رہے تھے کہ تمہیں کوئی مشن نہیں دیا جا رہا''...... ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ کیا کوئی مشن ہے"...... لی کاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور اگر تم اس مشن میں کامیاب رہے تو شاید تمہیں ٹاپ ایجنٹ سے ترقی دے کر مین ہیڈ کوارٹر سے اٹیچ کر دیا جائے"۔ باس نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان کے چہرے پر مسرت کا آبشار سا بہنے لگا۔

"آپ نے خواہ مخواہ لفظ اگر استعمال کر دیا باس۔ لی کاف کی زندگی میں کوئی اگر مگر نہیں ہوتا"...... لی کاف نے مسکراتے ہوئے کہا تو باس نے مسکراتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور ایک تصویر نکال کر اس کی طرف بڑھا دی۔

"دیکھو اور مجھے بتاؤ کہ اس آدمی کے بارے میں تم کیا جانتے ہو"...... باس نے کہا تو لی کاف نے اشتیاق بھرے انداز میں تصویر لی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

"یہ تو کوئی مسخرہ لگتا ہے باس ۔میں تو اسے نہیں جانتا"...... لی کاف نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو باس بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں یہ واقعی بظاہر ایک مسخرہ سا آدمی ہے اور ہے بھی ایشیائی۔ اس کا تعلق ایشیا کے ملک پاکیشیا سے ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے ویسے یہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلواتا ہے اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... باس نے جواب دیا۔

"لیکن باس میرے مشن کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔ کیا اسے ہلاک کرنا ہے"...... لی کاف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر واقعی یہی مشن ہو تو"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس کیا مذاق کرنے کے لئے میں ہی رہ گیا ہوں۔ ایک ایشیائی مسخرے کو ہلاک کرنا۔ کیا مجھ جیسے ٹاپ ایجنٹ کے لئے یہی مشن رہ گیا ہے۔ یہ کام تو کوئی عام سا پیشہ ور قاتل بھی کر سکتا ہے"...... لی کاف نے غصیلے لہجے میں کہا تو باس بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"اونٹ جب تک پہاڑ کے نیچے نہ پہنچے وہ اپنے آپ کو دنیا میں سب سے بلند سمجھتا ہے۔ جس آدمی کو دیکھ کر تم منہ بنا رہے ہو اس کو ہلاک کرنے کی خواہش دنیا کے تمام سپر تو کیا سپریم ایجنٹوں کے دلوں میں بھی موجود ہے لیکن ان سب کو معلوم ہے کہ جس کسی نے بھی اس مشن کو ہاتھ میں لیا اس کی قبر اسی لمحے خود بخود کھدنا شروع ہو جاتی ہے۔ آج تک بلا مبالغہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ٹاپ ایجنٹ، سپر ایجنٹ بلکہ سپریم ایجنٹ بھی اس علی عمران کے ہاتھوں قبر میں دفن ہو چکے ہیں۔ ہزاروں نہیں تو سینکڑوں بین الاقوامی تنظیمیں بھی اس آدمی کے ہاتھوں تباہی کا شکار ہو چکی ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ کوئی بھی پیشہ ور قاتل اسے ہلاک کر سکتا ہے"...... باس نے کہا تو لی کاف کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے باس

کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"آپ واقعی مذاق کر رہے ہیں یہ کیسے ممکن ہے"...... لی کاف نے کہا۔

"تم بلیک شارک کے ٹاپ ایجنٹ ہو اور تمہارا تعلق سی شارک سے ہے۔ میں درست کہہ رہا ہوں نا"...... باس نے کہا۔

"ظاہر ہے باس لیکن آپ آخر اتنا سسپنس کیوں پھیلا رہے ہیں"...... لی کاف نے اس بار منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سی شارک سے پہلے بلیک شارک کے کئی گروپس اس سے ٹکرا چکے ہیں۔ نتیجہ جانتے ہو کیا ہوا۔ ان میں سے ایک بھی اس کے مقابل کامیاب نہ ہو سکا۔ بلیک شارک کا پہلا چیف بھی اس عمران کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ اس کے علاوہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بلیک شارک کے ایک بڑے گروپ بلیک پائریٹ کو بھی تقریباً ختم کر دیا تھا۔

پہلے بلیک شارک کے ہلاک ہوتے ہی وقتی طور پر بلیک شارک تنظیم انتہائی حد تک منتشر ہو گئی تھی اور بے شمار کرمنل تنظیمیں اس تاک میں تھیں کہ وہ کسی طرح سے بلیک شارک کے تمام گروپس کو یکجا کریں۔ بلیک شارک کی جگہ کسی اور کو بلیک شارک بنایا جائے اور پھر اس تنظیم کو دوبارہ فعال کیا جائے کیونکہ صامالیہ میں اس سے بڑی تنظیم نہ کبھی بنی ہے اور نہ کبھی بن سکے گی لیکن ہمارے گروپ نے بلیک شارک کے ہلاک ہوتے ہی اس کی جگہ سنبھال لی تھی اور

پھر کچھ عرصے کے بعد ہم نے اعلان کر دیا تھا کہ عمران کے ہاتھوں ہلاک ہونے والا اصل بلیک شارک نہیں بلکہ اس کا ڈوپلیکیٹ بلیک شارک تھا۔

بلیک شارک کون ہے اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اس کے بارے میں عمران کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ وہ بلیک شارک تنظیم کے لئے نقصان کا باعث بن سکتا تھا اور اس کے ساتھ بلگارنیہ کا میجر پرمود بھی تھا اس لئے جان بوجھ کر ایسی سچویشن پیدا کی گئی تھی کہ وہ سب ہمارے بنائے ہوئے نقلی بلیک شارک ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جائیں اور اپنا مشن مکمل کر کے مطمئن ہو کر واپس چلے جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر ہم نے بلیک شارک کا کنٹرول سنبھالا اور پھر ہم نے پہلے بلیک شارک سے بڑھ کر خوفناک اور بھیانک کارروائیاں کرنے کا آغاز کر دیا جس سے پورے صومالیہ میں یہ بات پھیل گئی کہ واقعی عمران اور میجر پرمود نے جس بلیک شارک کا خاتمہ کیا تھا وہ اصل نہیں تھا۔ بہرحال طویل عرصے تک جدوجہد کرنے کے بعد ہم نے بلاآخر یہ مقام حاصل کر لیا ہے کہ ہم اب بلیک شارک کو مکمل طور پر کنٹرول کر رہے ہیں اور تم بلیک شارک کے باقاعدہ حصے دار ہو۔ تمہارے اور میرے سوا یہ بات کوئی نہیں جانتا ہے کہ بلیک شارک کون ہے اور بلیک شارک کا نیا ہیڈ کوارٹر کہاں ہیں"...... باس نے کہا۔

"کمال ہے باس۔ اگر آپ مذاق نہیں کر رہے تو پھر میں یہ

مشن لینے کے لئے تیار ہوں۔ پھر یہ واقعی میرا مشن ہے اور آپ
دیکھیں گے کہ جو کام کوئی بھی نہیں کر سکا وہ لی کاف کیسے آسانی
سے کر لیتا ہے“...... لی کاف نے کہا۔

”اسی لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے کیونکہ مجھے تمہارے کام
کرنے کا انداز بھی معلوم ہے اور میں تمہاری صلاحیتوں سے بھی
واقف ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے ابھی بلیک شارک نے دنیا پر کنٹرول
حاصل کرنے کے لئے بہت کچھ کرنا ہے اس لئے مین ہیڈ کوارٹر
نے دنیا بھر کے ذہین افراد سے کام لینے کے لئے انہیں سیف لسٹ
میں رکھا ہوا ہے اور عمران اس میں شامل ہے۔ اس لئے اس کو
ہلاک کرنا مین ہیڈ کوارٹر سے غداری ہے“...... باس نے کہا تو اس
بار لی کاف کرسی سے اچھل پڑا۔

”غداری۔ کیا مطلب۔ بلیک شارک کے دشمنوں کو ہلاک کرنا
تنظیم سے غداری ہے“...... لی کاف نے کہا تو باس مسکرا دیا۔

”اسی سے تم اس کی صلاحیتوں کا اندازہ کر سکتے ہو“...... باس
نے کہا۔

”تو پھر باس آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے“...... لی کاف نے
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اس بار بلیک شارک کے ٹاپ گروپ سیکشن سی شارک کا اس
عمران سے براہ راست ٹکراؤ ہوا ہے۔ کیونکہ سی شارک نے ایک ایسا
اہم فارمولا اڑایا۔ جس کے پیچھے یہ عمران بھی لگا ہوا تھا۔ چنانچہ اس

نے ٹریس کر لیا کہ یہ کام سی شارک نے کیا ہے۔ چنانچہ فارمولے کو
ٹریس کرتے ہوئے یہ ہونڈی پہنچ گیا۔ وہاں کے انچارج برنارڈ کو
اس نے ہلاک کر دیا۔ اس سے پوچھ گچھ کر کے یہ ڈبلک سٹی کے
انچارج کاراک کے سر پر جا پہنچا اور کاراک کو بھی اس نے ہلاک
کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اور گیم کھیلی تو اسے معلوم
ہو گیا کہ سی شارک کا چیف لارڈ میکائے ہے۔ یہ شخص ہر مرد اور
عورت کی آواز کی نقل کرنے کا ماہر ہے۔

اس نے لارڈ میکائے کی آواز میں ہاشام سے بات چیت کی
اور ہاشام نے اسے لارڈ میکائے سمجھتے ہوئے بتا دیا کہ فارمولا لارڈ
میکائے کے پاس پہنچا اور لارڈ میکائے نے ہی اسے کسی لیبارٹری
میں پہنچایا ہے۔ خوش قسمتی سے یہ بات چیت بلیک شارک ہیڈ کوارٹر
نے اپنے جدید ترین آلات سے ٹریس کر لی۔ بلیک شارک ہیڈ
کوارٹر نے لارڈ میکائے سے بات کی تو لارڈ میکائے بھی بے حد
پریشان ہوئے کیونکہ وہ بھی اس عمران کے بارے میں اچھی طرح
جانتے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ یہ آدمی کسی عفریت کی طرح اب
اس کے پیچھے لگ جائے گا اور وہ چاہے پاتال میں بھی کیوں نہ
چھپ جائیں اس نے بہرحال انہیں ٹریس کر لینا ہے۔ چنانچہ
انہوں نے براہ راست مین ہیڈ کوارٹر بات کی۔ لارڈ میکائے اسے
ہلاک کرنے کی اجازت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ مین ہیڈ کوارٹر نے
انہیں مشروط اجازت دے دی ہے کہ اگر وہ لیبارٹری جہاں اس اہم

فارمولے پر کام ہو رہا ہے کو عمران سے حقیقی خطرہ لاحق ہو جائے تو
پھر اسے ہلاک کرنے کی اجازت دی جاتی ہے لیکن انہوں نے لارڈ
میکائے کو براہ راست عمران کی ہلاکت کی اجازت دینے سے انکار
کر دیا۔ لیکن لارڈ میکائے جانتے ہیں کہ لیبارٹری کو خطرہ اس وقت
پیدا ہوگا جب عمران ان سے اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات
حاصل کرے گا جب عمران ان سے اس لیبارٹری کے بارے میں
معلومات حاصل کرے گا اور ظاہر ہے ایسی صورت میں لارڈ میکائے
کی اپنی ہلاکت یقینی ہو جائے گی۔ چنانچہ انہوں نے مین ہیڈ کوارٹر
کے بورڈ آف گورنرز میں یہ مسئلہ رکھ دیا۔ لارڈ میکائے کی خدمات
بہرحال بلیک شارک کے لئے بے پناہ ہیں اس لئے بورڈ آف
گورنرز نے انہیں اجازت دے دی ہے کہ اگر وہ اپنی جان خطرے
میں دیکھیں تو بے شک سی شارک کو عمران کے مقابلے پر لا سکتے
ہیں لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی واضح کر دیا کہ اگر سی شارک
ناکام ہو گیا اور لیبارٹری تباہ کر دی گئی یا فارمولا واپس حاصل کر لیا
گیا تو پھر لارڈ میکائے سمیت پورا گروپ ختم کر دیا جائے اور تم
اچھی طرح جانتے ہو کہ اس کا کیا مطلب ہوتا ہے''...... باس نے
کہا۔

''ہاں باس اس کا مطلب ہے کہ سی شارک سے متعلقہ ہر آدمی
کا خاتمہ''...... لی کاف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''لیکن لارڈ میکائے یہ رسک لینے کے لئے تیار ہو گئے اور

انہوں نے مجھے کال کر کے یہ ساری صورتحال بتائی تو میں نے انہیں
تمہارا نام تجویز کر دیا۔ انہوں نے تمہاری فائل منگوا کر دیکھی تو
انہوں نے میرے فیصلے کی تائید کر دی کیونکہ میرے ساتھ ساتھ
انہیں بھی یقین ہے کہ اگر علی عمران کا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے تو وہ تم
ہو۔ چنانچہ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہ کیس تمہارے
حوالے کر دوں''...... باس نے کہا تو لی کاف کے چہرے پر فتح
مندی کے ساتھ ساتھ انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''میں آپ کا اور لارڈ میکائے کا بھی مشکور ہوں اور آپ نے
اس علی عمران کے متعلق جو کچھ بتایا ہے اس سے میرے اندر اشتیاق
بڑھ گیا ہے اور آپ یقین کریں کہ قدرت نے اس آدمی کو اب
تک صرف اسی لئے زندہ رکھا ہوا تھا کہ اس نے میرے ہاتھوں مرنا
تھا''...... لی کاف نے کہا۔

''خوش فہمی کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی جذبات میں آنے کی
ضرورت ہے سمجھے۔ یہ مشن تم نے انتہائی ٹھنڈے دل و دماغ اور
انتہائی شاطرانہ حد تک ذہانت سے مکمل کرنا ہے کیونکہ اب اس مشن
پر نہ صرف تمہاری بلکہ میری، لارڈ میکائے کی اور سی شارک سے
متعلقہ ہزاروں افراد کی زندگیوں کا انحصار ہے۔ اگر تم اس مشن میں
ناکام ہو گئے تو پھر تمہارے ساتھ سب ختم ہو جائیں گے اور اگر تم
کامیاب رہے تو گروپ تو زندہ رہے گا لیکن تمہیں تمہارے تصور
سے بھی بڑے انعام سے نوازا جائے گا''...... باس نے کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فائل
کال کر اس نے لی کاف کی طرف بڑھا دی۔
''اس فائل میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں
علومات موجود ہیں۔ اس طرح تم ان لوگوں کے کام کرنے کے
طریقے، ان کی ذہانت، ان کی مہارت اور ان کے انداز سے بخوبی
اقف ہو کر ان کا زیادہ آسانی سے اور بہتر انداز میں مقابلہ کر سکو
گے''...... باس نے کہا۔
''لیکن باس میرا مشن کیا صرف یہی ہے کہ میں نے اس عمران
کا خاتمہ کرنا ہے یا اس سے زیادہ کچھ اور بھی ہے''...... لی کاف
نے فائل لے کر اسے موڑ کر اپنی واسکٹ کے اندر رکھتے ہوئے کہا۔
''تم نے فوری طور پر لارڈ میکائے کے پاس پہنچنا ہے۔ عمران
ہاں کہیں بھی ہے وہ لامحالہ لارڈ میکائے کے پاس پہنچے گا تا کہ ان
سے معلومات حاصل کر سکے اور تم نے اسے ٹریپ کر کے اس کا
اتمہ کرنا ہے۔ مین مشن عمران کا خاتمہ ہے اس کے بعد اس کے
اتھیوں کا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اگر فوری طور پر تم اس میں
امیاب نہ ہو سکو تو دل چھوٹا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران
سے مقابلے کی فیلڈ وسیع ہو جائے گی۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ
س لیبارٹری میں وہ فارمولا موجود ہے عمران نے بہرحال اس
بارٹری تک ہر حالت میں پہنچنا ہے اور تمہارا اصل کام عمران کو اس
بارٹری تک پہنچنے یا اسے تباہ کر کے وہاں سے فارمولا حاصل کرنے

سے روکنا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے سارے اندازے ہی
غلط ثابت ہوں اور عمران لارڈ میکائے کے پاس پہنچنے کی بجائے کسی
اور ذریعے سے لیبارٹری کا کھوج لگا کر براہ راست وہاں پہنچ جائے
اس لئے لارڈ میکائے کے ساتھ ساتھ تم نے اس لیبارٹری کی
حفاظت بھی کرنی ہے۔ یہ لیبارٹری سی شارک کی سب سے بڑی اور
اہم ترین لیبارٹری ہے۔ یہ لیبارٹری کرانس میں نہیں ہے بلکہ ہوائی
سے گاریسا کی طرف جاتے ہوئے راستے میں ایک جزیرہ آتا ہے
جس کا نام ڈانمار ہے۔ یہ جزیرہ سیاحوں کی جنت کہلاتا ہے کیونکہ
ہوائی سے قریب ہے اور وہاں دنیا کی تمام سہولتیں مہیا ہیں اور کسی
قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ ڈانمار جزیرے پر کسی ملک کا کوئی
قانون لاگو نہیں ہوتا وہاں البتہ مقامی حکومت ہے جن کے اپنے
قوانین ہیں یہ قوانین بھی مخصوص حد تک ہیں کہ اخلاقی جرائم کھلے
عام نہ ہو سکیں اور بس''...... باس نے کہا۔
''یس باس میں کئی بار ڈانمار جا چکا ہوں اس لئے مجھے وہاں
کے بارے میں تفصیلات معلوم ہیں لیکن وہاں لیبارٹری کہاں ہے۔
وہاں تو مجھے کسی قسم کی کوئی لیبارٹری ہی نظر نہیں آئی''...... لی کاف
نے کہا۔
''لیبارٹری خاص طور پر انڈر گراؤنڈ بنائی گئی ہے۔ اوپر ٹائر
بنانے کی فیکٹری ہے جس کا نام فلاسٹر ٹائر فیکٹری ہے۔ اس فیکٹری
کے بورڈ آف گورنرز میں لارڈ میکائے بھی شامل ہیں۔ فیکٹری ان

کی ذاتی ملکیت ہے لیکن اس لیبارٹری کا خفیہ راستہ علیحدہ ہے جس کا علم اس فیکٹری میں کام کرنے والے کسی آدمی کو بھی نہیں ہے۔ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر رافٹ سموگی ہے جس کا تعلق براہ راست بلیک شارک ہیڈ کوارٹر سے ہے حتیٰ کہ لارڈ میکائے بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا“...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن باس۔ لارڈ میکائے یہاں گریٹ لینڈ میں رہتے ہیں۔ لیبارٹری ڈانمار میں ہے۔ پھر میں دونوں جگہوں پر کیسے نگرانی کروں گا۔ یہ تو میرے لئے دردسر بن جائے گا“...... لی کاف نے کہا۔

”تمہارے ذہن میں اس کا کیا حل ہے“...... باس نے پوچھا۔

”بڑا سیدھا سا حل ہے باس کہ لارڈ میکائے ڈانمار میں شفٹ ہو جائیں میں بھی اپنے گروپ سمیت وہاں پہنچ جاؤں گا اس طرح عمران جب بھی وہاں پہنچے گا میں اسے کور کرلوں گا“...... لی کاف نے کہا۔

”گڈ لارڈ میکائے نے بھی یہی لائحہ عمل طے کیا ہے۔ ڈانمار میں لارڈ میکائے کی ذاتی رہائش گاہ موجود ہے جس کا نام لارڈ پیلس ہے۔ لارڈ میکائے وہاں شفٹ بھی ہو چکے ہیں۔ تمہیں آفس سے ایک خصوصی کارڈ مل جائے گا تم اس کارڈ کے ذریعے لارڈ میکائے سے جا کر ملو گے اور پھر تم اپنی رپورٹ بھی انہیں دو گے اور ان کی ہدایت پر عمل کرو گے“...... باس نے کہا۔

”سوری باس یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا میں آزادانہ کام

کرنے کا عادی ہوں اس لئے میں لارڈ سے مل ضرور لوں گا لیکن ان کی ہدایات پر عمل کرنا میرے لئے ناممکن ہے“...... لی کاف نے کہا۔

”گڈ۔ تمہاری یہی خود اعتمادی تو مجھے پسند ہے۔ اوکے جیسے تم چاہو گے ویسے ہی ہو گا“...... باس نے کہا تو لی کاف بے اختیار مسکرا دیا اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

حصہ اول ختم شد

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی

---------- محمد علی قریشی

ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی

کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری

طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 115/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441

Phone 061-4018666

محترم قارئین۔

السلام علیکم۔

میرے نئے ناول "سی شارک" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کہانی کا ٹیمپو اور اس کا مزاج میرے سابقہ ناولوں سے ہٹ کر نیا اور اچھوتا ہے جسے پڑھنے کے بعد آپ دل کی گہرائیوں سے مجھے داد تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ سپریم فورس اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی مسلسل جدوجہد اور جان لیوا ایکشن کے ساتھ اس ناول میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کی آپ تمنا کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر یقیناً پورا اترے گا۔

آپ جس طرح سے میرے لکھے ہوئے ناول پسند کرتے ہیں اور مجھے پسندیدگی کے خطوط لکھتے ہیں اس سے مجھ میں لکھنے کا حوصلہ اور زیادہ بڑھ جاتا ہے اور میری یہی کوشش ہوتی ہے کہ نیا ناول پہلے لکھے ہوئے ہر ناول سے منفرد اور اس قدر دلچسپ ہو کہ جسے پڑھ کر آپ کی طبیعت باغ باغ ہو جائے۔ میں آئندہ بھی کوشش کرتا رہوں گا کہ ہمیشہ نیا اور منفرد انداز کا ناول لکھ سکوں جو آپ کے اعلیٰ میعار کا حامل ہو اور آپ اسے پسندیدگی کی نظر سے پڑھ کر سراہا سکیں۔ میرے سابقہ ماورائی ناول "کارکا" کو بھی بے حد پسند کیا گیا ہے اور اس کی پسندیدگی کے خطوط مجھے مسلسل مل رہے
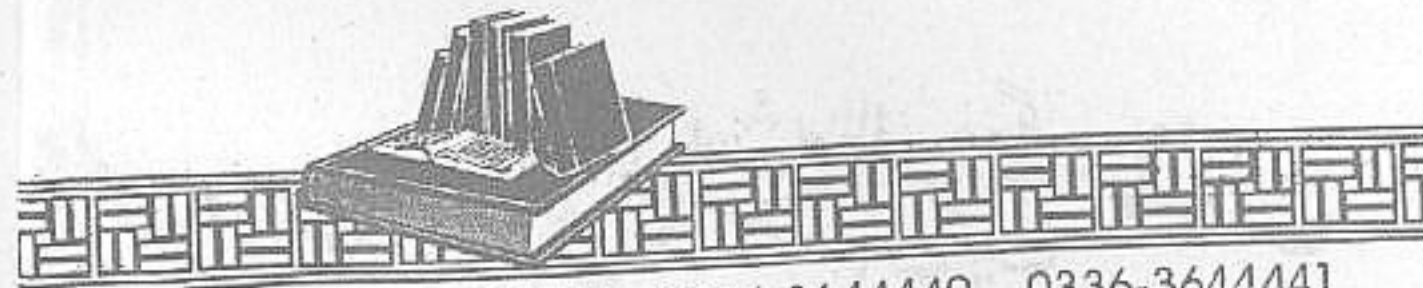
ہیں۔ میں ان تمام دوستوں کا دل سے مشکور ہوں جنہیں میرے
ماورائی ناول پسند ہیں اور مجھے مسلسل ماورائی نمبر لکھنے کا کہتے ہیں۔
میں ان کی خواہش کے مطابق کوشش کر رہا ہوں کہ ہر تین ماہ بعد
ایک ماورائی نمبر ان کی خدمت میں پیش کرسکوں۔ ماورائی نمبروں
کے ساتھ ساتھ خاص نمبر اور سپریم نمبر بھی جلد ہی آپ کے ہاتھوں
میں ہوں گے۔ اس کے علاوہ بہت سے دوستوں کا اصرار ہے کہ
میں عمران، کرنل فریدی اور میجر پرمود پر الگ الگ ناول لکھوں۔
کسی ناول میں عمران کے ساتھ کرنل فریدی اور اس کی ٹیم مشترکہ
مشن مکمل کریں اور کسی ناول میں میجر پرمود اور عمران ایک ساتھ نظر
آئیں۔ تو اس کے لئے فی الحال اتنا کہوں گا کہ ان تینوں عظیم
کرداروں پر مشتمل ناول ''ڈائمنڈ مشن'' کسی لحاظ سے کم نہیں ہے جو
دو ہزار صفحات سے بھی کہیں زیادہ طویل ہے۔ بہرحال میں آپ
کے کہنے پر پھر سے ان عظیم کرداروں کو کسی مشترکہ مشن پر ضرور اکٹھا
کروں گا۔ (انشاء اللہ)

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

ایک چھوٹا مگر دو منزلہ مسافر بردار بحری جہاز سمندر میں خاصی
رفتار سے چلتا ہوا جزیرہ ڈانمار کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جہاز کا
بڑا سا ہال اس وقت ہر قومیت کے افراد سے بھرا ہوا تھا جن میں
عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔

ان میں تقریباً ہر ملک کے لوگ تھے یہ تمام لوگ سیاحت کے
لئے ڈانمار جا رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی ہال کے
آخری حصے میں لیکن اپنی اصل شکلوں میں موجود تھے۔ ہال میں
شراب اور منشیات کا دھواں پھیلا ہوا تھا۔ عمران کے ساتھ جولیا بیٹھی
ہوئی تھی جبکہ عقبی سیٹوں پر صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور جوزف موجود
تھے۔

عمران ایک رسالہ کھولے اس کے مطالعے میں مصروف تھا جبکہ
باقی ساتھی آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے لیکن جولیا
خاموش بیٹھی مسلسل ہونٹ چبا رہی تھی وہ بار بار عمران کی طرف

دیکھتی اور پھر منہ پھیر لیتی عمران اس طرح رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا جیسے اسے کسی کی کوئی خبر ہی نہ ہو۔

''بند کر دو رسالہ۔ کیا بکواس ہے۔ کیا تم یہاں رسالہ پڑھنے آئے ہو''...... اچانک جولیا نے اس کے ہاتھ سے رسالہ چھینتے ہوئے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''پڑھ کون رہا ہے۔ میں تو بے جان تصویریں دیکھ رہا تھا۔ اب تم خود بتاؤ میں کیا کروں۔ اگر زندہ تصویروں کو دیکھوں تو اماں بی کی سرخ سرخ آنکھیں اور ان کی بھاری جوتی نظر آنے لگ جاتی ہے۔ ان کا تو حکم ہے کہ نامحرم عورتوں کو دیکھنا ہی گناہ ہے اور یہاں تو جو عورتیں ہیں وہ نامحرم ہونے کے ساتھ ساتھ نامکمل لباس میں بھی ہیں اس لئے مجبوراً تصوریں دیکھ رہا تھا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہیں کس نے کہا ہے کہ تم عورتوں کو دیکھو۔ کیا یہاں مرد موجود نہیں ہیں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ میں نے تمہارے لئے چھوڑے ہوئے ہیں آخر کچھ تو تم نے بھی دیکھنا ہے''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''تو کیا تمہاری اماں بی تصویریں دیکھنے سے تمہیں منع نہیں کرتیں''...... جولیا نے کہا۔

''کرتی ہیں۔ بہت منع کرتی ہیں''...... عمران نے اسی طرح

معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

''تو پھر تم کیوں دیکھ رہے تھے تصویریں''...... جولیا نے لطف لینے کے سے انداز میں کہا۔

''ارے ارے۔ تم سے کس نے کہا ہے کہ میں تصویریں دیکھ رہا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ابھی تم خود ہی تو کہہ رہے تھے''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن میں نے تو کہا تھا کہ میں بے جان تصویریں دیکھ رہا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے تصویریں تو ہوتی ہی بے جان ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ارے نہیں زندہ تصویریں بھی ہوتی ہیں اور بے جان بھی۔ اب تم خود سوچو کہ اگر تمہاری تصویر رسالے میں شائع ہو تو کیا وہ بے جان تصویر کہلائے گی''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

''عمران صاحب''...... اچانک عقب سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

''صاحب بغیر بیگم کے کیسے بن سکتا ہے۔ اسی لئے تو میں تمہیں کہتا ہوں کہ خطبہ نکاح یاد کو لو لیکن تمہاری غیر حاضر دماغی ہی اب ضرب المثل بن چکی ہے اس کے باوجود صاحب بھی کہہ رہے ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ جب حکم کریں گے تب ہی خطبہ نکاح یاد کرسکوں گا فی الحال آپ یہ بتائیں کہ اچانک آپ نے میک اپ ختم کر کے اس جزیرے ڈانمار کا رخ کیوں کر لیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ ڈانمار میں خطبہ نکاح کی ضرورت نہیں رہتی"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تو تم اس خیال سے ڈانمار جا رہے ہو۔ کیوں"...... جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اسے بھی معلوم تھا کہ عمران وقت گزاری کے لئے یہ سب باتیں کر رہا ہے۔

"اب میں کیا کروں نہ تم زندہ تصویریں دیکھنے دیتی ہو نہ بے جان"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں نے تمہاری آنکھوں پر ہاتھ تو نہیں رکھا ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاتھ رکھ لیتی تو کم از کم ہاتھ تو نظر آتا اور باقی خاکہ میں خود مکمل کر لیتا لیکن یہاں تو ہاتھ تک بھی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"عمران صاحب میں نے جو سوال پوچھا تھا اس کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ پورا ہال لوگوں سے بھرا ہوا ہے کیا ان میں سے کوئی ایک

دوسرے سے سوال کر رہا ہے۔ سب تفریح میں مگن ہیں۔ وہی قول کہ دنیا فانی ہے اس لئے جو لمحات بھی ملیں خوش ہو کر گزار دو اور تم ہو کہ بس سوال ہی کئے جا رہے ہو۔ تم سے تو تنویر اچھا ہے دیکھو کیسے اس کی نظریں پورے ہال میں سرچ لائٹس کی طرح گردش کر رہی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر اور جولیا دونوں ہنس پڑے۔

"تم نے میرا نام لیا ہے۔ کیوں"...... اچانک تنویر نے چونکتے ہوئے کہا وہ شاید عمران کا فقرہ نہ سن سکا تھا۔

"شکر ہے کہ اماں بی یہاں موجود نہیں ہیں ورنہ تو اب تک میرے سر پر تڑاتڑ جوتیاں برس رہی ہوتیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیوں کیا تنویر کا نام لینا اتنا بڑا جرم ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اماں بی کی اخلاقیات میں کسی کنوارے مرد کا اپنی زبان سے عورتوں کا نام لینا بھی بہت بڑا جرم ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر جولیا اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم سے کس نے کہا ہے کہ میرا نام عورتوں والا ہے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر روشنی کو کہتے ہیں اور روشنی بہرحال مؤنث ہوتی

ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک ویٹرس ان کے قریب پہنچ گئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔

"آپ میں سے علی عمران کن صاحب کا نام ہے"...... ویٹرس نے کہا۔

"واہ دیکھا مردوں والا نام تو ہے اسی لئے تو یہ محترمہ میرا نام لے رہی ہیں۔ البتہ ان کی جگہ کوئی مرد ویٹر ہوتا تو لامحالہ تنویر کا نام لیتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ویٹرس کے ہاتھ سے فون پیس لے لیا۔ ویٹرس مسکراتی ہوئی واپس چلی گئی۔

"ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے فون کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"ایڈی کراب بول رہا ہوں عمران صاحب ڈانمار سے۔ آپ کی آمد کی یہاں اطلاع پہنچ چکی ہے اور ساحل سمندر پر آپ کے استقبال کے لئے آدمی تیار ہیں اس لئے مجھے فون کرنا پڑا ہے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ساحل سمندر تو ابھی بہت دور ہے ایڈی کراب۔ میں سمجھا تھا کہ شاید انہوں نے سمال شپ کو ہی اڑانے کا پلان بنا لیا ہے جو تمہیں فون کرنا پڑ گیا ہے۔ بہرحال جو کام میں نے تمہارے ذمے لگایا تھا اس کا کیا ہوا"...... عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں

کہا۔

"میں نے مکمل تحقیق کر لی ہے۔ یہاں لارڈ پیلس کے نام سے لارڈ میکائے کی ایک بڑی رہائش گاہ موجود ہے اور لارڈ میکائے بھی اسی رہائش گاہ میں ہے لیکن وہ کسی سے ملاقات نہیں کر رہا۔ البتہ کل اس نے ایک نوجوان جس کا نام لی کاف ہے سے طویل ملاقات کی ہے اور اس وقت ساحل سمندر پر بھی لی کاف اور اس کے آدمی موجود ہیں"...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

"لی کاف کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے حلیہ بتا دیا گیا۔

"کتنے آدمی ہیں اس کے ساتھ"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے تو پانچ دیکھے ہیں"...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ ساحل سمندر پر ہمارے استقبال کے لئے موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لارڈ پیلس کے ملازم سے جب مجھے معلوم ہوا کہ لی کاف گریٹ لینڈ سے براہ راست ایک چارٹرڈ پرواز کے ذریعے یہاں پہنچا ہے اور اس نے یہاں پہنچتے ہی براہ راست لارڈ میکائے سے ملاقات کی ہے اور لارڈ میکائے جو کسی صورت بھی کسی سے ملنے کے لئے تیار نہیں تھا اس سے فوراً ملنے پر آمادہ ہو گیا تو میں نے اس کا حلیہ معلوم کیا اور اسے ٹریس کرنا شروع کر دیا اور پھر وہ مجھے ساحل پر نظر آ گیا۔ میں اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ چار

افراد تھے اچانک ان میں سے ایک نے اس کا نام لے کر اس سے
پوچھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اپنی اصل شکلوں میں یہاں کیوں
آرہے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ عمران کو یقیناً یہ معلوم ہو گیا ہو
گا کہ لارڈ میکائے ڈانمار پہنچ چکا ہے اس لئے وہ اصل شکل میں
آرہا ہے تاکہ لارڈ میکائے کے آدمی اس کی نگرانی کریں اور اس
طرح وہ ان میں سے کسی آدمی کو پکڑ کر براہ راست لارڈ میکائے
تک پہنچ جائے۔ یہ بات سننے کے بعد میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ آپ
کے انتظار میں یہاں موجود ہیں کیونکہ اب جو سمال شپ ہوائی سے
یہاں پہنچنے والا ہے اسی کی ٹکٹیں آپ نے ہی تو خریدی ہوئی
تھیں“ ...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

”اچھا یہ بتاؤ کہ یہ لی کاف اور اس کے ساتھی کہاں رہائش پذیر
ہیں“ ...... عمران نے پوچھا۔

”یہ تو ابھی معلوم نہیں ہو سکا“ ...... دوسری طرف سے جواب دیا
گیا۔

”تم خود کہاں رہائش پذیر ہو“ ...... عمران نے پوچھا۔

”ہوٹل ماڈوبا میں کمرہ نمبر دس تیسری منزل“ ...... ایڈی کراب
نے جواب دیا۔

”اوکے پھر ملاقات ہو گی گڈ بائی“ ...... عمران نے کہا اور بٹن
پریس کر کے اس نے رابطہ ختم کیا اور فون پیس اپنی جھولی میں رکھ
لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت

دیکھا۔

”ابھی ڈانمار پہنچنے میں نصف گھنٹہ رہتا ہے ماسک سب کے
پاس موجود ہیں باری باری یہاں سے اٹھو گھومو پھرو اور موقع دیکھتے
ہی ماسک میک اپ کر کے سیٹیں بدل لو۔ وہاں ساحل پر کچھ لوگ
اسلحہ لئے ہمارے انتظار میں موجود ہیں ہم نے ان سے بچ کر نکلنا
ہے اس لئے تم سب نے علیحدہ علیحدہ ہوٹلوں میں کمرے لینے
ہیں۔ میرے ساتھ البتہ صرف جوزف رہے گا ڈانمار سے ہر قسم کا
اسلحہ بھی مل جاتا ہے اور ٹرانسمیٹر وغیرہ بھی۔ سب نے بی سکس
ٹرانسمیٹر خرید لینے ہیں اور اپنی ذاتی فریکونسیاں اس پر ایڈجسٹ کر
لینی ہیں۔ میں تم سے خود ہی رابطہ کر لوں گا۔ تم یہ ساری تفصیل
پیچھے پہنچا دو“ ...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر اس انداز میں
کہا جیسے مذاق میں باتیں کر رہا ہو۔ تو جولیا نے سر موڑا اور پھر
صفدر تک یہ ساری بات پہنچا دی۔

اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھی اور اطمینان سے چلتی ہوئی
ایک راہداری میں جا کر غائب ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد باقی ساتھی بھی
اسی طرح ایک ایک کر کے چلے گئے جبکہ جوزف اٹھ کر عمران کے
ساتھ آ کر بیٹھ گیا اسی لمحے ویٹرس واپس آئی تو عمران نے اسے
فون پیس بھی دے دیا اور جیب سے ایک چھوٹی مالیت کا نوٹ بھی
نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

”یہ تمہاری ٹپ“ ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ویٹرس

نے مسکراتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا اور فون پیس اٹھائے واپس چلی گئی۔

''سنو جوزف۔ میں تمہیں ایک آدمی جس کا نام لی کاف ہے کا حلیہ بتا دیتا ہوں۔ تم بھی ماسک میک اپ کر لو اور اس کے بعد تم نے مجھ سے علیحدہ رہ کر اس کی نگرانی کرنی ہے۔ صرف نگرانی۔ تمہارے پاس بی سکس ٹرانسمیٹر موجود ہے میں خود تم سے رابطہ کر لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''صرف نگرانی کیوں باس''...... جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہم وہاں تفریح کرنے کے لئے نہیں جا رہے سمجھے۔ ہمارے سامنے ایک اہم مشن ہے۔ میں اس کے ذریعے لارڈ میکائے تک پہنچنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کر آگے بڑھ گیا۔

لی کاف کی نظریں اس طرف لگی ہوئی تھیں جہاں سے مسافر بردار شپ کے مسافر ایک قطار کی صورت میں ساحل پر پہنچ رہے تھے اور پھر اس کی نظریں ایک ایشیائی نوجوان پر پڑیں تو اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔

یہ علی عمران تھا اس کے چہرے پر انتہائی معصومیت تھی اور وہ اس طرح آنکھیں جھپکاتا ہوا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے کوئی بچہ پہلی بار میلے میں آیا ہو۔ اس کے جسم پر گرے رنگ کا سوٹ تھا۔ چند لمحوں بعد وہ جیسے ہی ساحل پر پہنچا لی کاف تیزی سے آگے بڑھا اور عمران کے قریب پہنچ گیا۔

''ہیلو مسٹر علی عمران میرا نام لی کاف ہے''...... لی کاف نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

''بھئی کمال ہے کہ ڈانمار جزیرے پر اگر تم جیسے خوبصورت مرد ہوتے ہیں تو پھر یہاں کی عورتیں وہ تو نجانے کس قدر خوبصورت

ہوتی ہوں گی''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو لی کاف بے اختیار ہنس پڑا۔

''ان باتوں کو چھوڑیں۔ میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں''...... لی کاف نے کہا۔

''کون سی بات''...... عمران نے کہا۔

''آپ نے خواہ مخواہ اپنے ساتھیوں کو خود سے علیحدہ کیا اور انہیں ماسک میک اپ کرنے پر مجبور کر دیا۔ حالانکہ ہمارا مقصد تو صرف آپ کا استقبال کرنا تھا کیونکہ آپ جیسے معروف ایجنٹ سے ہمیں بھی کچھ سیکھنے کا موقع مل جائے گا''...... لی کاف نے مسکرا کر بڑی خوش دلی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرے ساتھی دراصل یہاں تفریح کرنے آئے ہیں اور آپ تو جانتے ہیں کہ تفریح کا لطف اپنے اپنے طور پر ہی آتا ہے بہرحال آپ کا بے حد شکریہ''...... عمران نے کہا۔

''آئیں ادھر ایک خوبصورت سا ریسٹورنٹ ہے وہاں چل کر اطمینان سے بیٹھتے ہیں۔ گھبرائیں نہیں میرے آدمی اس وقت تک آپ کے خلاف انگلی بھی نہیں اٹھا سکتے جب تک میں انہیں اشارہ نہ کر دوں اور میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے''...... لی کاف نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بھی مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ لی کاف کا تعلق بلیک شارک سے ہے اور یہ نوجوان شدید احساس برتری کا شکار ہے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک خوبصورت سے ریسٹورنٹ میں میز

کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔

''واقعی خوبصورت ریسٹورنٹ ہے۔ ہاں تو مسٹر لی کاف اب آپ یہ بتائیں کہ اب تو آپ بلیک شارک سے منسلک ہیں اور اس سے پہلے آپ کس ایجنسی سے متعلق تھے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پہلے آرڈر دے دوں پھر بات ہو گی۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے''...... لی کاف نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ویٹرس کو اشارہ کیا تو وہ تیر کی طرح ان کی میز کے قریب پہنچ گئی۔

''لائم جوس اگر مل جائے تو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لی کاف نے ویٹرس کو اپنے لئے شراب اور عمران کے لئے لائم جوس لانے کا آرڈر دے دیا۔

''ہاں اب پوچھیں آپ کیا پوچھ رہے تھے''...... ویٹرس کے جانے کے بعد لی کاف نے عمران کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

''اب پوچھنے کے لئے باقی رہ ہی کیا گیا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو لی کاف بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... لی کاف نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''جس کے متعلق پوچھنا تھا اسے تو آپ نے واپس بھجوا دیا

ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لی کاف پہلے چند لمحوں تک خاموش رہا پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”آپ کا مطلب ویٹرس سے ہے۔ اوہ۔ یہ ڈانمار ہے۔ یہاں صرف دولت کا راج ہے اگر آپ کی جیب میں دولت ہے تو پھر یہاں یہ ویٹرس کیا شہزادیاں بھی آپ کے پیر دھو کر پی سکتی ہیں“...... لی کاف نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اچھا حیرت ہے۔ واقعی پی جاتی ہیں پیر دھو کر“...... عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے انتہائی معصوم سے لہجے میں کہا تو لی کاف ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”عمران صاحب آپ کے بارے میں فائل میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اس پر حقیقتاً مجھے یقین نہ آیا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے ملاقات کی جائے ورنہ تو شاید واقعی وہ سال شپ ہی سمندر میں غرق کر دی جاتی جس پر آپ اپنے ساتھیوں سمیت سوار تھے“...... اچانک لی کاف نے سنجیدہ لہجے میں کہا اسی لمحے ویٹرس واپس آئی اور اس نے شراب کا جام لی کاف کے سامنے اور لائم جوس کا گلاس عمران کے سامنے رکھا اور خاموشی سے واپس مڑ گئی۔

”اب آپ کو کم از کم اس بات پر تو یقین آ گیا ہو گا کہ فائل بنانے والوں کا تعلق احمقوں کی دنیا سے تھا“...... عمران نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو لی کاف ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”ہاں واقعی وہ احمق تھے لیکن انہوں نے ایک بات سچ لکھی ہے کہ آپ اپنے آپ کو احمق ظاہر کرتے ہیں لیکن دراصل آپ احمق نہیں ہیں“...... لی کاف نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

”ظاہر تو وہی چیز ہو سکتی ہے مسٹر لی کاف جو موجود ہوتی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو لی کاف ایک بار پھر ہنس پڑا۔ اسی لمحے ویٹرس دوبارہ ان کے قریب آئی اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔

”آپ کی کال ہے مسٹر لی کاف“...... ویٹرس نے فون پیس لی کاف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود تیزی سے واپس مڑ گئی۔

”یعنی آپ کے پاس واقعی دولت ہے“...... عمران نے کہا تو لی کاف چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ یہ آپ اچانک کیوں الجھی ہوئی باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں“...... لی کاف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”آپ کو یہ ویٹرس بھی جانتی ہے۔ حالانکہ میری اطلاع کے مطابق آپ کی یہاں آمد آج صبح ہی ہوئی ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لی کاف بے اختیار ہنس پڑا۔

”ایسی کوئی بات نہیں ڈانمار کا آدھا شہر مجھے جانتا ہے کیونکہ میں اکثر یہاں تفریح کے لئے آتا جاتا رہتا ہوں“...... لی کاف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کارڈلیس فون کا بٹن پریس کر دیا۔

”برائٹ بول رہا ہوں باس عمران کے تمام ساتھیوں کو ٹریس کر لیا گیا ہے۔ ان سب نے علیحدہ علیحدہ ہوٹلوں میں کمرے لئے ہیں اور ہوٹلوں میں جانے سے پہلے انہوں نے مارکیٹ سے اسلحہ اور بی سکس ٹرانسمیٹر بھی خریدے ہیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
ہلکی سی آواز عمران کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھی شاید لی کاف خود یہ آواز عمران تک پہنچانا چاہتا تھا اس لئے اس نے رسیور کو کان سے ذرا سا فاصلے پر رکھا ہوا تھا اور عمران رپورٹ سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔

”ٹھیک ہے نگرانی جاری رکھو“...... لی کاف نے کہا اور رابطہ ختم کر کے اس نے فون واپس میز پر رکھ دیا۔

”ہاں تو عمران صاحب آپ کی آمد یہاں لارڈ میکائے کی وجہ سے ہوئی ہے لیکن آپ نے لارڈ میکائے سے جو کچھ پوچھنا ہے وہ آپ مجھ سے بھی پوچھ سکتے ہیں“...... لی کاف کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

”لارڈ میکائے سے میں نے پوچھنا ہے کہ وہ لارڈ کیسے بن گیا۔ میرا مطلب ہے وہ موروثی لارڈ تو نہیں ہے۔ اس کا والد تو یونیورسٹی میں پروفیسر تھا جبکہ وہ لارڈ ہے اور واقعی سکہ بند لارڈ ہے۔ اگر آپ کو معلوم ہو تو آپ بتا دیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن میرا تو خیال ہے کہ لارڈ میکائے موروثی لارڈ ہے“۔ لی

کاف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں براہ راست لارڈ میکائے سے پوچھ لوں تاکہ حقائق سامنے آ جائیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑا ہوا فون پیس اٹھا لیا۔

”کیا مطلب۔ لارڈ آپ کو جانتا ہے“...... لی کاف نے حیران ہو کر کہا۔

”تو اس نے آپ کو نہیں بتایا حیرت ہے حالانکہ وہ تو بڑے فخر سے بتاتا ہے کہ وہ کنگ آف ڈھمپ کے ولی عہد پرنس آف ڈھمپ کو جانتا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انکوائری کے بٹن پریس کر دیئے۔

”یس انکوائری پلیز“...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”لارڈ میکائے کی رہائش گاہ لارڈ پیلس کا نمبر دیں“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ لی کاف خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے رابطہ ختم کیا اور پھر انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

”لارڈ پیلس“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”لارڈ سے بات کرائیں میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں“...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ عمران نے دیکھا کہ فون پیس میں لاؤڈر کا بٹن موجود تھا اس نے مسکراتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس لارڈ میکائے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد لارڈ میکائے کی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"لارڈ میکائے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ یہاں ڈانمار کے ساحل پر انتہائی خوبصورت ریسٹورنٹ سے۔ آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے لی کاف صاحب کو میرے استقبال کے لئے یہاں بھیجا ہے۔ انہوں نے مجھے ازراہ اخلاق لائم جوس کا ایک گلاس بھی پلا دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور لی کاف نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اس کے چہرے کے عضلات سکڑ سے گئے۔

"کون لی کاف۔ کس کی بات کر رہے ہو۔ مجھے تو تمہاری یہاں آمد کا بھی علم نہیں ہے اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں موجود ہوں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"لارڈ صاحب یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ کی یہاں موجودگی کا کسی کو پتہ بھی نہ چلے۔ آپ کی موجودگی سے فضا معطر ہو جاتی ہے پھولوں کے چہرے کھل اٹھتے ہیں، پہاڑوں میں رنگ آ جاتے ہیں، چہروں پر مسرت اور شادمانی کی لہریں دوڑنے لگ جاتی ہیں۔ ویسے لی کاف صاحب نے آج صبح ہی آپ سے بڑی طویل ملاقات کی

ہے ہوسکتا ہے انہوں نے آپ کو اپنا نام کچھ اور بتایا ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم لی کاف سے میری بات کرا سکتے ہو"...... دوسری طرف سے انتہائی تلخ سے لہجے میں کہا گیا۔

"کیوں نہیں۔ وہ میرے پاس ہی موجود ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون پیس لی کاف کی طرف بڑھا دیا۔

"یس لی کاف بول رہا ہوں"...... لی کاف نے فون پیس لے کر سپاٹ لہجے میں کہا۔

"لی کاف یہ تم نے کیا حماقت کی ہے۔ تمہیں کیا ضرورت تھی اس کے سامنے آنے کی۔ اب یہ کسی عفریت کی طرح تمہارے پیچھے لگ جائے گا"...... لارڈ کی غصیلی آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کا بٹن پریس ہونے کی وجہ سے لارڈ کی آواز واضح طور پر عمران کو بھی سنائی دے رہی تھی۔

"میرا کام کرنے کا اپنا طریقہ کار ہے لارڈ صاحب اور میں اپنی مرضی سے کام کرنا پسند کرتا ہوں۔ باقی رہا عمران تو میں نے اس سے مل لیا ہے۔ میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کتنے پانی میں ہے اب میں جب چاہوں صرف آنکھ کے ایک اشارے سے اس کا خاتمہ کر سکتا ہوں لیکن میں فی الحال ایسا نہیں چاہتا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ اپنے دل کی تمام حسرتیں پوری کر لے تاکہ پھر اسے گلہ نہ رہے کہ اسے کام کرنے کا موقع ہی نہیں ملا"...... لی کاف نے عمران کی

طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی میں بہرحال واپس جا رہا ہوں''...... دوسری طرف سے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لی کاف نے فون ایک طرف رکھ دیا۔

''عمران صاحب اب جبکہ لارڈ صاحب واپس جا رہے ہیں اب میرا بھی یہاں ٹھہرنا فضول ہے۔ آپ البتہ جب تک چاہیں یہاں رہیں۔ گھومیں پھریں، تفریح کریں۔ البتہ آپ کے حق میں یہی بہتر رہے گا کہ آپ ڈانمار میں تفریح کرنے کے بعد یہیں سے سیدھے واپس اپنے وطن چلے جائیں''...... لی کاف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اور وہاں جا کر صدقہ دیں، خیرات کریں، شکرانے کے نفل پڑھیں کہ آپ زندہ بچ کر آ گئے ہیں۔ کم از کم فقرہ تو پورا بولا کرو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''واقعی بات تو ایسی ہی ہے۔ بہرحال آپ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگیوں کو میری طرف سے انعام سمجھیں۔ گڈ بائی''...... لی کاف نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

''ارے ارے وہ بل تو دیتے جاؤ۔ میں تو بہرحال یہاں ابھی ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لی کاف ہنس دیا اور پھر

تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے سر پر ہاتھ رکھ کر بڑے خاص انداز میں بالوں کو ایڈجسٹ کیا تو اس نے ریسٹورنٹ کے دائیں کونے میں بیٹھے ہوئے جوزف کو اٹھ کر لی کاف کے پیچھے جاتے دیکھا تو اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔ جب لی کاف اور جوزف دونوں ریسٹورنٹ سے باہر چلے گئے تو عمران کرسی سے اٹھا اور اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد اسے ایک ٹیکسی مل گئی۔

''لائٹ ہوٹل''...... عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ چند لمحوں بعد ٹیکسی ایک جدید چار منزلہ ہوٹل کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمران نیچے اترا اور اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دی پھر مڑ کر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تیسری منزل کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ کمرہ اس نے پہلے ہی فون کر کے بک کرا لیا تھا۔ کمرے میں پہنچ کر عمران نے فون کر ریسیور اٹھایا اور کریڈل کو دو تین بار پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ہوٹل آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

''منیجر سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو منیجر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک باوقار سی مردانہ

آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں ایڈی کراب''...... عمران نے کہا۔

''آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں عمران صاحب''...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

''ہوٹل کے کمرے سے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ تو آپ پہنچ گئے۔ وہ لی کاف وغیرہ کا کیا ہوا''...... ایڈی کراب نے پوچھا۔

''اس نے واقعی میرا استقبال کیا۔ ہم ریسٹورنٹ میں بیٹھے رہے۔ اس نے مجھے لائم جوس پلایا اور پھر ہم ایک دوسرے کو خدا حافظ کہہ کر ایک دوسرے سے الگ ہو گئے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی عمران صاحب وہ تو آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے خاتمے کی باتیں کر رہے تھے اس لئے تو میں نے آپ کو کال کیا تھا''...... ایڈی کراب نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اس کے آدمی سمال شپ میں موجود تھے کیونکہ اسے یہ معلوم تھا کہ میرے ساتھیوں نے ماسک میک اپ کیا ہے اس کے آدمیوں نے میرے ساتھیوں کی نگرانی کی اور پھر ریسٹورنٹ میں ہی اسے رپورٹ دی۔ البتہ انہیں شاید میرے ساتھی جوزف کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا تھا کیونکہ وہ میرے ساتھ تھا اور اب وہ لی کاف کی نگرانی کر رہا ہے۔ بہرحال تم یہ بتاؤ کہ

لارڈ میکائے کے بارے میں تمہارے پاس کیا تازہ ترین رپورٹ ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کے فون آنے سے پہلے مجھے میرے آدمی نے رپورٹ دی ہے کہ لارڈ میکائے اپنے سپیشل ہیلی کاپٹر میں ڈانمار سے روانہ ہو گیا ہے۔ اس کے ہیلی کاپٹر کا رخ لاڈفیا کی طرف ہے لیکن میں نے اپنے آدمی سے کہہ دیا ہے کہ وہ وہیں نگرانی کرے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ لارڈ میکائے ڈاج دینے کے لئے واپس گیا ہو''...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

''نہیں میری ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے لی کاف کی موجودگی میں اس سے بات ہوئی ہے اس نے کہا ہے کہ وہ واپس جا رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر عمران صاحب آپ کا یہاں آنا تو بے کار ہی ثابت ہوا ہے''...... ایڈی کراب نے کہا۔

''وہ کیسے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے آپ لارڈ میکائے کے پیچھے آئے تھے اور لارڈ میکائے واپس چلا گیا ہے''...... ایڈی کراب نے کہا۔

''لیکن یہاں ایک فائدہ تو ہوا ہے کہ لی کاف سے ملاقات ہو گئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''لی کاف بھی شاید لارڈ میکائے کی وجہ سے یہاں آیا ہو گا۔ اب وہ بھی واپس چلا جائے گا''...... ایڈی کراب نے کہا۔

"جبکہ میرا خیال دوسرا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا۔ عمران صاحب"...... ایڈی کراب نے پوچھا۔

"بتاتا ہوں پہلے تم یہ بتاؤ کہ یہاں ڈانمار میں کتنے عرصے سے ہو"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہاں آئے ہوئے ایک سال تو ہو گیا ہے"...... ایڈی کراب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو تم یہاں کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہو گے۔ یہ بتاؤ کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ یہاں ڈانمار میں ہی بلیک شارک کے گروپ سیکشن سی شارک کی کوئی لیبارٹری ہو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب یہاں تو کسی لیبارٹری کی موجودگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ڈانمار کچھ زیادہ بڑا جزیرہ نہیں ہے اور پورا جزیرہ آباد ہے۔ بہت تھوڑے سے علاقے میں ایک خاص قسم کی لکڑی کے جنگلات ہیں لیکن وہ بھی یہاں کی مقامی انتظامیہ کے تحت ہیں۔ وہاں کا ایک ایک درخت کاؤنٹ ہوتا ہے اور پھر اس کی لکڑی فروخت ہوتی ہے اور یہ بھی اس لئے ہے کہ یہ لکڑی اس قدر قیمتی ہے کہ صرف اس کی فروخت سے ہی مقامی انتظامیہ کو اتنی آمدنی ہو جاتی ہے کہ اسے یہاں کے لوگوں پر کسی قسم کا کوئی ٹیکس نہیں لگانا پڑتا"...... ایڈی کراب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لکڑی کون خریدتا ہے۔ میرا مطلب ہے مقامی طور پر خریدی

جاتی ہے یا کسی اور ملک میں جا کر فروخت ہوتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے عمران صاحب لیکن یہ تفصیل آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... ایڈی کراب نے کہا۔

"میں سمال شپ میں ڈانمار کے متعلق ایک تعارفی رسالہ دیکھتا رہا تھا اس میں درج تھا کہ یہاں خاص قسم کی لکڑی پیدا ہوتی ہے جس سے لانگس نام کا گوند کافی مقدار میں نکلتا ہے اور یہ گوند خصوصی طور پر ربڑ میں شامل کر کے ہر قسم کے ٹائر تیار کئے جاتے ہیں اور ٹائر بنانے والی یہاں دو فیکٹریاں بھی موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں آپ کی بات درست ہے واقعی یہاں ٹائر بنانے والی دو فیکٹریاں موجود ہیں ایک فیکٹری کا نام بلیک ٹائر ٹریڈرز ہے اور دوسری کا نام فلاسٹر ٹائر کمپنی ہے لیکن یہ بڑی نہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی فیکٹریاں ہیں"...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ اتنا معلوم کر دو کہ ان میں کس فیکٹری کا تعلق لارڈ میکائے سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"لارڈ میکائے سے تعلق۔ آپ کا مطلب ہے کہ ان میں سے کوئی فیکٹری لارڈ میکائے کی ملکیت ہے"...... ایڈی کراب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں یہی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ دونوں تو

نہیں لیکن ان میں سے ایک فیکٹری بہرحال یقیناً لارڈ میکائے کی ملکیت ہو گی“...... عمران نے جواب دیا۔

”اگر ایسا ہے بھی سہی عمران صاحب تو اس سے کیا ہو گا۔ میرا مطلب ہے آپ ٹائر بنانے والی فیکٹری کے بارے میں کیوں معلومات حاصل کر رہے ہیں“...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

”وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا۔ تم اور میں بھلا اور کیا کر سکتے ہیں“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا بی سکس ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر جوزف کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو عمران کالنگ۔ اوور“...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس باس جوزف اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... تھوڑی دیر بعد جوزف کی آواز سنائی دی۔

”کیا پوزیشن ہے لی کاف کی۔ اوور“...... عمران نے پوچھا۔

”باس ساحل کے ریسٹورنٹ سے نکل کر وہ والٹ کالونی کی کوٹھی نمبر تھری اے بلاک میں پہنچا ہے اور ابھی تک اندر ہے۔ اوور“...... جوزف نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”تم اس کی نگرانی جاری رکھو لیکن اس کے کسی کام میں مداخلت

نہ کرنا اور خیال رکھنا کہ اس کی نظروں میں نہ جاؤ۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”بے فکر رہیں باس میں نے پہلے ہی اس بات کا خصوصی طور پر خیال رکھا ہوا ہے۔ اوور“...... دوسری طرف سے جوزف نے کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس نے باری باری سب ساتھیوں کو کال کر کے انہیں لائٹ ہوٹل پہنچنے کا کہہ دیا کیونکہ اب ان کا علیحدہ رہنا بے کار ہو گیا تھا۔ عمران سمیت وہ سب لی کاف اور اس کے ساتھیوں کی نظروں میں پہلے ہی آ چکے تھے اور بہرحال یہ بات عمران کے لئے تشویش کا باعث تھی۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے باس کہ آخر آپ ان لوگوں کو اس قدر ڈھیل کیوں دے رہے ہیں۔ یہ سب لوگ ہماری نظروں کے سامنے ہیں آپ حکم کریں تو ہم ایک لمحے میں ان سب کو گولیوں سے اڑا دیں"...... لی کاف کے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک نوجوان نے انتہائی جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا تو لی کاف بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم ان باتوں کو نہیں سمجھتے شارمر۔ اصل بات یہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے وہ لارڈ میکائے کے پیچھے یہاں آئے ہیں اور اب جبکہ لارڈ میکائے واپس چلا گیا ہے تو ظاہر ہے وہ بھی اس کے پیچھے واپس چلے جائیں گے اس لئے میرے پاس ان پر حملہ کرنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا اور تم جانتے ہو کہ میں بلا وجہ خون خرابہ پسند نہیں کرتا۔ بس اتنی سی بات ہے کہ میں نے ان کے خلاف اب تک کوئی

ایکشن نہیں لیا ہے"...... لی کاف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ دونوں ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"لیکن آپ پہلے تو کہہ رہے تھے کہ آپ کو اس عمران کے خاتمے کا مشن دیا گیا ہے"...... شارمر نے کہا۔

"ہاں اصل مشن تو یہی ہے لیکن درمیان میں ایک اور مسئلہ بھی ہے کہ بلیک شارک تنظیم ابھی اوپن نہیں ہونا چاہتی اور بلیک شارک ہیڈ کوارٹر بھی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں الجھنا چاہتا۔ لارڈ میکائے کو بلیک شارک نے اس صورت میں عمران کو ہلاک کرنے کی اجازت دی ہے جب عمران لیبارٹری کے لئے خطرہ بن جائے۔ لارڈ میکائے دراصل اپنی جان کے خوف سے عمران کو ختم کرانا چاہتا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ اگر لیبارٹری کو درپیش یقینی خطرے کے بغیر میں نے عمران کو ختم کر دیا تو مین ہیڈ کوارٹر تک بہرحال اس کی رپورٹ پہنچ جائے گی کیونکہ مین ہیڈ کوارٹر کا مخبری کا نظام علیحدہ ہے اس کے بعد لارڈ میکائے اور باس دونوں نے اس بات سے انکار کر دینا ہے کہ انہوں نے مجھے ہیڈ کوارٹر کے احکامات سے ہٹ کر کوئی حکم دیا ہے اور نتیجہ یہ کہ میں مین ہیڈ کوارٹر سے کوئی انعام حاصل کرنے کی بجائے اس کے عتاب میں آ جاؤں گا اس لئے میں نے بھی اپنا ارادہ بدل دیا ہے اب جب تک عمران لیبارٹری کے لئے یقینی خطرہ نہیں بنے گا اس وقت تک میں بھی اسے

ہلاک نہیں کروں گا“...... لی کاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو کیا آپ کو معلوم ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے“...... شارمر نے پوچھا۔

”ہاں مجھے باس نے بتا دیا ہے کہ لیبارٹری یہاں اس ڈانمار جزیرے پر ہی موجود ہے اس لئے تو لارڈ میکائے کے واپس چلے جانے کے باوجود میں یہاں پر ہی رک گیا ہوں ورنہ تو میں بھی واپس چلا جاتا“...... لی کاف نے جواب دیا تو شارمر بے اختیار چونک پڑا۔

”تو پھر آپ نے لیبارٹری کی حفاظت کا تو کوئی بندوبست نہیں کیا۔ ایسا نہ ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی بالا ہی بالا وہاں پہنچ جائیں“...... شارمر نے کہا۔

”احمق ہو گئے ہو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی ہو رہی ہے۔ وہ ڈانمار میں جہاں کہیں جائیں گے ہمیں ان کے بارے میں رپورٹ ملتی رہے گی۔ دوسری بات یہ کہ لیبارٹری کا بورڈ سڑک پر تو نہیں لگا ہوا کہ وہ اسے پڑھ کر معلوم کر لیں گے کہ یہاں لیبارٹری ہے۔ یہ لیبارٹری بلیک شارک کے سیکشن گروپ سی شارک کی ہے۔ اس کی حفاظت بھی انتہائی جدید آلات سے کی جا رہی ہے اس لئے مجھے اس کے بارے میں کوئی فکر نہیں ہے“...... لی کاف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لی کاف نے ہاتھ بڑھا کر

ریسیور اٹھا لیا۔

”لی کاف بول رہا ہوں“...... لی کاف نے کہا۔

”اسکارپ بول رہا ہوں“...... دوسری طرف سے اس کے باس کی بھاری آواز سنائی دی۔

”اوہ باس آپ۔ فرمائیں باس“...... لی کاف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”لارڈ میکائے صاحب واپس پہنچ گئے ہیں اور ان سے میری بات ہوئی ہے۔ وہ تم سے سخت ناراض ہیں ان کا کہنا ہے کہ تم انتہائی احمق آدمی ہو کہ بجائے عمران کا خاتمہ کرنے کے تم اس کے ساتھ بیٹھ کر گپیں مار رہے تھے“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لی کاف بے اختیار چونک پڑا۔

”پھر آپ نے انہیں کیا جواب دیا ہے“...... لی کاف نے کہا۔

”میں نے انہیں بتایا تو ہے کہ اگر عمران پر وہاں فائر کھول دیا جاتا تو وہ لامحالہ سمجھ جاتا کہ لارڈ میکائے کی یہاں موجودگی اور اس پر حملے کا مطلب ہے کہ یہیں پر لیبارٹری ہے۔ اب لی کاف اس سے مل کر اسے نفسیاتی طور پر پریشان کر دے گا اور آپ کی واپسی کے بعد وہ لازماً یہی سمجھے گا کہ لی کاف کا مقصد لارڈ میکائے کی حفاظت تھی اس طرح اس کا ذہن کسی طور پر بھی لیبارٹری کی طرف نہ جائے گا“...... اسکارپ نے جواب دیا۔

”بالکل یہی بات ہے باس، عمران اور اس کے ساتھی میرے

آدمیوں کی نظروں میں ہیں اور لارڈ میکائے واپس جا چکے ہیں اس لئے اب میں نے یہ دیکھنا ہے کیا عمران اور اس کے ساتھی یہاں صرف لارڈ میکائے کے پیچھے آئے ہیں یا انہیں کسی طرح اس بات کا پتہ لگ گیا ہے کہ ڈانمار میں ہی وہ سپیشل لیبارٹری ہے جس میں فارمولا پہنچایا گیا ہے۔ اگر انہوں نے لیبارٹری کا رخ کیا تو پھر ان کا خاتمہ ایک لمحے میں ہو جائے گا اور اگر وہ لارڈ میکائے کے پیچھے آئے تھے تو پھر لارڈ میکائے کے واپس جانے کے بعد وہ بھی واپس چلے جائیں گے''...... لی کاف نے کہا۔

''عمران لارڈ میکائے کے پیچھے ہی ڈانمار پہنچا ہے کیونکہ اس نے لارڈ پیلس فون کر کے لارڈ کے بارے میں معلوم کیا تھا تو لارڈ کے منیجر نے اسے بتایا کہ لارڈ تفریح کے لئے ڈانمار گئے ہوئے ہیں جس پر وہ ڈانمار پہنچ گیا''...... اسکارپ نے جواب دیا۔

''منیجر نے اسے کیوں بتا دیا''...... لی کاف نے حیران ہو کر پوچھا۔

''اس نے ایڈیانا کی آواز میں منیجر سے بات کی اور منیجر اتنا جانتا تھا کہ ایڈیانا کا تعلق بلیک شارک سے رہا ہے اس لئے اس نے بتا دیا۔ یہ تو جب تمہاری طرف سے اطلاع ملی کہ تمہارے آدمیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو آتے ہوئے چیک کیا ہے اور وہ سمال شپ سروس کے ذریعے ڈانمار پہنچ رہے ہیں تو میں بے حد حیران ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہ کیسے معلوم ہوا

کہ لارڈ میکائے ڈانمار گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنے طور پر ان کے منیجر سے بات کی تب معلوم ہوا کہ عمران کی تو نہیں البتہ ایڈیانا کی کال آئی تھی جس پر میں سمجھ گیا کہ عمران نے ایڈیانا کی آواز میں کال کر کے معلوم کیا ہو گا''...... اسکارپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھیوں کے ایک اقدام کی مجھے سمجھ نہیں آئی باس اور میں اس سلسلے میں آپ سے بات کرنا چاہتا تھا''۔ اچانک لی کاف نے کہا۔

''وہ کیا''...... اسکارپ نے چونک کر پوچھا۔

''عمران اور اس کے ساتھی اپنی اصل شکلوں میں تھے وہ اصل شکلوں میں ہی سمال شپ پر سوار ہوئے لیکن راستے میں ان کے ساتھیوں نے میک اپ کر لیا جبکہ عمران نے میک اپ نہیں کیا اور وہ اصل شکل میں ہی ڈانمار پہنچا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ پہلے انہوں نے میک اپ کیوں نہیں کئے تھے''...... لی کاف نے کہا۔

''تمہارے آدمی یقیناً اس سمال شپ میں ان کے ساتھ آئے ہوں گے''...... باس نے پوچھا۔

''یس باس میرے دو آدمی ان کے ساتھ تھے اور انہوں نے اس کے ساتھیوں کے میک اپ کو چیک کیا اور اسی وجہ سے ہی یہاں ڈانمار میں اس کے ساتھی چیک ہو سکے ہیں''...... لی کاف نے جواب دیا۔

''تو کیا راستے میں اس عمران کو کوئی اطلاع بھی ملی تھی''۔ باس نے پوچھا۔

''کیسی اطلاع''...... لی کاف نے چونک کر پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ ڈانمار میں تمہاری موجودگی کی اسے اطلاع مل گئی ہوگی اس لئے اس نے اپنے ساتھیوں کو میک اپ کرا دیا ہو گا''...... باس نے کہا۔

''اگر ایسی بات ہوتی تو پھر وہ خود بھی میک اپ کر لیتا''...... لی کاف نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں سامنے لانے کے لئے اصل شکل میں ڈانمار پہنچا ہو اور اس کے ساتھی تمہاری نگرانی کر رہے ہوں''۔ باس نے کہا۔

''نہیں باس اس کے سارے ساتھی ہماری نظروں میں ہیں اور وہ علیحدہ تھے۔ عمران اکیلا ساحل پر پہنچا تو میں نے اس سے خود ہی بات کر لی۔ اب وہ لائٹ ہوٹل میں موجود ہے اور اس کے سارے ساتھی بھی وہاں پہنچ چکے ہیں''...... لی کاف نے کہا۔

''وہ یقیناً کسی گہرے چکر میں ہوگا۔ اس کی شاطرانہ ذہانت بھی اس کی مدد کرتی ہیں کہ وہ بظاہر کچھ اور نظر آتا ہے اور دراصل وہ کچھ اور کر رہا ہوتا ہے۔ لارڈ میکائے کی واپسی کے بعد اس کا ہوٹل میں قیام اس بات کو مشکوک بنا دیتا ہے کہ وہ صرف لارڈ میکائے کی وجہ سے وہاں گیا ہے''...... باس نے جواب دیا۔

''تو پھر کیا خیال ہے میں ایکشن میں آ جاؤں''...... لی کاف نے کہا۔

''مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے تم جیسے حالات دیکھو ویسے ہی ایکشن کرو۔ ہمیں بہرحال اس فارمولے اور اس لیبارٹری کی حفاظت مطلوب ہے''...... باس نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں کل تک دیکھتا ہوں اگر کل یہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں سے واپس نہ گیا تو پھر میں اس کے خلاف ایکشن میں آ جاؤں گا''...... لی کاف نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اب تمہاری وجہ سے وہاں رکا ہوا ہو''...... اچانک باس نے کہا۔

''میری وجہ سے کیا مطلب باس''...... لی کاف نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم لارڈ میکائے کی حفاظت کے لئے وہاں گئے تھے اب جبکہ لارڈ میکائے وہاں سے واپس چلا گیا ہے تو تمہاری وہاں موجودگی اسے مشکوک کر سکتی ہے''...... باس نے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ میری یہاں موجودگی سے وہ مشکوک ہو جائے گا کہ لیبارٹری ڈانمار میں ہی ہے''...... لی کاف نے کہا۔

''ہاں ایسا ہو سکتا ہے''...... باس نے کہا۔

''لیکن میں صرف اس شک کی بنا پر لیبارٹری کو چھوڑ کر کیسے واپس جا سکتا ہوں''...... لی کاف نے کہا۔

”تم ایک کام کرو بظاہر یہاں سے واپس ہوائی چلے جاؤ پھر میک اپ میں واپس آ جاؤ۔ اس طرح عمران کا شک بھی ختم ہو جائے گا اور اس کے بعد بھی اگر وہ ڈانمار میں رہتا ہے تو پھر یہ بات حتمی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ اسے کسی پراسرار ذریعے سے ڈانمار میں لیبارٹری کا علم ہو چکا ہے۔ اس صورت میں اسے ایک لمحے کی بھی مہلت دینا حماقت ہو گی“...... باس نے کہا۔

”ٹھیک ہے باس آپ کی یہ تجویز بہترین ہے۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں“...... لی کاف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو لی کاف نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے ٹون چیک کی اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”انکوائری پلیز“...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”لائٹ ہوٹل کا نمبر دیں“...... لی کاف نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ لی کاف نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو انکوائری آپریٹر نے بتائے تھے۔

”لائٹ ہوٹل“...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”آپ کے ہوٹل میں علی عمران صاحب رہ رہے ہیں ان سے بات کرائیں میرا نام لی کاف ہے“...... لی کاف نے کہا۔

”یس سر ہولڈ آن کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”عمران صاحب میں لی کاف بول رہا ہوں“...... لی کاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا تو آپ بول بھی لیتے ہیں ماشاء اللہ ماشاء اللہ چشم بددور۔ ورنہ میں تو سمجھا تھا کہ آپ صرف سننے کے لئے ہی پیدا ہوئے ہیں میرا مطلب ہے گونگے“...... عمران نے کہا تو لی کاف بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ ڈانمار جیسے جزیرے پر آ کر ہوٹل میں ساتھیوں سمیت قید ہو کر بیٹھے گئے ہیں۔ یہ جزیرہ تو جنت نظیر ہے عمران صاحب باہر نکلیں تفریح کریں۔ آپ کو یہاں کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہو گی۔ ویسے میں آپ کا ساتھ دیتا لیکن اب لارڈ میکائے کے واپس چلے جانے کے بعد مجبوراً مجھے بھی واپس جانا پڑ رہا ہے اس لئے مجبور ہوں“...... لی کاف نے کہا۔

”خصوصی طور پر اس اطلاع کا بے حد شکریہ۔ دراصل میں اور میرے ساتھی تم جیسے ٹاپ ایجنٹ کے خوف سے کمروں میں بند ہوئے بیٹھے ہیں۔ کیونکہ ایک تو لفظ شارک ہی بذات خود بے حد خوفناک ہے پھر شارک بلیک بھی ہو اور پھر اس کا ٹاپ ایجنٹ۔ یہ

سب مل کر اس قدر خوفناک صورتحال پیش کر رہے ہیں کہ مجھ جیسے کمزور دل بھلا تفریح کیا خاک کریں گے“...... عمران نے کہا۔

”میں نے تو آپ کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میرا آپ کے خلاف حرکت میں آنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور اب بھی میں آپ کو اس لئے اطلاع دے رہا ہوں کہ شاید آپ یہ سمجھ رہے ہوں کہ میں آپ کی نگرانی کر رہا ہوں“...... لی کاف نے کہا۔

”نگرانی تو اہم لوگوں کی ہوتی ہے۔ ہم جیسوں کو بھلا کون پوچھتا ہے۔ بہرحال اس اطلاع کا شکریہ“...... عمران نے جواب دیا۔

”اوکے گڈ بائی“...... لی کاف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”باس یہ عمران واقعی ذہین آدمی ہے۔ آپ کی بات سے اس نے فوراً اندازہ لگا لیا کہ آپ اسے خصوصی طور پر واپس جانے کی اطلاع دے رہے ہیں“...... شارمر نے کہا۔

”ظاہر ہے ذہین آدمی تو وہ ہے اس لئے تو وہ اس قدر معروف ہے لیکن مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس کی موت واقعی تقدیر نے میرے ہاتھوں لکھ دی ہے اور اب بھی وہ یہاں سے واپس نہ گیا تو پھر یہاں سے اس کی لاش ہی جائے گی“...... لی کاف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو شارمر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہوٹل لائٹ کے کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”ایڈی کراب بول رہا ہوں عمران صاحب“...... دوسری طرف سے ہوٹل منیجر ایڈی کراب کی آواز سنائی دی۔

”لیس کیا رپورٹ ہے فیکٹریوں کے بارے میں“...... عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

”عمران صاحب فلاسٹر ٹائر کمپنی کے بورڈ آف گورنرز میں لارڈ میکائے کا نام شامل ہے“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اس فیکٹری میں کوئی آدمی تمہارا جاننے والا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں اس کا سیکورٹی آفیسر میرا دوست ہے وہ یہاں ہوٹل

میں بھی اکثر آتا جاتا رہتا ہے“...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

”کس ٹائپ کا آدمی ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ٹائپ سے آپ کا کیا مطلب ہے عمران صاحب“...... ایڈی کراب نے پوچھا۔

”میں اس سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ یہ معلومات اس سے کس انداز میں حاصل کی جائیں۔ کیا دولت دے کر یا ریفرنس دے کر یا کوئی اور طریقہ ہے“...... عمران نے کہا۔

”اس بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ کبھی اس بارے میں اس سے بات نہیں ہوئی“...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

”اس کا نام کیا ہے اور وہ رہتا کہاں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”اس کا نام کاسٹر ہے اور وہ رہتا بھی اسی فیکٹری میں ہی ہے“...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

”اس کے علاوہ اور کوئی آدمی“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں عمران صاحب اور کسی سے میری واقفیت نہیں ہے“۔ ایڈی کراب نے جواب دیا۔

”کیا تم اس سیکورٹی آفیسر کاسٹر کو یہاں ہوٹل میں بلوا سکتے ہو“...... عمران نے پوچھا۔

”ہاں لیکن وجہ کیا بتاؤں“...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

”جو کچھ وہ یہاں کرنے آتا ہو وہی کچھ کہہ دینا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ یہاں ایک ویٹرس سے ملنے آتا ہے وہ اس کی گرل فرینڈ ہے“...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

”کیا نام ہے اس کی گرل فرینڈ کا“...... عمران نے پوچھا۔

”کیتھی ہے اس کا نام“...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

”یہ کیتھی کہاں رہتی ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن اگر آپ کہیں تو میں معلوم کر لیتا ہوں“...... ایڈی کراب نے کہا۔

”ہاں معلوم کر کے مجھے بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ کیا اس وقت کیتھی ڈیوٹی پر ہے یا نہیں“...... عمران نے کہا۔

”اوکے“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”عمران صاحب یہ کیسا مشن ہے کہ آپ مسلسل کمرے میں بند ہو کر بیٹھ گئے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”لگتا ہے کہ تم پر بھی شاید اس لی کاف کی باتوں کا اثر ہو گیا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ تو تفریح کی بات کر رہا تھا۔ میرا مطلب، تو مشن سے تھا“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہمارا اصل مشن اس لیبارٹری کو ٹریس کرنا ہے جہاں یہ فارمولا پہنچایا گیا ہے اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے کہ یہ لیبارٹری اسی جزیرہ ڈانمار پر ہی موجود ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر کے ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ اندازہ آپ نے کیسے لگایا"...... صفدر نے پوچھا۔

"اس کے پس منظر میں بہت سے عوامل ہیں۔ چونکہ تم سب لوگ یہاں بیٹھے بیٹھے بور ہو رہے ہو اور تم سب کے چہروں پر شدید بوریت کے تاثرات بھی واضح طور پر نمایاں ہیں خاص طور پر تنویر کا چہرہ تو بتا رہا ہے کہ وہ مرنے کی حد تک بور ہو چکا ہے اس لئے تمہاری بوریت دور کرنے کے لئے مجبوراً مجھے سارا پس منظر بتانا پڑ رہا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ بلیک شارک کے اصول کے مطابق جو گروپ کوئی فارمولا وغیرہ حاصل کرتا ہے تو اس پر کام بھی اسی گروپ کی لیبارٹری میں ہوتا ہے چونکہ اس فارمولے کے لئے سی شارک حرکت میں آیا ہے اس لئے لامحالہ فارمولا سی شارک کی لیبارٹری میں ہی پہنچایا گیا ہے۔ ہم سی شارک کے آدمیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے لارڈ میکائے تک پہنچے۔ لارڈ میکائے کے بارے میں اس کے مینجر نے بتایا کہ وہ تفریح کرنے ڈانمار گیا ہے اس سے چونکہ پوچھ گچھ ضروری تھی اس لئے ہمیں ڈانمار آنا پڑا۔ میرے ذہن میں اس سلسلے میں دو آئیڈیئے تھے۔ ایک تو یہ کہ لارڈ میکائے واقعی تفریح کرنے یہاں آیا ہے اور دوسری صورت یہ

تھی کہ ہو سکتا ہے ہاشام سے اسے یہ معلوم ہو گیا ہو کہ میں اس کی حقیقت سے واقف ہو گیا ہوں اس لئے وہ مجھ سے چھپنے کے لئے یہاں آیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہوتی تو پھر اس کا مینجر کیوں بتاتا کہ وہ ڈانمار گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے اس کے مینجر سے ایڈیانا بن کر بات کی تھی اور چونکہ یہ بات اب حتمی طور پر طے شدہ ہے کہ لارڈ میکائے کا تعلق بلیک شارک سے ہے بلکہ وہ سی شارک کا سپریم باس بھی ہے تو لامحالہ وہ اور اس کا مینجر بلیک شارک کے اہم ایجنٹوں سے بھی واقف ہوں گے اس لئے میں نے ایڈیانا بن کر بات کی اور اس کے مینجر کی باتوں سے معلوم ہوا کہ وہ واقعی ایڈیانا کو بلیک شارک کا ہی ایجنٹ سمجھتا ہے چنانچہ اس نے ڈانمار کا کے بارے میں بتا دیا۔ اب ظاہر ہے لارڈ میکائے مینجر سے یہ تو نہ کہہ سکتا تھا کہ وہ علی عمران سے بچنے کے لئے ڈانمار جا رہا ہے اس لئے تفریح کی بات کی گئی تھی میرے ذہن میں چونکہ یہ آئیڈیا موجود تھا اس لئے میں نے خود بھی اور تم سب کو بھی بغیر میک اپ کے یہاں آنے کا پروگرام بنایا کیونکہ اگر لارڈ میکائے واقعی مجھ سے چھپ کر یہاں پہنچا ہوا ہے تو اس نے لامحالہ یہاں میری چیکنگ کے لئے بھی کوئی نہ کوئی بندوبست کیا ہو گا۔ اس کے علاوہ مجھے معلوم تھا کہ پاکیشیا کا فارن ایجنٹ ایڈی کراب بھی ڈانمار میں شفٹ ہو چکا ہے۔ وہ اس ہوٹل

کا مینجر ہے۔ چنانچہ میں نے اسے فون کیا اور یہاں اپنے اور
تمہارے کمرے بک کرانے کے ساتھ ساتھ اس کی یہ ڈیوٹی بھی لگا
دی کہ وہ ہمارے ڈانمار پہنچنے سے پہلے ہماری چیکنگ کے سلسلے میں
لارڈ میکائے کو ٹٹولے۔ چنانچہ دوران سفر ایڈی کراب کا فون آیا کہ
لی کاف اور اس کے آدمی ہمارے استقبال کے لئے یہاں موجود
ہیں۔ جس پر میں نے تم سب کو میک اپ کا کہہ دیا لیکن میں خود
بغیر میک اپ کے یہاں پہنچا تا کہ لی کاف سے فوری ٹکراؤ ہو سکے
اور مجھے معلوم ہو جائے کہ لارڈ میکائے کس ٹائپ کے آدمی کو
سامنے لایا ہے۔ اس آدمی کی ٹائپ سے ہی معلوم ہو جائے گا کہ
لارڈ میکائے نے آخر ڈانمار جزیرے کا ہی رخ کیوں کیا ہے۔
بہرحال لی کاف خود مجھ سے ٹکرایا اور اپنے طور پر اس نے مجھ پر
نفسیاتی دباؤ ڈالنے کی کوشش کی اور پھر اسے ملنے والی فون کال سے
مجھے معلوم ہو گیا کہ اس کے آدمی تمہاری نگرانی کر رہے ہیں۔ اس
کا مطلب تھا کہ لی کاف مجھے پہلے سے جانتا ہے یا میرے متعلق
اسے پہلے سے ہی بریف کر دیا گیا ہے اور اس کے آدمی بھی
ہمارے ساتھ سمال شپ میں سفر کر رہے تھے اس لئے انہوں نے
تمہیں میک اپ کرتے دیکھا اور تمہارے پیچھے لگے رہے۔ لی کاف
سے ملاقات کے بعد ایک اور بات سامنے آئی کہ لی کاف بھی بلیک
شارک کا ٹاپ ایجنٹ ہے اور اس کا تعلق سی شارک سے ہے۔ لی
کاف کی یہاں موجودگی سے مجھے ایک اور شک پڑ گیا کہ کہیں وہ

لیبارٹری ڈانمار میں ہی نہ ہو“...... عمران نے کہا۔

”اس شک کی وجہ“...... صفدر نے کہا۔

”وجہ یہ کہ اپنے بہت سے آدمیوں کی پے در پے موت سے
گھبرا کر یقیناً سی شارک نے لی کاف کو میرے خلاف کام کرنے کا
حکم دیا ہو گا پھر انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ لارڈ میکائے سے
میں اس لیبارٹری کا پتہ معلوم کر سکتا ہوں۔ اب دو صورتیں سامنے
آئی ہوں گی کہ لیبارٹری ڈانمار میں ہے اور لارڈ میکائے گریٹ
لینڈ میں تو لی کاف کس طرح لارڈ میکائے اور لیبارٹری دونوں کی
حفاظت کرے گا۔ اس لئے یہ طے ہوا ہو گا کہ لارڈ میکائے بھی
تفریح کے بہانے ڈانمار پہنچ جائے اور لی کاف بھی اس کی حفاظت
کے بہانے ڈانمار پہنچ جائے اس طرح دونوں کام بیک وقت ہو
سکتے ہیں۔ اس بات کو کنفرم کرنے کے لئے میں نے لی کاف کے
سامنے براہ راست لارڈ میکائے سے بات کی تو لارڈ میکائے نے
فوراً ہی واپسی کی بات کر دی۔ ایڈی کراب کے آدمی لارڈ میکائے
کی نگرانی کر رہے تھے۔ اس طرح ایڈی کراب کے ذریعے مجھے
اطلاع مل گئی کہ لارڈ میکائے واقعی واپس چلا گیا ہے لیکن لی کاف
یہاں موجود ہے جبکہ اگر اس کا مقصد صرف لارڈ میکائے کو مجھ سے
تحفظ دینا ہوتا تو لامحالہ وہ بھی لارڈ میکائے کے ساتھ ہی واپس چلا
جاتا لیکن لارڈ میکائے کی واپسی کے باوجود وہ یہاں موجود ہے۔
اب ایک اور پوائنٹ بھی سامنے آتا ہے کہ سی شارک کا ہر آدمی گیم

کلبز کے کاروبار سے منسلک ہے اور ان کلبز میں لارڈ میکائے کا بڑا حصہ ہے۔ سمال شپ میں سفر کے دوران میں جو رسالہ پڑ رہا تھا اور جسے جولیا نے مجھے پورا پڑھنے نہ دیا تھا۔ وہ ڈانمار کے بارے میں ایک تعارفی تفصیلی رسالہ تھا۔ بہرحال اس میں یہاں کی دو فیکٹریوں کے بارے میں ذکر موجود تھا جو ٹائرز تیار کرتی ہیں میں نے ایڈی کراب سے بات کی تو ایڈی کراب نے بھی تصدیق کر دی کہ واقعی یہ دو فیکٹریاں موجود ہیں۔ میں نے ایڈی کراب سے کہا کہ وہ معلوم کر کے بتائے کہ ان دونوں فیکٹریوں یا ان میں سے کسی ایک فیکٹری میں لارڈ میکائے کا بھی حصہ ہے یا نہیں۔ اور ابھی تمہارے سامنے ایڈی کراب نے بتایا ہے کہ ایک فیکٹری جس کا نام فلاسٹر ٹائر کمپنی ہے۔ اس کے بورڈ آف گورنرز میں لارڈ میکائے کا بھی نام موجود ہے۔ ادھر ابھی تھوڑی دیر پہلے لی کاف نے خود فون کر کے مجھے خصوصی طور پر یہ بتانا چاہا کہ لارڈ میکائے کے جانے کے بعد وہ بھی واپس جا رہا ہے۔ اس طرح اس نے خود فون کر کے مجھے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ ڈانمار میں لیبارٹری نہیں ہے بلکہ لارڈ میکائے صرف مجھ سے چھپنے کے لئے یہاں آیا تھا اور لی کاف صرف لارڈ میکائے کا تحفظ کر رہا تھا لیکن اس کے لئے لی کاف کو خصوصی طور پر اطلاع دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ جوزف لی کاف کی نگرانی کر رہا ہے جوزف کو اس کے آدمی چیک نہیں کر سکے اور تمہارے سامنے میں نے جوزف کو ہدایت دے دی ہے کہ اگر

لی کاف ڈانمار سے باہر جائے تو وہ بھی اس کے پیچھے جائے اور اگر وہ وہاں سے پھر واپس ڈانمار آئے تو جوزف مجھے اس کی اطلاع کر دے گا۔ جہاں تک اس لیبارٹری کا تعلق ہے ہو سکتا ہے کہ یہ لیبارٹری اسی ٹائر فیکٹری کے نیچے بنائی گئی ہو۔ ایڈی کراب نے اس فیکٹری کے سیکورٹی آفیسر کاسٹر کے متعلق بتایا ہے ہو سکتا ہے اس سے اس بارے میں کوئی کلیو مل جائے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''یہ ایڈی کراب صاحب آپ سے صرف فون پر ہی کیوں بات کرتے ہیں جبکہ وہ اسی ہوٹل کے منیجر ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''باہر لازماً لی کاف کے آدمی موجود ہوں گے اور ایڈی کراب یہاں آنے پر وہ ان کی نظروں میں آ جائے گا''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو اس لئے آپ یہاں کمرے میں بند ہوئے بیٹھے ہیں کہ جب تک لیبارٹری کے بارے میں کوئی حتمی کلیو نہ ملے آپ کھل کر سامنے نہیں آنا چاہتے''...... اس بار کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے لی کاف کے آدمی باہر موجود ہیں۔ وہ لامحالہ ہماری نگرانی کریں گے اور میں نہیں چاہتا کہ حتمی کلیو ملے بغیر خواہ مخواہ الجھتا پھروں۔ ہو سکتا ہے میرے اندازے غلط ہوں اور لیبارٹری یہاں موجود نہ ہو''...... عمران نے کہا اور اس بار سب نے اثبات

میں سر ہلا دیئے۔ ان سب کے چہروں سے تفصیل سننے کے بعد بوریت کے تاثرات واقعی دور ہو گئے تھے۔

''شکر ہے تم لوگوں کے چہروں پر رونق تو آ گئی ورنہ میں تو سوچ رہا تھا کہ واپس جا کر میں تمہارے نقاب پوش چیف کو کیا جواب دوں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب چیف کو ہماری بوریت کے متعلق بتانے کی کیا ضرورت ہے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''ماشاء اللہ تمہارے چیف نے چن چن کر انتہائی حسین اور وجیہہ شخصیتیں سیکرٹ سروس میں بھرتی کر رکھی ہیں اور کسی شاعر نے کہا ہے کہ اداس اور بور لوگوں سے ملنا نہیں چاہیے ورنہ ملنے والے کا حسن بکھر جاتا ہے۔ اگر ملنے والے کا حسن بکھر سکتا ہے تو بذات خود ان اداس اور بور لوگوں کا کیا حال ہوتا ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ویسے اگر تم اس طرح ہمیں تفصیل بتا دیا کرو تو کیا تمہاری زبان گھس جائے گی''...... جولیا نے کہا۔

''تفصیل بتانے کے بعد میری شخصیت خود خالی خالی رہ جاتی ہے اور اگر تم نے اس شاعر کے قول پر عمل کرنا شروع کر دیا تو''...... عمران نے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ عمران کی اس بات پر تنویر بھی ہنس پڑا تھا۔

''وہ تو تفصیل نہ بتانے کے باوجود بھی تمہاری یہ حالت ہے کہ اداس الو دکھائی دیتے ہو''...... تنویر نے کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''اس کا فیصلہ تو جولیا کر سکتی ہے کہ الو اداس ہوتا ہے یا گدھا''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ پے در پے قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور سب نے شاید جبراً اپنی ہنسی روکنے کے لئے منہ بند کر لئے۔

''علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ایڈی کراب بول رہا ہوں عمران صاحب کیتھی گزشتہ دو روز سے رخصت پر ہے۔ اس کی رہائش گاہ قریب ہی ایک کالونی میں ہے۔ وہاں سے پتہ چلا ہے کہ وہ جزیرہ ہوائی گئی ہوئی ہے میں چاہتا تھا کہ اس کی مصروفیات کے بارے میں معلومات کر کے آپ کو بتاؤں اس لئے دیر ہو گئی ہے''...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

''کاسٹر کے متعلق معلوم کیا ہے کہیں وہ بھی تو اس محترمہ کے ساتھ ہوا تو نہیں ہو گیا''...... عمران نے کہا۔

''میں نے معلوم کیا ہے وہ فیکٹری میں ہی ہے''...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

''اس سے کس نمبر پر رابطہ ہو سکتا ہے''...... عمران نے پوچھا تو ایڈی کراب نے نمبر بتا دیا۔

"اس کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو ماسٹر نے حلیہ بھی بتا دیا۔

"او کے اب میں خود ہی اس سے بات کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر اسے چھوڑ کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور ایڈی کراب کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"فلاسٹر ٹائر کمپنی"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں گریٹ لینڈ سے لارڈ میکائے کا مینجر بول رہا ہوں۔ سیکورٹی آفیسر کاسٹر سے بات کرائیں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو کاسٹر بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر کاسٹر آپ کو بتا دیا گیا ہو گا کہ میں لارڈ میکائے صاحب کا مینجر مارش بول رہا ہوں"...... عمران نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر فرمائیں سر"...... کاسٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب کو آپ کے بارے میں خصوصی رپورٹ ملی ہے کہ آپ انتہائی فرض شناس اور دیانتدار آدمی ہیں اور سیکورٹی کے سلسلے میں آپ کی کارکردگی انتہائی شاندار ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ ان کی مہربانی اور عنایت ہے جناب"...... کاسٹر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"لارڈ صاحب نے آپ کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے آپ کو لیبارٹری میں ایک انتہائی اہم عہدہ دینے کا فیصلہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی کس میں جناب"...... کاسٹر نے چونک کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"لیبارٹری میں"...... عمران نے جواب دیا۔

"مگر جناب اس کے لئے تو مجھے ڈانمار سے باہر جانا پڑے گا اور میں"...... کاسٹر نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

"آپ سیکورٹی آفیسر ہیں اور آپ کو ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ آپ کی فیکٹری کے نیچے ایک لیبارٹری بھی کام کر رہی ہے"...... عمران نے لہجے میں قدرے ترشی پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"فیکٹری کے نیچے۔ اوہ نہیں جناب میں اس فیکٹری میں گزشتہ آٹھ سالوں سے کام کر رہا ہوں۔ اگر اس فیکٹری کے نیچے کوئی لیبارٹری ہوتی تو مجھے لازماً معلوم ہوتا۔ آپ شاید میرا امتحان لے

رہے ہیں جناب''...... کاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ لارڈ صاحب غلط بیانی کر رہے ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ جناب میرا یہ مطلب نہیں تھا اور نہ میری یہ جرأت ہوسکتی ہے جناب میں تو صرف حقیقت بیان کر رہا تھا''...... کاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے اگر آپ اس لیبارٹری میں اہم عہدہ حاصل نہیں کرنا چاہتے تو ٹھیک ہے آپ کی مرضی گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

''اس کا مطلب ہے ٹائیں ٹائیں فش''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''ضروری تو نہیں کہ تمہارے سب اندازے درست ثابت ہوں''...... تنویر نے موقع دیکھتے ہی کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''واقعی ضروری نہیں ہے۔ قدرت اسی لئے تو ایسے موقعے پیدا کر دیتی ہے کہ تنویر بھی بات کرنے کے قابل ہو سکے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی''...... تنویر نے کہا۔

''اس کا مطلب یہ ہوا عمران صاحب کہ اب ہمیں دوبارہ اس لارڈ میکائے کے پیچھے بھاگنا پڑے گا''...... صفدر نے کہا لیکن اس

سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''ایڈی کراب بول رہا ہوں عمران صاحب۔ آپ نے فون ڈائریکٹ کر دیا تھا''...... دوسری طرف سے ایڈی کراب کی آواز سنائی دی۔

''ہاں باہر ایک کال کرنی تھی''...... عمران نے جواب دیا۔

''عمران صاحب میں نے معلوم کر لیا ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے''...... دوسری طرف سے ایڈی کراب نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی جو لاؤڈر کی وجہ سے بات سن رہے تھے بے اختیار اچھل پڑے۔

''اچھا ویری گڈ۔ کہاں ہے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''فلاسٹر ٹائر کمپنی کے نیچے ہے''...... دوسری طرف سے ایڈی کراب نے کہا۔

''اس طرح حتمی طور پر اچانک کیسے معلوم ہو گیا''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے سوچا کہ اگر ڈانمار میں کوئی سائنسی لیبارٹری ہے تو لامحالہ ڈانمار میں رہنے والے ایک آدمی کو اس کا علم ہو گا۔ اس شخص کا نام کاروٹ ہے۔ یہ ریٹائرڈ سول انجینئر ہے اور کئی سالوں سے ڈانمار میں ہی مستقل رہائش پذیر ہے میرے ہوٹل کا مستقل گاہک

ہے اس لئے اکثر اس سے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ ایک بار اس نے بتایا تھا کہ وہ کرانس میں محکمہ سائنس ریسرچ سے وابستہ رہا ہے اور سائنسی لیبارٹری کی تعمیر کا ماہر سمجھا جاتا تھا۔ اس کی خدمات حکومت کرانس سے ہٹ کر دوسری بڑی تنظیمیں بھی حاصل کرتی رہتی تھیں اس لئے اس نے اس سلسلے میں بے پناہ دولت کمائی اور پھر ریٹائر ہونے کے بعد وہ مستقل طور پر ڈانمار میں ہی رہائش پذیر ہو گیا۔ میں نے اسے فون کیا تو وہ اپنی رہائش گاہ پر ہی موجود تھا۔ میں نے اس سے ویسے ہی گپ شپ کی اور پھر ویسے ہی سرسری طور پر میں نے کہا کہ ایک آدمی بتا رہا تھا کہ ڈانمار میں بھی کوئی سائنسی لیبارٹری ہے لیکن مجھے اس کی بات پر یقین نہیں آیا تو کاروٹ نے کہا کہ یہاں واقعی ایک سائنسی لیبارٹری موجود تھی۔ وہ اس جگہ پر تھی جہاں آج کل فلاسٹر ٹائر کمپنی ہے۔ پھر وہ لیبارٹری تباہ کر دی گئی اور اس کی جگہ فیکٹری بن گئی''...... ایڈی کراب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ کاروٹ کی یہ بات غلط ہے کہ لیبارٹری کو تباہ کر دیا گیا ہے کیونکہ لیبارٹری اب بھی موجود ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ واقعی پہلے لیبارٹری تباہ ہو گئی ہو لیکن پھر اسے خفیہ طور پر نئے سرے سے تعمیر کیا گیا ہو لیکن اس سے کم از کم یہ تو معلوم ہو گیا کہ اس فلاسٹر ٹائر فیکٹری کے نیچے لیبارٹری موجود

تھی''...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

''تمہارے کاسٹر سے بات ہوئی ہے۔ وہ گزشتہ آٹھ سالوں سے اس فیکٹری میں کام کر رہا ہے اس کا کہنا ہے کہ یہاں سرے سے کوئی لیبارٹری نہیں ہے اور اس کا لہجہ بتا رہا ہے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ویسے بھی وہ آدمی جھوٹ نہیں بولتا۔ خاصا سنجیدہ آدمی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ اس کا اس لیبارٹری سے کوئی لنک نہ ہو اس لئے اسے سرے سے اس بارے میں علم ہی نہ ہو''...... ایڈی کراب نے کہا۔

''اوکے پھر تم ایک کام کرو کہ کار لے کر ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ کے ساتھ پہنچ جاؤ میں میک اپ کر کے وہاں پہنچ رہا ہوں۔ میں خود کاروٹ سے تفصیلی بات کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کو وہاں سے آنے کی ضرورت نہیں ہے عمران صاحب میں آپ کو ہوٹل کا ایک خفیہ راستہ بتا دیتا ہوں۔ اس کا علم میرے علاوہ صرف چند لوگوں کو ہے آپ اس کے ذریعے باہر آ جائیں میں وہاں موجود ہوں گا''...... ایڈی کراب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

''اوکے میں نصف گھنٹے بعد پہنچ جاؤں گا''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''تم سب بھی میک اپ کر لو اور اپنا سامان بھی اٹھا لو اس خفیہ

راستے سے ہم سب یہاں سے اکٹھے نکلیں گے اور اب ہم سب ایڈی کراب کی دی ہوئی کوٹھی میں رہائش رکھیں گے کیونکہ جس قدر آرام ہمارے مقدر میں تھا وہ ہم نے کر لیا ہے اب ایکشن کا وقت آنے والا ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی کا پتہ بتا دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹیکسی ایک جھٹکے سے جزیرہ ہوائی کے ہوٹل ڈائمنڈ لائٹ کے سامنے جا کر رکی تو جوزف نے نیچے اتر کر ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ لی کاف کا تعاقب کرتا ہوا ڈانمار سے جزیرہ ہوائی پہنچا تھا۔

ایئر پورٹ پر ان کی کار موجود تھی جبکہ جوزف کو ٹیکسی ہائر کرنے میں وقت لگ گیا تھا لیکن جوزف نے معلوم کر لیا تھا کہ یہاں کے سسٹم کے مطابق ایئر پورٹ سے مسافروں کو لے جانے والی پرائیویٹ کاروں اور ٹیکسیوں کو ایئر پورٹ چھوڑنے سے پہلے چیکنگ سٹاپ پر مسافروں کی منزل بتانی پڑتی ہے اس لئے لی کاف کی کار نکل جانے کے باوجود جوزف نے اس چیکنگ سٹاپ سے ان کی منزل معلوم کر لی تھی اس لئے وہ ٹیکسی میں ایئر پورٹ سے سیدھا ہوٹل ڈائمنڈ لائٹ ہی پہنچا تھا۔

ڈائمنڈ لائٹ ہوٹل کا ہال خاصا بڑا اور انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا لیکن وہاں موجود لوگوں کی تعداد خاصی کم تھی بیشتر میزیں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ ایک طرف ایک بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر دو ایکریمین لڑکیاں موجود تھیں۔ جوزف نے سرسری انداز میں ہال کا جائزہ لیا لیکن لی کاف اور اس کا ساتھی ہال میں موجود نہ تھے اس لئے جوزف کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

''ابھی دو صاحبان ائیر پورٹ سے یہاں پہنچے ہیں وہ کون سے کمرے میں گئے ہیں''...... جوزف نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کون سے دو صاحبان کیا نام ہے ان کا''...... لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

''مجھے نام معلوم نہیں ہیں البتہ حلیئے معلوم ہیں''...... جوزف نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے لی کاف اور اس کے ساتھی کے حلیئے بتا دیئے۔

''اوہ یہ دونوں صاحبان تھوڑی دیر پہلے یہاں آئے تھے لیکن وہ یہاں رکنے کی بجائے دوسرے راستے سے چلے گئے ہیں میں نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا ہے''...... لڑکی نے جواب دیا۔

''دیکھو لڑکی میرا تعلق ایک سرکاری خفیہ ایجنسی سے ہے سمجھی اس لئے سچ بات کرو ورنہ''...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار سہم سی گئی۔

''وہ۔ وہ اوپر مینجر کے پاس گئے ہیں''...... لڑکی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ مجھے کہہ گئے تھے کہ اگر کوئی ان کے بارے میں پوچھے تو اسے نہ بتایا جائے''...... لڑکی نے جواب دیا۔

''اور اب اگر تم نے انہیں میرے متعلق بتایا تو تمہاری یہ نازک سی گردن دس جگہوں سے ٹوٹ جائے گی سمجھی''...... جوزف نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور مین گیٹ سے نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

پارکنگ میں واقعی وہ کار موجود تھی جس میں لی کاف اور اس کے ساتھی آئے تھا اس لئے جوزف مطمئن ہو گیا۔ پھر اسے وہاں تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن نہ ہی لی کاف اور اس کا ساتھی ہوٹل سے باہر آئے اور نہ ہی کوئی کار لینے آیا۔ جوزف ایک بار پھر مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا لیکن اس بار وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کاؤنٹر پر موجود دونوں لڑکیاں بدل چکی تھی۔

جوزف خاموشی سے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب مینجر آفس میں جا کر خود چیک کرنا چاہتا تھا کیونکہ ان لوگوں کی اتنی دیر تک مینجر آفس میں موجودگی کا بظاہر کوئی جواز نظر نہ آتا تھا۔ مینجر کے آفس کا دروازہ بند تھا اور باہر ایک باوردی آدمی کھڑا تھا۔

''جی صاحب''...... اس باوردی آدمی نے جوزف کو دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"اندر منیجر کے پاس کون لوگ موجود ہیں"...... جوزف نے دربان سے پوچھا۔

"کوئی نہیں۔ صاحب اکیلے ہیں اور لنچ کر رہے ہیں"۔ دربان نے جواب دیا۔

"لیکن ابھی ایک گھنٹہ پہلے میرے دوست منیجر کے پاس آئے تھے میں باہر ان کا انتظار کر رہا تھا لیکن ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی"...... جوزف نے کہا تو دربان چونک پڑا۔

"جی ایک گھنٹے میں تو کئی آدمی منیجر صاحب سے ملنے آ چکے ہیں۔ آپ کن کی بات کر رہے ہیں"...... دربان نے کہا تو جوزف نے لی کاف اور اس کے ساتھی کا حلیہ بتا دیا۔

"نہیں جناب میں تو صبح سے یہاں موجود ہوں ان حلیوں کے کوئی صاحبان صاحب سے ملنے نہیں آئے"...... دربان نے کہا لیکن اس کا جواب دینے کا انداز اور اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"دیکھو میرا تعلق ایک سرکاری خفیہ ایجنسی سے ہے اس لئے میرے ساتھ جھوٹ بولنے کا نتیجہ تم سمجھ سکتے ہو"...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب مجھے بھلا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے"...... دربان نے نظریں چراتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے یکلخت گھٹی گھٹی سی چیخیں نکلنے لگیں۔

جوزف نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر اسے ہوا میں اٹھا لیا تھا اور وہ ہوا میں اس طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا جیسے ہوا سے لڑ رہا ہو۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا اور آنکھیں باہر کو نکل آئیں۔ جوزف نے ایک ہلکا سا جھٹکا دے کر اسے دوبارہ زمین پر کھڑا کر دیا۔

"اب بولو ورنہ......" جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ چلے گئے ہیں عقبی راستے سے چلے گئے ہیں۔ مجھے منیجر صاحب نے بلا کر کہا تھا کہ کوئی پوچھنے آئے تو کہہ دینا کہ ان حلیوں کوئی صاحبان نہیں آئے"...... دربان نے دونوں ہاتھوں سے اپنا گلا مسلتے ہوئے انتہائی سہمے ہوئے اور خوفزدہ لہجے میں کہا تو جوزف آگے بڑھا اور اس نے دروازے پر زور سے ہاتھ مارا تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور جوزف اچھل کر اندر داخل ہوا تو سامنے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ میز پر واقعی لنچ کے برتن بھی موجود تھے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ۔ یہ کس انداز میں اندر آئے ہو"...... اس ادھیڑ عمر نے جوزف کو اس طرح اندر آتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو جوزف بڑے جارحانہ انداز میں آگے بڑھتا آیا تو منیجر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کون ہو تم۔ کیا چاہتے ہو"...... منیجر نے اس کا جارحانہ انداز دیکھ کر ایک ہاتھ سے میز کی دراز کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم فضا میں اچھلا اور وہ ایک چیخ مار کر دھماکے سے قالین پر جا گرا۔

جوزف نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے ہوا میں اٹھا لیا۔ مینجر بھی بالکل اسی طرح ہوا میں ہاتھ پیر مار رہا تھا جس طرح چند لمحے پہلے دروازے کے باہر موجود دربان ہوا سے لڑ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں تو ایک طرف زبان بھی باہر نکل آئی تھی۔ جوزف نے اسے بھی ایک ہلکا سا جھٹکا دے کر واپس زمین پر کھڑا کر دیا۔

"اب اگر مجھ سے اس لہجے میں بات کی تو گردن توڑ دوں گا بولو کہاں ہے لی کاف اور اس کا ساتھی"...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔ تو مینجر جس کے دونوں ہاتھ تیزی سے اپنا گلا مسل رہے تھے بے اختیار اچھل پڑا۔

"کک کک کون۔ کون۔ کس کی بات کر رہے ہو"...... مینجر نے رک رک کر کہا لیکن دوسرے لمحے جوزف کا ہاتھ گھوما اور مینجر ایک زور دار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا اچھل کر کئی فٹ دور ایک صوفے پر جا گرا۔ نہ صرف اس کے منہ سے کئی دانت نکل کر فرش پر گرے تھے بلکہ اس کی ناک اور منہ سے بھی خون فوارے کی طرح بہنے لگا تھا اور وہ صوفے پر گرنے کے بعد پلٹ کر نیچے فرش پر گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"ہونہہ چڑی جیسی ان کی جان ہے اور پھر جھوٹ بھی بولتے

ہیں"...... جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے بازو سے پکڑ کر مینجر کو اٹھایا اور صوفے کی ایک کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا بازو گھوما اور ایک ہی زوردار تھپڑ پڑتے ہی مینجر چیخ مار کر ہوش میں آ گیا لیکن ہوش میں آتے ہی اس کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

"خاموش رہو ورنہ......" جوزف نے غراتے ہوئے کہا تو مینجر کی آواز ہی نکلنی بند ہو گئی۔ وہ بری طرح سہما ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے کی حالت بگڑ گئی تھی۔ دونوں تھپڑوں نے اس کے چہرے پر زخم سے ڈال دیئے تھے۔ ناک اور منہ سے مسلسل خون ٹپک رہا تھا۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

"کہاں ہے لی کاف اور اس کا ساتھی"...... جوزف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ عقبی راستے سے چلے گئے ہیں"...... مینجر نے دہشت زدہ سے لہجے میں کہا۔

"کہاں گئے ہیں۔ بولو۔ صحیح جواب دینا"...... جوزف نے کہا۔

"وہ۔ وہ ڈانمار گئے ہیں"...... مینجر نے جواب دیا تو جوزف بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن وہ ہوٹل سے باہر تو نہیں نکلے۔ دیکھو سچ بول دو ورنہ"...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

"لی کاف اور شارمر دونوں نے عقبی کمرے میں میک اپ کیا

اور پھر عقبی راستے سے چلے گئے۔ انہوں نے یہاں سے ڈانمار کے لئے ہیلی کاپٹر چارٹرڈ کرایا تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ان کی نگرانی ہو رہی ہے اس لئے وہ ایسا کر رہے ہیں“...... منیجر نے جواب دیا۔

”کیا حلیئے تھے ان کے جب وہ یہاں سے گئے ہیں“۔ جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم عقبی کمرے سے راستہ جاتا ہے وہ دفتر واپس نہیں آئے تھے“...... منیجر نے کہا تو جوزف تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا دفتر سے نکل کر لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ باہر موجود دربان اب وہاں نظر نہیں آ رہا تھا۔ شاید وہ پہلے ہی دہشت زدہ ہو کر بھاگ گیا تھا جوزف ہوٹل سے نکل کر تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھا۔ کار کے قریب پہنچ کر اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور اس کی نال کار کے ڈور لاک پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔

ایک دھماکہ ہوا اور ڈور لاک کے پرزے بکھر گئے۔ پارکنگ میں موجود لوگ دھماکے کی آواز سن کر اس طرف متوجہ ہوئے لیکن جوزف کسی کی طرف دیکھے بغیر دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک جھٹکے سے اگنیشن کی تاریں کھینچیں اور انہیں ملا کر انجن سٹارٹ کیا اور اس کے ساتھ ہی کار اس قدر تیز رفتاری سے بیک ہوئی کہ کئی لوگ چیختے ہوئے چھلانگیں لگا کر ایک طرف ہٹے ورنہ وہ کار کے نیچے کچلے جاتے۔ جوزف نے اس قدر تیزی سے اسے موڑا کہ پہیوں کے

چیخنے کی آوازوں سے پورا پارکنگ ایریا گونج اٹھا۔

پھر جوزف نے کار کا رخ کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ ایک موٹر سائیکل سوار پولیس آفیسر تیزی سے کمپاؤنڈ گیٹ مڑ کر اندر آتا دکھائی دیا لیکن جوزف نے سٹیرنگ گھمایا اور کار بجلی کی سی تیزی سے اس کے قریب سے گزر کر سڑک پر پہنچی اور پھر گھوم کر ائیر پورٹ کی طرف دوڑتی چلی گئی۔ کار اس قدر تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ سڑک پر موجود ٹریفک کار کے انجن سے نکلنے والی خوفناک آوازوں کو سن کر ہی خود بخود کائی کی طرح پھٹتا چلا جا رہا تھا اس کے ساتھ ساتھ جوزف کے ہاتھ سٹیرنگ پر اس طرح چل رہے تھے جیسے وہ کسی ورزش میں مصروف ہو۔

اسی لمحے اسے اپنے پیچھے پولیس گاڑی کے سائرن کی آواز سنائی دی جوزف نے ایک لمحے کے لئے بیک مرر پر نظر ڈالی لیکن اس نے کار کی رفتار کم نہ کی تھی جبکہ پولیس کار مسلسل اس کے پیچھے تھی لیکن جس رفتار سے جوزف کار چلا رہا تھا اس رفتار سے کار چلانا شاید پولیس ڈرائیور کے بس میں بھی نہ تھا اس لئے وہ اس کے قریب نہ آسکے تھے۔

تھوڑی دیر بعد ائیر پورٹ کی حدود شروع ہو گئی تو جوزف نے کار تیزی سے موڑی اور پھر ائیر پورٹ کے باہر موجود چیک پوسٹ کو کراس کرتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا اس نے باوجود اشارے کے وہاں کار نہ روکی تھی۔ پارکنگ میں پہنچ کر اس نے ایک جھٹکے سے

کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر وہ نیچے اترا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ہیلی کاپٹر چارٹرڈ سروس کا کاؤنٹر تھا۔

"میرے دو دوستوں نے ڈانمار کے لئے ہیلی کاپٹر ہوٹل ڈائمنڈ لائٹ سے بک کرایا تھا کیا وہ چلے گئے ہیں یا موجود ہیں"۔ جوزف نے کاؤنٹر پر موجود لڑکی سے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ابھی پانچ منٹ پہلے روانہ ہو گئے ہیں وہ دونوں جناب"...... لڑکی نے جواب دیا تو جوزف تیزی سے مڑا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا وہ قریب ہی موجود واش رومز کی لمبی سے قطار میں سے ایک واش روم میں داخل ہو گیا اس نے جیب سے بی سکس ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر کے اس نے تیزی سے کال دینی شروع کر دی۔

"یس عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی تو جوزف نے اسے لی کاف کی واپسی کے متعلق ساری تفصیل بتا دی۔

"آپ انہیں ائیر پورٹ پر کور کر سکتے ہیں ابھی وہ ڈانمار نہیں پہنچے ہوں گے"...... جوزف نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے صرف یہ معلوم کرنا تھا کہ وہ واپس آتا ہے یا نہیں اور یہ معلوم ہو گیا۔ تم بھی واپس آجاؤ۔ لائٹ ہوٹل کے منیجر ایڈی کراب سے مل لینا وہ تمہیں بتا دے گا کہ میں کہاں ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جوزف نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور چہرے اور سر پر چڑھا ہوا ماسک اتار کر اس نے اسے اکٹھا کر کے واٹر ٹینک کا ڈھکنا اٹھا کر اندر ڈالا اور ڈھکنا بند کر دیا اور پھر واش روم کا دروازہ کھول کر وہ باہر آ گیا۔

اب وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔

اسے معلوم تھا کہ باہر پولیس اس کا انتظار کر رہی ہو گی کیونکہ یہاں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی قتل سے بھی بڑا جرم سمجھا جاتا تھا لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ پولیس اس کا انتظار وہیں باہر ہی کرے گی اور پاکیشیا پولیس کی طرح اندر آ کر اسے گرفتار نہیں کرے گی چنانچہ وہ اطمینان سے چلتا ہوا باہر کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے اس کار کے پیچھے پولیس کار کو موجود پایا جس میں وہ یہاں پہنچا تھا۔

پولیس کے دو سپاہی بڑی تیز نظروں سے کار کے قریب کھڑے باہر آنے والوں کو دیکھ رہے تھے۔ ائیر پورٹ پر خاصا رش تھا۔ جوزف اطمینان سے چلتا ہوا ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ایک پولیس آفیسر تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا۔

"مسٹر"...... پولیس آفیسر نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس"...... جوزف نے کہا۔

"آپ کا نام کیا ہے"...... آفیسر نے پوچھا۔

"میرا نام جوزف ہے"...... جوزف نے رک کر بڑے اطمینان

بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ سامنے سیاہ رنگ کی کار آپ چلا کر آئے تھے''...... پولیس آفیسر نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کار۔ نہیں آفیسر میں تو ٹیکسی پر آیا تھا اور اب واپس بھی ٹیکسی پر ہی جا رہا ہوں کیوں کیا ہوا ہے''...... جوزف نے کہا۔

''لیکن جو کار چلا کر آیا تھا اس کا کوٹ تو آپ کے کوٹ جیسا ہی تھا اور کاندھوں کی چوڑائی اور قد بھی آپ جیسا تھا البتہ اس کے بال سنہری اور ذرا سیدھے تھے مگر آپ کے بال تو''...... آفیسر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''سوری آفیسر نہ ہی یہ میری کار ہے اور نہ ہی میں کسی کار میں یہاں آیا ہوں۔ آپ کو یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے''...... جوزف نے درشت لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا اور آفیسر اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔

چند لمحوں بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھا واپس شہر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اس نے ٹیکسی ایک موڑ پر چھوڑی دی اور پھر پیدل چلتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ دو تین سڑکوں سے گزر کر اس نے ایک بار پھر ٹیکسی پکڑی اور اسے ساحل سمندر کی طرف چلنے کا آرڈر دے دیا۔

اس نے سمال شپ کے ذریعے واپس ڈانمار جانے کا فیصلہ کیا تھا اور اسے اب اپنی حرکت پر ہنسی آ رہی تھی کہ اس نے خواہ مخواہ

اس طرح کار اڑانے اور اسے بھگانے کا مظاہرہ کیا جبکہ عمران کو صرف اتنی معلومات چاہئے تھی کہ لی کاف واپس ڈانمار جاتا ہے یا نہیں اور یہ بات وہ اطمینان سے ہی ٹرانسمیٹر کال کر کے بتا سکتا تھا وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر یہی سوچ رہا تھا کہ عمران کے ساتھ کام کرنے کے لئے اسے واقعی اپنے دل و دماغ کو مزید ٹھنڈا رکھنے کی ضرورت ہے صرف مار دھاڑ اور شور شرابے کی مدد سے وہ باس کا ساتھ نہیں دے سکتا۔

"ایڈی کراب کار سائیڈ پر کر کے روک دو"...... عمران نے ایڈی کراب سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کو ایک سائیڈ پر کیا اور پھر اسے روک دیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ نے کار کیوں رکوائی ہے"۔ نوجوان نے کہا جو ایڈی کراب تھا۔

"مجھے ایک کال کرنی ہے"...... عمران نے کہا اور اس نے جیب سے جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ اسی ٹرانسمیٹر پر اس نے کچھ دیر قبل جوزف کی کال رسیو کی تھی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس جولیا بول رہی ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل کو فوراً ایئر پورٹ بھجوا دو۔ لی کاف اپنے

ایک ساتھی کے ساتھ چارٹرڈ ہیلی کاپٹر کے ذریعے ڈانمار پہنچ رہا ہے۔ اس کی نگرانی کرنی ہے لیکن ان دونوں کو کہہ دینا کہ وہ ہر طرح سے محتاط رہیں۔ وہ یقیناً میک اپ میں ہو گا اس لئے میں اس کے قدوقامت کی تفصیل بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے لی کاف کے قدوقامت کی تفصیل بتا کر اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں رکھ لیا۔

"اب چلو"...... عمران نے ایڈی کراب سے کہا تو اس نے کار آگے بڑھا دی۔

"اس کا مطلب یہی ہے عمران صاحب کہ لیبارٹری واقعی ڈانمار میں ہی ہے اسی لئے لی کاف واپس آ رہا ہے"...... ایڈی کراب نے کہا۔

"ہاں اب یہ بات حتمی طور پر طے ہو گئی ہے کہ لی کاف یہاں لارڈ میکائے کی حفاظت کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ وہ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے آیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ نے اس کی نگرانی کا حکم کیوں دیا ہے اسے گولی بھی تو ماری جا سکتی ہے"...... ایڈی کراب نے کہا۔

"تو اس سے کیا فرق پڑ جائے گا کیا بلیک شارک کے پاس ٹاپ ایجنٹوں کی کمی ہے وہ کوئی دوسرا بھیج دیں گے اور یہ تو ہمارے سامنے ہے جبکہ دوسرے کا تو پتہ بھی نہ چل سکے گا اور وہ ہماری لاعلمی میں ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے ویسے بھی جب تک وہ ہمارے

لئے حقیقی خطرہ نہ بن جائے تب تک ایسا کوئی انتہائی قدام کرنا حماقت کے سوا اور کیا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”لی کاف نے بھی شاید اسی لئے آپ پر حملہ نہیں کیا تھا“۔ ایڈی کراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ وہ واقعی سمجھدار آدمی ہے۔ مجھ پر حملہ کر کے وہ اس بات کو کنفرم نہیں کرنا چاہتا تھا کہ لیبارٹری یہاں ہے کیونکہ مجھے بھی معلوم ہے کہ بلیک شارک مجھ سے خوفزدہ ہے اس لئے یقیناً اسے یہی حکم ملا ہوگا کہ جب تک لیبارٹری کو خطرہ لاحق نہ ہو جائے وہ مجھ پر حملہ نہ کرے“...... عمران نے جواب دیا اور ایڈی کراب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک شاندار اور وسیع و عریض کوٹھی کے بڑے پھاٹک کے سامنے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے ستون پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا وہ اپنے چہرے مہرے اور لباس سے ملازم لگتا تھا۔

”میرا نام ایڈی کراب ہے۔ میں لائٹ ہوٹل کا مینجر ہوں کاروٹ صاحب سے فون پر بات ہوئی ہے“...... ایڈی کراب نے کہا۔

”اوہ یس انہوں نے مجھے ہدایات دے دی ہیں میں پھاٹک کھولتا ہوں آپ کار اندر لے آئیں“...... ملازم نے مودبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ ایڈی کراب واپس ڈرائیونگ سیٹ پر

آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور ایڈی کراب کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک نئے ماڈل کی کار پہلے سے موجود تھی۔ ایڈی کراب نے کار اس کے پیچھے لے جا کر روکی تو عمران کار سے باہر آ گیا ایڈی کراب بھی باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد وہی ملازم پھاٹک بند کر کے واپس پورچ میں آ گیا۔

”آئیں ادھر ڈرائنگ روم میں تشریف رکھیں میں صاحب کو اطلاع کرتا ہوں“...... ملازم نے کہا اور پھر برآمدے کی سائیڈ میں موجود ڈرائنگ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈرائنگ روم خاصا وسیع بھی تھا اور خاصے قیمتی فرنیچر سے بھی مزین تھا۔

”کاروٹ صاحب ضرورت سے زیادہ ہی امیر لگتے ہیں خاصی نمائش کر رکھی ہے انہوں نے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایڈی کراب بے اختیار ہنس پڑا۔

”وہ تو بہرحال امیر ہیں ہی لیکن ان کی بیگم ان سے بھی زیادہ امیر ہے وہ کرانس کے کسی لارڈ کی بیٹی ہیں اور شاہانہ انداز میں زندگی گزارنے کی قائل ہیں“...... ایڈی کراب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو وہی ملازم ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹرے میں رکھے ہوئے شراب کے بھرے دو جام اٹھا کر عمران اور ایڈی کراب کے سامنے میز پر رکھ دیئے۔

”صاحب آ رہے ہیں“...... ملازم نے کہا اور واپس چلا گیا۔

"تم دونوں پی سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایڈی کراب بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں زیادہ شراب پینے کا عادی نہیں ہوں"...... ایڈی کراب نے کہا تو عمران نے اپنا جام اٹھایا اور قریب ہی موجود ایک بڑے گملے میں انڈیل دیا مگر تھوڑی سی شراب اس نے جام کی تہہ میں چھوڑ دی اور جام واپس اپنے سامنے رکھ دیا۔ جبکہ ایڈی کراب نے چسکیاں لے کر شراب پینی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا لیکن جسمانی لحاظ سے وہ خاصا صحت مند دکھائی دے رہا تھا۔ ایڈی کراب اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف رکھیں میرا نام کاروٹ ہے"...... آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"مجھے مائیکل کہتے ہیں"...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ کاروٹ نے ایڈی کراب سے بھی مصافحہ کیا اور پھر وہ ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ایڈی کراب نے مجھے بتایا ہے کہ آپ سائنسی لیبارٹریوں کی تعمیر کے سلسلے میں بے پناہ مہارت رکھتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں ساری عمر اسی کام میں گزر گئی ہے لیکن اب تو میں ریٹائرڈ لائف گزار رہا ہوں۔ کیا آپ نے کوئی سائنسی لیبارٹری تعمیر

کرانی ہے"...... کاروٹ نے جواب دیا۔

"میرا تعلق جنوبی کرانس کے ایک ملک ہاروگا سے ہے ہماری کمپنی بھی سائنسی لیبارٹریوں کی تعمیر کا کام کرتی ہے اور میں بھی آپ کی طرح سول انجینئر ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی آپ تو میری ہی لائن کے آدمی ہیں"...... کاروٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں اسی لئے تو جیسے ہی ایڈی کراب نے آپ کے متعلق بتایا تو میں اسے زبردستی کھینچ کر یہاں لے آیا ہوں کیونکہ آپ جیسے ماہر سے ملاقات ہی میرے لئے باعث فخر ہے"...... عمران نے کہا تو کاروٹ کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کا بے حد شکریہ جناب کہ آپ میرے متعلق ایسے اچھے خیالات رکھتے ہیں"...... کاروٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے ایڈی کراب کو بتایا ہے کہ کسی زمانے میں یہاں ڈانمار میں بھی کوئی سائنسی لیبارٹری موجود تھی جسے بعد میں تباہ کر دیا گیا۔ کیا واقعی ایسا تھا کس کی لیبارٹری تھی اور کس نے اسے تباہ کیا"...... عمران نے کہا۔

"یہ آج سے دس بارہ سال پہلے کی بات ہے ڈانمار مجھے شروع سے ہی پسند رہا ہے اس لئے میں اکثر یہاں آتا جاتا رہتا تھا۔ یہاں واقعی ایک بڑی اور وسیع سائنسی لیبارٹری موجود تھی جو حکومت

کرانس کی ملکیت تھی اس کا انچارج ڈاکٹر ایرک یہاں کا مقامی آدمی تھا۔ وہ میرا دوست تھا اس لئے جب بھی میں ڈانمار آتا تو اس سے ضرور ملتا تھا۔ پھر ایک روز میں نے اخبار میں پڑھا کہ کسی غیر ملکی تنظیم نے یہ لیبارٹری تباہ کر دی ہے اور ڈاکٹر ایرک بھی مارا گیا ہے میں ڈانمار آیا تو میں نے دیکھا کہ واقعی لیبارٹری تباہ ہو چکی تھی پھر جب کچھ عرصے بعد میں دوبارہ یہاں آیا تو اس لیبارٹری کی جگہ ٹائر بنانے والی فیکٹری تعمیر ہو رہی تھی۔ میرے پوچھنے پر مجھے بتایا گیا کہ حکومت نے لیبارٹری والی جگہ کسی کو فروخت کر دی ہے اور انہوں نے لیبارٹری کو مکمل طور پر ختم کر کے اسے ہموار کر دیا ہے اور اب یہاں فیکٹری تعمیر ہو رہی ہے اور تب سے یہ فیکٹری یہاں کام کر رہی ہے''...... کاروٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''جب یہ لیبارٹری موجود تھی تو آپ نے اس کا نقشہ دیکھا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''نقشہ وہ کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''...... کاروٹ نے چونک کر پوچھا۔

''تاکہ معلوم ہو سکے کہ کس ٹائپ کی لیبارٹری تھی''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

''میں نے یہ ساری لیبارٹری گھوم کر دیکھی تھی۔ یہ سائراک ٹائپ کی سائنسی لیبارٹری تھی''...... کاروٹ نے جواب دیا۔

''اوہ پھر تو اس کے کئی خفیہ راستے ہوں گے کیونکہ سائراک ٹائپ کی لیبارٹری کہلائی ہی وہی جاتی ہے جس میں خفیہ راستے ہوں''...... عمران نے چونک کر کہا تو کاروٹ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ آپ واقعی سائنسی لیبارٹریوں کے بارے میں کافی کچھ جانتے ہیں۔ ورنہ تو اچھے اچھے انجینئر بھی سائراک کے بارے میں کچھ نہیں جانتے کیونکہ سائراک ٹائپ کی لیبارٹریاں بہت کم بنائی جاتی ہیں زیادہ تر ہنگوری ٹائپ لیبارٹریاں ہی بنتی ہیں''...... کاروٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''حکومتیں تو واقعی ہنگوری ٹائپ لیبارٹریاں ہی تعمیر کراتی ہیں لیکن ایسی تنظیمیں جو لیبارٹری کو خفیہ رکھنا چاہیں وہ سائراک ٹائپ لیبارٹریاں تعمیر کراتی ہیں جبکہ آپ کہہ رہے تھے کہ یہ لیبارٹری حکومت کرانس کی تھی''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں لیکن یہ بنی سائراک ٹائپ کی ہی تھی اور اس میں واقعی دو خفیہ راستے بھی تھے''...... کاروٹ نے کہا۔

''سائراک لیبارٹری تو میرا خاص سبجیکٹ ہے اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو کیا آپ کاغذ پر اس تباہ شدہ لیبارٹری کا نقشہ بنا کر دکھائیں گے ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی بات سامنے آ جائے جو میرے لئے نئی ہو اور اس طرح میں اپنے تجربے میں مزید اضافہ کر سکوں میں آپ کا شکر گزار ہوں گا''...... عمران نے انتہائی ممنونیت بھرے لہجے میں

کہا۔

''کوئی بات نہیں میں بنا دیتا ہوں میری یادداشت ہمیشہ سے اچھی رہی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود میں اب بھی اس کا درست نقشہ بنانے میں کامیاب رہوں گا''...... کاروٹ نے فخریہ لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی عمران اور ایڈی کراب بھی اٹھنے لگے۔

''تشریف رکھیں میں کاغذ اور قلم لے آؤں''...... کاروٹ نے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''آپ کا کیا خیال ہے کہ......'' ایڈی کراب نے کاروٹ کے جانے کے بعد بات کرتے ہوئے کہا لیکن عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو ایڈی کراب فقرہ مکمل کئے بغیر ہی خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کاروٹ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سفید موٹا کاغذ اور باکس تھا۔ عمران باکس دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ باکس نقشہ بنانے کے ضروری سامان کا ہی باکس تھا۔

''آپ کو تکلیف تو ہو رہی ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ ایسا کام کرتے ہوئے تو مجھے خوشی ہوتی ہے''...... کاروٹ نے کہا اور پھر اس نے کاغذ کو اپنے سامنے میز پر رکھا اور باکس کھول کر اس نے اس میں سے سامان

نکال کر باہر رکھنا شروع کر دیا۔

''آپ نے تو باقاعدہ باکس رکھا ہوا ہے نقشے بنانے والا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے نقشے بنانے کا بھی بے حد شوق رہا ہے اور میں نے اسے باقاعدہ سیکھا ہے''...... کاروٹ نے جواب دیا اور پھر اس نے نقشہ بنانا شروع کر دیا۔ عمران اور ایڈی کراب دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے کاروٹ واقعی نقشہ بنانے کا فن جانتا تھا۔ وہ بڑی مہارت سے نقشہ بنا رہا تھا پھر تقریباً ایک گھنٹے تک وہ کام کرتا رہا۔

''یس جناب یہ نقشہ تیار ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ اس تباہ شدہ لیبارٹری کا سو فیصد درست نقشہ ہے''...... کاروٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران مسکرا دیا کیونکہ واقعی یہ درست انداز میں بنایا گیا تھا۔ لیبارٹری کے نقشے سے ہی پتہ چلتا تھا کہ وہ خاصی وسیع لیبارٹری تھی اور سائرراک ٹائپ کی تھی۔

''اس کے دو خفیہ راستے اور ایک مین راستہ ہے یہ مین راستہ تو ظاہر ہے اس طرف ہو گا جدھر اب فیکٹری ہے''...... عمران نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں اور یہ خفیہ راستہ ساحل سمندر پر جا کر نکلتا تھا اور خاصا بڑا اور چوڑا تھا۔ یہاں سے شاید حکومت بھاری مشینری لیبارٹری تک پہنچاتی تھی البتہ یہ دوسرا خفیہ راستہ آمدورفت کے لئے تھا۔ یہ راستہ اس جگہ جا کر نکلتا تھا جہاں آج کل پراسٹ کلب بنا ہوا

ہے''...... کاروٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ راستہ اسی جگہ جا کر نکلتا تھا جہاں اب پراسٹ کلب ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں سو فیصد یقین ہے''...... کاروٹ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کیا یہ نقشہ میں لے سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''بالکل لے سکتے ہیں میرے کس کام کا ہے''...... کاروٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بے حد شکریہ آپ کی طرف سے انتہائی قیمتی تحفے کے طور پر یہ نقشہ میرے پاس رہے گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو ایڈی کراب بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے بڑے گرم جوشانہ انداز میں کاروٹ سے مصافحہ کیا اور پھر نقشہ تہہ کر کے اس نے اسے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور ڈرائنگ روم سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے کالونی کی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

''پراسٹ کلب کس کی ملکیت ہے''...... عمران نے ایڈی کراب سے پوچھا۔

''کرانس کا کوئی بزنس مین اس کا مالک ہے۔ البتہ اس کا منیجر ٹیری میرا واقف کار ہے''...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

''اب تو یہ بات حتمی طور پر طے ہو گئی کہ یہ لیبارٹری اب سی

شارک کے پاس ہے یہ تو کاروٹ کی خوش قسمتی ہے کہ سی شارک کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کاروٹ اس کے بارے میں اتنا کچھ جانتا ہے ورنہ تو کاروٹ کی ہڈیاں بھی قبر میں اب تک گل سڑ چکی ہوتیں لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ لیبارٹری کے راستے کا کیسے پتہ چلایا جائے''...... عمران نے کہا۔

''وہ ساحل سمندر والا راستہ شاید موجود ہو کیونکہ کلب والا راستہ تو اب ہو ہی نہیں سکتا ورنہ تو یہ بات لیک آؤٹ ہو چکی ہوتی''...... ایڈی کراب نے کہا۔

''یقیناً انہوں نے راستہ بدل دیا ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر وہ کچھ سوچ کر چونک پڑا۔

''کار کسی پبلک فون بوتھ کے قریب روکنا''...... عمران نے ایڈی کراب سے کہا۔

''کیا ہوا کس کو فون کرنا ہے میں آپ کو اپنا سیل فون دوں''...... ایڈی کراب نے کہا۔

''نہیں۔ سیل فون سے کال نہیں کرنی ۔ اہم کال ہے جو میں پبلک فون بوتھ سے کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا تو ایڈی کراب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''کال کہاں کرنا ہے''...... ایڈی کراب نے پوچھا۔

''یہاں کی تعارفی بک میں میری نظر سے ایک فرم کا نام گزرا تھا جو کیمیکلز سپلائی کرتی ہے۔ اس کا نام ٹاپ کلاس کمپنی ہے۔ میں

اس کے مینجر سے بات کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کیا فون پر بات کریں گے اس سے مل کیوں نہ لیں''۔ ایڈی کراب نے کہا۔

''نہیں جو کام فون پر ہو جاتے ہیں وہ ملنے پر نہیں ہو سکتے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایڈی کراب نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر کالونی سے باہر نکل کر وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ ایڈی کراب نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے قریب روک دی۔

''یہ لیں کارڈ''...... ایڈی کراب نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر عمران کو دیتے ہوئے کہا کیونکہ یہ فون بوتھ کسی نجی کمپنی کا تھا اور اس میں کارڈ استعمال ہوتا تھا عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کارڈ لیا اور پھر کار سے نیچے اتر کر وہ فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ انکوائری کے نمبر فری پریس ہو سکتے تھے اس لئے اس نے پہلے انکوائری کے نمبر پریس کئے۔

''یس انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ٹاپ کلاس کیمیکل کمپنی کے مینجر کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا عمران نے کریڈل دبایا اور پھر اس نے مخصوص خانے میں کارڈ ڈالا جب لائٹ آن ہو گئی تو اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع

کر دیئے۔

''یس سیکرٹری ٹو مینجر ٹاپ کلاس کیمیکل کمپنی''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''لارڈ میکائے بول رہا ہوں گریٹ لینڈ سے۔ مینجر سے بات کرائیں''...... عمران نے لارڈ میکائے کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ یس سر ہولڈ آن کریں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہیلو۔ مینجر جیکب بول رہا ہوں۔ حکم فرمائیں جناب''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

''آپ کو تو معلوم ہے کہ فلاسٹر لیبارٹری میری ملکیت ہے''۔ عمران نے بھاری لہجے میں کہا۔

''اوہ مجھے معلوم نہیں تھا جناب ڈاکٹر سموگی سے ہی بات ہوتی رہتی ہے انہوں نے کبھی آپ کا نام نہیں لیا۔ بہرحال اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ فلاسٹر ٹائر کمپنی آپ کی ملکیت ہے اور آپ کا لارڈ پیلس تو ڈانمار میں مشہور ہے میرے لائق کیا خدمت ہے جناب''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''مجھے اطلاع ملی ہے کہ ہمارا ایک مخالف گروپ اس لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے لئے ڈانمار پہنچنے والا ہے میں نے سوچا ہے کہ آپ کو میں پہلے سے ہی خبردار کر دوں کہ آپ نے کسی صورت میں

اس سلسلے میں زبان نہیں کھولنی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس سر۔ لیکن سر مجھ تک وہ کیسے پہنچ سکتے ہیں ویسے بھی یہ حلف تو شروع میں ہی لے لیا گیا تھا کہ ہم نے ڈانمار میں کسی لیبارٹری کے وجود کو تسلیم ہی نہیں کرنا‘‘...... جیکب نے جواب دیا۔

’’گڈ۔ بہرحال مخالف کو کمزور نہیں سمجھنا چاہئے لیکن اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے اور جب بھی ڈانمار آنا ہوا تو آپ سے ملاقات ہو گی اور میرا وعدہ کہ آپ کا ایسا تحفہ دیا جائے گا کہ آپ ہمیشہ یاد رکھیں گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’بے حد شکریہ جناب ہم تو آپ کے خادم ہیں جناب‘‘۔ جیکب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ڈاکٹر سموگی سے آپ میری کال کے بارے میں کوئی ذکر نہیں کریں گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس سر ٹھیک ہے سر‘‘...... دوسری طرف سے جیکب نے کہا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر کریڈل دبایا تو لائٹ بجھ گئی اور کارڈ خود بخود باہر آ گیا۔ عمران نے کارڈ پکڑا اور واپس آ کر کار میں بیٹھ گیا۔

’’کیا ہوا‘‘...... ایڈی کراب نے پوچھا۔

’’ابھی تو کچھ نہیں ہوا لیکن مستقبل میں شاید کچھ ہو جائے امید پر دنیا قائم ہے اور لڑکا ہو یا لڑکی اس کے بارے میں بھی کچھ کہنا ممکن نہیں‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایڈی کراب بے

اختیار ہنس پڑا۔

’’اب کہاں چلنا ہے‘‘...... ایڈی کراب نے پوچھا۔

’’کسی چوک پر مجھے اتار دو میں ٹیکسی سے چلا جاؤں گا تمہارا ساتھ جانا ٹھیک نہیں ہے‘‘...... عمران نے کہا تو ایڈی کراب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’جوزف تم تک پہنچے گا اسے رہائشی کوٹھی کا صرف پتہ بتا دینا خود ساتھ نہ آنا‘‘...... عمران نے کہا تو ایڈی کراب نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب اس خفیہ لیبارٹری کا واضح کلیو مل گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اب اس جیکب سے حتمی معلومات مل جائیں گی اس لئے اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"یہ سب کیا ہے باس۔ آپ نے اس نگرانی کرنے والے کر پکڑ کر اس سے پوچھ گچھ کرنے کی بجائے اسے صرف ڈاج کیوں دیا ہے"...... شارمر نے ساتھ بیٹھے ہوئے لی کاف سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں چارٹرڈ ہیلی کاپٹر میں سوار جزیرہ ہوائی سے ڈانمار واپس جا رہے تھے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں اس نگرانی کرنے والے پر ہاتھ ڈال کر عمران کو یہ بات کنفرم کر دیتا کہ میرے دل میں کوئی چور ہے۔ مسئلہ صرف اتنا تھا کہ ہم نے خفیہ طور پر واپس جانا تھا اور ہم جا رہے ہیں۔ اب وہ نگرانی کرنے والا وہاں ہمارا انتظار کرتا رہے گا اور پھر لامحالہ وہ عمران کو یہی رپورٹ دے گا کہ اس نے ہمیں کھو دیا ہے اور بس"...... لی کاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر اس نے کسی طرح معلوم کر لیا کہ ہم واپس ڈانمار گئے ہیں تو پھر۔ وہ آدمی مجھے خاصا خطرناک دکھائی دے رہا

تھا"...... شارمر نے کہا۔

"تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ میں اب مستقل طور پر میک اپ میں رہوں گا اور ویسے بھی اب عمران کے وہاں رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہا اس لئے زیادہ سے زیادہ وہ دو چار دن وہاں تفریح کر کے واپس چلا جائے گا"...... لی کاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس سچ پوچھیں تو اس بار میری سمجھ میں آپ کی پالیسی ہی نہیں آ رہی۔ دشمن سامنے ہے آسانی سے اسے ختم کیا جا سکتا ہے لیکن آپ نجانے کیوں اس سے چوہے بلی کا کھیل کھیل رہے ہیں"...... شارمر نے کہا۔

"تمہیں میں نے سب کچھ بتا تو دیا تھا"...... لی کاف نے کہا تو شارمر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ یس۔ سوری باس"...... شارمر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک لی کاف کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی۔ لی کاف نے چونک کر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو فلاشر کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس لی کاف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... لی کاف نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس عمران اور اس کے ساتھی اچانک ہوٹل سے غائب ہو گئے ہیں۔ ان کا سامان بھی غائب ہے حالانکہ ہمارے آدمی ان کی سختی سے نگرانی کر رہے تھے میں نے جب پڑتال کی تو معلوم ہوا ہے کہ وہ کسی خفیہ راستے سے نکل کر گئے ہیں۔ اوور''...... فلاشر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''خفیہ راستہ کیا مطلب۔ کیا تمہیں اس راستے کا علم نہیں تھا۔ اوور''...... لی کاف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''نہیں باس۔ منیجر اور اس کے چند خاص آدمیوں کے علاوہ اور کوئی اس خفیہ راستے سے واقف نہیں ہے۔ مجھے بھی ایک سپروائزر نے بتایا ہے وہ اس راستے کے بارے میں جانتا ہے اس نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اوور''...... فلاشر نے جواب دیا۔

''پھر انہیں اس راستے کا کیسے علم ہو گیا تم اس بات کو چیک کرو یقین ہوٹل کا کوئی آدمی ان سے ملا ہوا ہو گا۔ اوور''...... لی کاف نے کہا۔

''میں نے معلوم کیا ہے باس''...... واضح طور پر تو معلوم نہیں ہو سکا البتہ مجھے شک پڑتا ہے کہ یہ کام منیجر ایڈی کراب کی مدد سے ہوا ہے کیونکہ ان کے غائب ہونے پر میں نے جب ہوٹل ایکسچینج میں پڑتال کی تو پتہ چلا کہ اس عمران اور ایڈی کراب کے درمیان کئی بار فون پر باتیں ہوئی ہیں۔ اوور''...... فلاشر نے جواب دیا۔

''تو تم نے پہلے ایکسچینج میں عمران کے فون کی چیکنگ کا کوئی

انتظام نہیں کیا تھا۔ اوور''...... لی کاف نے تیز لہجے میں کہا۔

''کیا تھا باس لیکن ان کالوں کا جو ہوٹل سے باہر کی تھیں لیکن عمران نے ایکسچینج کی مدد سے باہر کوئی کال نہیں کی۔ باقی ہوٹل کے اندر روم سروس اور منیجر وغیرہ کی بات تو مسافروں سے ہوتی رہتی ہے اور وہ ظاہر ہے مشکوک نہیں ہو سکتی تھی۔ اوور''...... فلاشر نے جواب دیا۔

''تم ایسا کرو۔ اس منیجر کو اغوا کر کے پوائنٹ ٹو پر پہنچا دو۔ میں شارمر کے ساتھ وہیں آ رہا ہوں اس کے بعد میں خود اس منیجر سے پوچھ گچھ کروں گا۔ اوور''...... لی کاف نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے فلاشر نے کہا۔

''اوور اینڈ آل''...... لی کاف نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

''پائلٹ''...... لی کاف نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... پائلٹ نے مڑ کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم نے ہمیں ایئر پورٹ پر نہیں اتارنا بلکہ شمال کی طرف سافٹ پارک کے قریب اتار دینا اور پھر تم واپس ایئر پورٹ چلے جانا''...... لی کاف نے کہا۔

''یس سر''...... پائلٹ نے مڑ کر ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

'' اس کا مطلب ہے کہ کھیل شروع ہو گیا ہے''...... شارمر نے
لی کاف سے مخاطب ہو کر کہا۔

'' ہاں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اس طرح غائب ہونے
سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ بات تو یقینی ہے کہ انہیں کسی
صورت بھی لیبارٹری کے بارے میں علم ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر وہ کیا
کھیل کھیلیں گے''...... لی کاف نے کہا اور شارمر نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک پارک کے قریب کھلے
میدان میں اتر گیا تو لی کاف اور شارمر دونوں ہیلی کاپٹر سے اتر
گئے۔ لی کاف نے پائلٹ کو ایک بڑا نوٹ انعام میں دیا اور پائلٹ
ہیلی کاپٹر کو ایک بار پھر فضا میں لے گیا۔

'' آؤ اب چلیں''...... لی کاف نے کہا اور تیزی سے پارک کی
طرف بڑھنے لگے تھوڑی دیر بعد انہیں ٹیکسی مل گئی۔ لی کاف نے
اسے ایک رہائشی کالونی کا پتہ بتایا اور ٹیکسی اس رہائشی کالونی کی
طرف روانہ ہو گئی اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ دونوں ایک
درمیانے درجے کی ایک کوٹھی میں داخل ہو رہے تھے۔

'' وہ مینجر ہاتھ لگ گیا ہے فلاشر''...... لی کاف نے برآمدے
میں موجود ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

'' وہ ہوٹل سے غائب ہے میرے آدمی اس کا انتظار کر رہے
ہیں جیسے ہی وہ واپس آیا اسے اغوا کر لیا جائے گا''...... فلاشر نے
جواب دیا۔

'' شارمر اب تم گروپ کو کنٹرول کرو اور جیسے ہی مینجر یہاں
آئے تم نے مجھے اطلاع کرنی ہے اور اس کے ساتھ ہی پورے
ڈانمار میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش شروع کر دو میں
انہیں ہر قیمت پر ٹریس کرانا چاہتا ہوں''...... لی کاف نے شارمر
سے مخاطب ہو کر کہا اور شارمر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لی کاف
اس کوٹھی کے کمرے میں داخل ہوا جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا
تھا۔ اس نے عقبی دیوار میں موجود ایک الماری کھولی اور اس میں
سے جدید ساخت کا بڑا سا ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر
اس نے اس پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

'' ہیلو۔ ہیلو۔ ٹاپ ایجنٹ لی کاف کالنگ۔ اوور''...... لی کاف
نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے
کہا۔

'' یس آر۔ ایس اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ایک مشینی
سی آواز سنائی دی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے لوہے کی کئی گراریاں
چلنے کے نتیجے میں یہ آواز پیدا ہو رہی ہو۔

'' آر ایس ڈبلیو زیتھورا سے بات کرائیں۔ اوور''...... لی کاف
نے کہا۔

'' سپیشل کوڈ۔ اوور''...... دوسری طرف سے اسی طرح مشینی آواز
میں پوچھا گیا۔

'' آر ایس ڈبلیو ٹرپل زیرو ون۔ اوور''...... لی کاف نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

''آر ایس ڈبلیو کوڈ دوہراؤ۔ اوور'' ...... دوبارہ وہی مشینی آواز سنائی دی۔

''ڈبلیو ایکس ڈبلیو ون۔ اوور'' ...... لی کاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کوڈ او کے۔ اوور'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو لارک زیتھورا بول رہا ہوں۔ اوور'' ...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''لی کاف بول رہا ہوں زیتھورا۔ اوور'' ...... اس بار لی کاف نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے بتایا گیا ہے کہ تم ڈانمار سے کال کر رہے ہو۔ وہاں کیسے پہنچ گئے۔ اوور'' ...... زیتھورا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو تمہیں اس سارے کھیل کی اطلاع ہی نہیں دی گئی حالانکہ میرا خیال تھا کہ تمہیں لارڈ صاحب ساتھ ساتھ بریف کر رہے ہوں گے۔ اوور'' ...... لی کاف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کس کھیل کی بات کر رہے ہو۔ اوور'' ...... زیتھورا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو لی کاف نے اسے اسکارپ سے ہونے والی ساری بات اور پھر لارڈ میکائے کا ڈانمار پہنچنا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی یہاں آمد۔ پھر لارڈ میکائے اور عمران سے ملاقات لارڈ میکائے کی واپسی اور پھر اس کی واپسی اور اب دوبارہ ڈانمار

آنے تک تمام تفصیل بتا دی۔

''لیکن لارڈ میکائے کو ڈانمار جانے کی کیا ضرورت تھی کیا ڈانمار کے علاوہ وہ کہیں اور نہ جا سکتے تھے۔ اوور'' ...... زیتھورا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایسا میرے مشورے سے ہوا ہے۔ کیونکہ مجھے اسکارپ نے کہا تھا کہ میں لارڈ میکائے کے ساتھ ساتھ لیبارٹری کی بھی حفاظت کروں۔ اس پر میں نے کہا تھا کہ میں بیک وقت دو جگہوں پر کیسے کام کر سکتا ہوں۔ اصل بات تو لیبارٹری کی حفاظت ہے اس لئے لارڈ میکائے بھی وہاں پہنچ جائیں تو اس طرح دونوں کی حفاظت ہو جائے گی۔ اوور'' ...... لی کاف نے کہا۔

''تم نے بہت بڑی حماقت کی ہے لی کاف۔ تم نے عمران کو ڈانمار کا راستہ دکھا دیا ہے ورنہ وہ ساری عمر سر پٹکتا رہتا تو اسے ڈانمار کا خیال نہ آتا اب وہ کسی عفریت کی طرح لیبارٹری تک پہنچ جائے گا۔ اوور'' ...... زیتھورا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہے زیتھورا تم لوگ خواہ مخواہ اس سے مرعوب ہو۔ میں اس سے مل چکا ہوں۔ اس کے ساتھیوں کو بھی چیک کر چکا ہوں۔ وہ میرے خیال کے مطابق عام ایجنٹوں سے ذرا زیادہ چالاک اور شاطر ہیں اور بس۔ اوور'' ...... لی کاف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم یہ باتیں اس لئے کر رہے ہو لی کاف کہ تم نے اسے ابھی

حرکت میں نہیں دیکھا۔ اسے چونکہ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کا اصل ٹارگٹ کہاں ہے اس لئے وہ خاموش ہے جیسے ہی اسے اصل ٹارگٹ کا علم ہوا وہ بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑے گا اور اس وقت تمہیں اس کی اصل صلاحیتوں کا علم ہو گا تم نے انتہائی حماقت کی ہے۔ مجھے اگر ذرا بھی علم ہو جاتا تو میں تمہیں اور لارڈ میکائے دونوں کو ڈانمار کا رخ نہ کرنے دیتا۔ اب مجھے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رافٹ سموگی سے بات کرنی پڑے گی کہ اگر وہ فارمولا وہاں سے شفٹ ہو سکتا ہے تو پھر اس کا وہاں سے شفٹ ہو جانا ہی بہتر ہے۔ تم کچھ دیر انتظار کرو میں ڈاکٹر رافٹ سموگی سے بات کر لوں پھر تمہیں خود کال کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... زیتھورا نے انتہائی تلخ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ لی کاف نے بھی منہ بناتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''پتہ نہیں اس عمران نے ان لوگوں پر کیا جادو کیا ہوا ہے کہ جسے دیکھو اس سے مرعوب بلکہ خوفزدہ نظر آتا ہے''...... لی کاف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو آر ایس ڈبلیو کالنگ۔ اوور''...... وہی مشینی آواز سنائی دی۔

''یس ٹاپ ایجنٹ لی کاف اٹنڈنگ۔ اوور''...... لی کاف نے

کہا۔

''سپیشل کوڈ۔ اوور''...... دوسری طرف جسے پوچھا گیا تو لی کاف نے سپیشل کوڈ دوبارہ دوہرا دیا پھر آر ایس ڈبلیو کوڈ دوہرایا۔

''کوڈ او کے۔ اوور''...... دوسری طرف سے مشینی آواز سنائی دی۔

''ہیلو لی کاف زیتھورا بول رہا ہوں۔ اوور''...... چند لمحوں بعد زیتھورا کی آواز سنائی دی۔

''ہاں کیا ہوا۔ اوور''...... لی کاف نے کہا۔

''میری ڈاکٹر رافٹ سموگی سے بات ہوئی ہے۔ اس فارمولے پر کام شروع ہو چکا ہے اس لئے اب وہ فارمولا وہاں سے شفٹ نہیں ہو سکتا۔ اوور''...... زیتھورا نے کہا۔

''تو میں نے کب کہا ہے کہ تم فارمولا لیبارٹری سے شفٹ کر دو۔ آخر تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم ایک آدمی سے اس قدر خوفزدہ ہو رہے ہو۔ اوور''...... لی کاف نے تلخ لہجے میں کہا۔

''اس بارے میں تمہارے جذبات اپنی جگہ سچے ہیں لی کاف۔ لیکن ہمیں کسی بھی معاملے کا ہر پہلو سے خیال رکھنا پڑتا ہے۔ میں سی شارک ہیڈ کوارٹر کا چیف ہوں اور سی شارک کے ساتھ ہزاروں افراد وابستہ ہیں۔ مجھے ان سب کو سامنے رکھ کر پالیسیاں بنانی پڑتی ہیں۔ ویسے مجھے اگر معمولی سا بھی شبہ ہو جاتا کہ اس فارمولے کے پیچھے عمران لگا ہوا ہے تو میں کبھی بھی اس فارمولے کو ہیڈ کوارٹر سے

پاس نہ کراتا لیکن اب جبکہ ہیڈ کوارٹر نے اسے پاس کر دیا ہے اور اس کی تیاری کا وسیع پیمانے پر حکم بھی دے دیا ہے تو اب میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا اور مجھے حقیقتاً اس بات پر شدید غصہ ہے کہ لارڈ میکائے اور تم اس عفریت کو ڈانمار لے آئے ہو۔ اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم فوری طور پر اس کا خاتمہ کر دو۔ اوور''۔ زیتھورا نے کہا۔

''لیکن بلیک شارک ہیڈ کوارٹر اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ میں اسے ہلاک کروں پھر تم کیسے کہہ رہے ہو کہ میں اس کا خاتمہ کر دوں۔ اوور''...... لی کاف نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اس کا ڈانمار پہنچ جانا اور لیبارٹری کا ڈانمار میں موجود ہونا۔ یہ دونوں باتیں بتا رہی ہیں کہ اس وقت لیبارٹری اور فارمولا دونوں کو انتہائی شدید اور حقیقی خطرات لاحق ہو چکے ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ لارڈ میکائے کی خصوصی درخواست پر مین ہیڈ کوارٹر نے اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ اگر لیبارٹری اور فارمولے کو حقیقی خطرہ لاحق ہو جائے تو عمران کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اوور''۔ زیتھورا نے کہا تو لی کاف مسکرا دیا۔

''گڈ ویری گڈ۔ بس مجھے اسی فیصلے کا انتظار تھا اور میں نے اسی لئے تمہیں کال کی تھی اب تم مطمئن ہو جاؤ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو چوہوں کی طرح گھیر کر مار دوں گا۔ اوور''...... لی کاف نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''انتہائی ہوشیاری سے کام کرنا لی کاف۔ تم سی شارک کے بہترین ایجنٹ ہو اور میں دوستی کے ساتھ ساتھ تمہاری صلاحیتوں کی بھی دل سے قدر کرتا ہوں اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم ضائع ہو جاؤ۔ اوور''...... زیتھورا نے کہا۔

''تم قطعی فکر نہ کرو البتہ یہ بتاؤ کہ لیبارٹری جو فلاسٹر ٹائر فیکٹری کے نیچے موجود ہے اس کے خفیہ راستے کہاں کہاں ہیں تاکہ میں ساتھ ساتھ اس کی نگرانی کا بھی بندوبست کر دوں۔ اوور''...... لی کاف نے کہا۔

''ویسے تو میرا خیال ہے کہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی اور تمہارے علاوہ شاید میں کسی کو بتاتا بھی نہ لیکن تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس لیبارٹری کے دو خفیہ راستے ہیں لیکن ان میں سے ایک خفیہ راستہ جو بڑا ہے اسے مکمل طور پر بلاک کر دیا گیا ہے اس لئے ادھر سے تو کسی کے اندر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جبکہ دوسرا راستہ ڈانمار کے شمال میں واقع گرین پیلس سے جاتا ہے۔ گرین پیلس میں خصوصی تربیت یافتہ کمانڈوز اور خصوصی تربیت یافتہ کتے رکھے گئے ہیں لیکن اس راستے کو بھی لیبارٹری کے اندر سے کلوز کر دیا گیا ہے۔ لیبارٹری میں دو ماہ کے لئے خوراک اور ہر قسم کی سپلائی کا ذخیرہ کر دیا گیا ہے اور تمام ضروری سائنسی اور غیر سائنسی سامان اسٹاک کر دیا گیا ہے اس لئے ادھر سے بھی عمران اور اس کے ساتھی اندر نہیں جا سکتے۔ گرین پیلس کا انچارج میکوانڈ

ہے میں اسے تمہارے متعلق بریف کر دیتا ہوں تم اس سے مل لو اور چاہو تو وہاں کا چارج سنبھال لو۔ چاہو تو صرف نگرانی تک اپنے آپ کو محدود رکھو یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے کیونکہ تمہاری عادت میں جانتا ہوں کہ تم اپنی مرضی سے کام کرنے کے عادی ہو۔ اوور''...... زیتھورا نے کہا تو لی کاف بے اختیار مسکرا دیا۔

''بے حد شکریہ زیتھورا اس کا فون نمبر اگر معلوم ہو تو مجھے بتا دو میں خود ہی اس سے موقع محل کے مطابق بات کر لوں گا۔ اوور''...... لی کاف نے کہا تو دوسری طرف سے زیتھورا نے فون نمبر بتا دیا گیا۔

''اوکے اب قطعی بے فکر ہو جاؤ اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت کا جشن منانے کی تیاری کر لو۔ اوور''...... لی کاف نے کہا۔

''اوکے یہ واقعی میرے لئے بہت بڑی خوش خبری ہو گی۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ لی کاف نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے اٹھا کر الماری میں رکھا اور واپس آ کر میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر بیٹھ گیا وہ اب پوری طرح مطمئن بلکہ ایک لحاظ سے خاصا مسرور نظر آ رہا تھا کیونکہ اب اسے واضح طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کی باقاعدہ اجازت مل چکی تھی۔ تھوڑی دیر بعد میز پر موجود انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر

رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... لی کاف نے کہا۔

''فلاشر بول رہا ہوں باس۔ مینجر ایڈی کراب ڈارک روم میں پہنچ چکا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کہاں سے ملا ہے''...... لی کاف نے پوچھا۔

''وہ کار میں واپس ہوٹل پہنچا ہی تھا کہ ہم نے اسے گھیر لیا اور بے ہوش کر کے یہاں لے آئے ہیں''...... فلاشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے اسے ہوش میں لے آؤ میں ابھی تھوڑی دیر بعد پہنچ رہا ہوں۔ شارمر کی طرف سے کوئی اطلاع ملی ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کے متعلق''...... لی کاف نے پوچھا۔

''ابھی تک کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ ویسے باس اگر آپ کہیں تو اس ایڈی کراب کے ذہن کو مشین کے ذریعے سے چیک کر لیا جائے''...... فلاشر نے کہا۔

''پہلے میں خود اس سے بات کروں گا پھر اس بارے میں فیصلہ کروں گا''...... لی کاف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹر کام کا رسیور رکھا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو سی شارک ہیڈ کوارٹر کے انچارج زیتھورا نے اسے بتائے تھے۔

''گرین پیلس''...... ایک انتہائی سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"میکوانڈ سے بات کراؤ میں لی کاف بول رہا ہوں"...... لی کاف نے تحکمانہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس دوران سی شارک ہیڈ کوارٹر نے میکوانڈ کو اس کے بارے میں بریف کر دیا ہوگا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس میکوانڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ٹاپ ایجنٹ لی کاف بول رہا ہوں۔ تمہیں سی شارک ہیڈ کوارٹر نے میرے بارے میں بریف کر دیا ہوگا"...... لی کاف نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا مشن لے کر یہاں ڈانمار پہنچ چکی ہے اور میں اس کے خلاف کام کر رہا ہوں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ لیبارٹری کا خفیہ راستہ گرین پیلس سے جاتا ہے اس لئے تمہیں ہر لحاظ سے چوکنا رہنا ہوگا"...... لی کاف نے کہا۔

"ویسے تو یہ راستہ لیبارٹری کے اندر سے کلوز کیا جا چکا ہے اس کے باوجود ہم پوری طرح چوکنا اور الرٹ ہیں"...... میکوانڈ نے جواب دیا۔

"میں فوری طور پر تمہارے پاس نہیں آنا چاہتا کیونکہ اس طرح

ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس کا لیڈر عمران ہے اسے اس گرین پیلس کے بارے میں اطلاع مل جائے لیکن اگر مجھے ضرورت محسوس ہوئی تو میں خود گرین پیلس کا چارج سنبھال لوں گا۔ البتہ میں تمہیں اپنی خاص فریکوئنسی بتا دیتا ہوں۔ کسی بھی مشکوک معاملے کی صورت میں تم فوری مجھ سے رابطہ کرو گے"...... لی کاف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی ذاتی فریکوئنسی بتا دی۔

"یس سر۔ میں نے فریکوئنسی نوٹ کر لی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لی کاف نے اوکے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچا تو وہاں ایک کرسی پر ایک نوجوان رسیوں سے جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ نوجوان کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا لیکن اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ کمرے میں فلاشر اور اس کے دو ساتھی بھی موجود تھے۔

"تم نے کس بنا پر کہا تھا کہ اس کا ذہن مشین کے ذریعے چیک کیا جائے"...... لی کاف نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے فلاشر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کو جب اغوا کئے جانے کے لئے بے ہوش کرنے کی کوشش کی گئی تو اس نے ایسے ردعمل کا اظہار کیا تھا جیسے یہ خاصا تربیت یافتہ آدمی ہو۔ اس لئے میں کہہ رہا تھا"...... فلاشر نے کہا۔

"تم اسے ہوش میں نہیں لے آئے"...... لی کاف نے کہا۔

''میں نے سوچا کہ آپ کے سامنے ہی ہوش میں لایا جائے تاکہ آپ خود اس کا ردعمل دیکھ سکیں''...... فلاشر نے کہا۔

''ٹھیک ہے لے آؤ اسے ہوش میں''...... لی کاف نے کہا تو فلاشر نے اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا اور وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس نوجوان کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ فلاشر، لی کاف کے ساتھ پڑی ہوئی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

فلاشر کے ساتھی نے آگے بڑھ کر نوجوان کے چہرے پر پے در پے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر نوجوان کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا تو فلاشر کا ساتھی پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا مطلب۔ کک کک کون ہو تم۔ اور یہ۔ یہ میں کہاں ہوں''...... نوجوان نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے انداز میں سامنے بیٹھے ہوئے لی کاف اس کے ساتھیوں اور کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے تھے فلاشر۔ اس کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ عام آدمی نہیں ہے''...... لی کاف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''تم کون ہو اور مجھے کیوں باندھ رکھا ہے تم لوگوں نے''۔ نوجوان نے کہا اس بار اس کا لہجہ پہلے کی نسبت خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

''تمہارا نام ایڈی کراب ہے اور تم لائٹ ہوٹل کے منیجر ہو۔

پاکیشیا کا علی عمران اور اس کے ساتھی تمہارے ہوٹل میں مقیم رہے ہیں اور تم نے انہیں خفیہ راستے سے ہوٹل سے نکلنے میں مدد دی ہے۔ بولو کہاں ہیں علی عمران اور اس کے ساتھی''...... لی کاف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھی۔ کیا مطلب۔ کون عمران۔ ہوٹل میں تو بے شمار لوگ آتے جاتے رہتے ہیں میرا ان سے کیا تعلق ہو سکتا ہے''...... ایڈی کراب نے کہا۔

''تمہارے تعلق کا ہمارے پاس ثبوت موجود ہے۔ یہ درست ہے کہ تم نے ان کے کمرے میں جا کر ان سے ملاقات نہیں کی لیکن تمہاری اور عمران کی ہوٹل فون کے ذریعے بات چیت ہوتی رہی ہے اور اس کا ہمارے پاس ثبوت موجود ہے''۔ لی کاف نے کہا

''یہ کیسے ہو سکتا ہے میں کسی مسافر کو کال کروں۔ ہاں اگر کسی مسافر نے ہوٹل کے انتظامات کے سلسلے میں شکایت کرنے کے لئے مجھے کال کیا ہو تو ایسا ہوتا رہتا ہے۔ ویسے میں ذاتی طور پر کسی عمران یا پاکیشیائیوں سے واقف نہیں ہوں''...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

''یہ واقعی تربیت یافتہ آدمی ہے۔ ٹھیک ہے دو ہی صورتیں ہیں یا اس پر تشدد کیا جائے یا پھر مشین کے ذریعے اس کا ذہن چیک کیا جائے تب اصل بات سامنے آ جائے گی''...... لی کاف نے فلاشر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیسے آپ حکم کریں"...... فلاشر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مشین سے چیک کرو مجھے اس کی چیخیں سننے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات چاہئیں"...... لی کاف نے کہا تو فلاشر نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو وہ دونوں تیزی سے مڑے اور کمرے کے دروازے سے باہر نکل گئے۔

"دیکھو ایڈی کراب اگر تمہارے ذہن کو میں نے مشین سے چیک کیا تو تم ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر معذور ہو سکتے ہو۔ اس کے بعد ظاہر ہے مینٹل ہسپتال ہی تمہارا ٹھکانہ ہو گا یا پھر دوسری صورت یہ ہو گی کہ تمہیں گولی مار دی جائے۔ اس لئے تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ تم مجھے از خود بتا دو کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں میرا وعدہ کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا"...... لی کاف نے ایڈی کراب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے قطعی سچ کہا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ میں کسی عمران یا اس کے ساتھی کو نہیں جانتا۔ میں تو سیدھا سادا کاروباری آدمی ہوں۔ اس سے پہلے میں جزیرہ ہوائی میں ہوٹل بزنس کرتا تھا پھر کئی سالوں سے ڈانمار آ گیا ہوں میرے متعلق تم ڈانمار شہر کے کسی آدمی سے یا کاروباری ادارے سے پوچھ سکتے ہو۔ میرا کبھی بھی کسی جرم سے تعلق نہیں رہا"...... ایڈی کراب نے

جواب دیا۔

"او کے تمہاری مرضی ابھی سچ جھوٹ سامنے آ جائے گا"...... لی کاف نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور فلاشر کے دونوں ساتھی ایک ٹرالی کو دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ٹرالی پر ایک مستطیل شکل کی مشین رکھی ہوئی تھی جس پر سرخ رنگ کا کور چڑھا ہوا تھا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ کیسی مشین ہے اور تم کیا کرنا چاہتے ہو میرے ساتھ"...... ایڈی کراب نے حیرت کے ساتھ ساتھ سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو لی کاف بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ ذہن کو چیک کرنے والی خاص مشین ہے ابھی تم سب کچھ خود سچ سچ بتا دو گے"...... لی کاف نے کہا۔

"مم مگر میں نے تو جو سچ ہے بتا دیا ہے۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں۔ تم میرا ذہن تو خراب نہیں کر دو گے۔ بولو۔ جواب دو مجھے۔ مم مم۔ میں"...... ایڈی کراب حقیقتاً بے حد خوفزدہ نظر آ رہا تھا اور خوف سے اس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔

"بتایا تو ہے باقی عمر تمہاری مینٹل ہسپتال میں گزرے گی یا پھر تمہیں قبر میں ہی جانا پڑے گا۔ اس لئے اب بھی وقت ہے۔ ابھی سے سچ سچ بتا دو"...... لی کاف نے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں میرا یقین کرو میں سچ کہہ رہا ہوں"...... ایڈی کراب نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس دوران

فلاشر کے ساتھیوں نے مشین سے کور ہٹا کر اسے نیچے رکھا اور مشین میں موجود پلاسٹک کا ایک بڑا سا ہیلمٹ نما خول اٹھا کر انہوں نے زبردستی کرسی پر بندھے ہوئے ایڈی کراب کے سر اور چہرے پر چڑھا کر اس کی گردن پر ہک کر دیا۔

اب ایڈی کراب کا چہرہ شفاف پلاسٹک کے اندر سے واضح نظر آ رہا تھا اور چہرے سے وہ انتہائی خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور چہرے پر وحشت کے تاثرات بے حد واضح تھے۔

"اگر یہ تربیت یافتہ ہوتا تو اس کا ردعمل اس مشین کے سلسلے میں ایسا نہ ہوتا"...... لی کاف نے ہونٹ چباتے ہوئے ساتھ بیٹھے فلاشر سے کہا۔

"ہاں باس میرا خیال ہے کہ مشین کی حد تک یہ تربیت یافتہ نہیں ہے ویسے یہ ہوشیار اور انتہائی خرانٹ آدمی ہے"...... فلاشر نے جواب دیا اور لی کاف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فلاشر کے ساتھیوں نے مشین کی پاور سپلائی کا سوئچ بورڈ میں لگایا اور پھر مشین کو آن کر کے انہوں نے اس کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ مشین پر لگے ہوئے بے شمار چھوٹے بڑے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور ڈائلوں پر سوئیاں حرکت کرنے لگیں۔

مشین میں سے ہلکی ہلکی گونج سنائی دے رہی تھی چند لمحوں بعد ایڈی کراب کا بندھا ہوا جسم خود بخود ڈھیلا پڑ گیا تھا اور اس کی

آنکھیں بند ہو گئی تھیں اور چہرے پر موجود وحشت کے تاثرات بھی ختم ہو گئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے مشین کے آن ہوتے ہی وہ انتہائی پرسکون ہو گیا ہو۔ پھر فلاشر کے ساتھی نے مشین کے ساتھ لگا ہوا ایک مائیک جس کے ساتھ لچھے دار تار منسلک تھی اٹھا کر لی کاف کی طرف بڑھا دیا۔ مائیک لی کاف کے ہاتھ میں دے کر وہ مشین کی طرف بڑھا اور پھر اس نے مشین کا سرخ رنگ کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا اسی لمحے ایڈی کراب کو زور دار جھٹکا لگا اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... لی کاف نے اسے جھٹکا لگتے اور آنکھیں کھولتے دیکھ کر مائیک کے ساتھ لگا ہوا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"ایڈی کراب"...... مشین میں سے آواز نکلی لیکن لہجہ مشینی تھا۔

"کیا کام کرتے ہو"...... لی کاف نے پوچھا۔

"لائٹ ہوٹل کا منیجر ہوں"...... جواب دیا گیا۔

"علی عمران کو کب سے جانتے ہو"...... لی کاف نے پوچھا۔

"میں کسی علی عمران کو نہیں جانتا"...... اسی طرح مشینی لہجے میں جواب دیا گیا تو لی کاف کے ساتھ ساتھ فلاشر بھی چونک پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران اور اس کے ساتھی تمہارے ہوٹل میں مقیم رہے ہیں تم ان کے ساتھ ہوٹل پر فون پر باتیں کرتے رہے ہو"...... لی کاف نے کہا۔

"یہ غلط ہے۔ میں نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جانتا ہوں اور نہ ہی علی عمران کو اور نہ ہی میں نے ان سے فون پر کوئی بات کی ہے اور نہ ہی مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ ہوٹل میں مقیم رہے ہیں"...... ایڈی کراب نے جواب دیا تو لی کاف کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔

"تم نے انہیں ہوٹل کے خفیہ راستے سے فرار کرایا ہے۔ کہاں ہیں یہ لوگ"...... لی کاف نے پوچھا۔

"میں نے انہیں فرار نہیں کرایا اور نہ ہی میں ان کے بارے میں کچھ جانتا ہوں"...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

"تم ہوٹل سے نکل کر کہاں گئے تھے"۔ اچانک لی کاف نے کہا

"اپنے ایک پرانے دوست کاروٹ سے ملنے گیا تھا"...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

"یہ واقعی بے خبر ہے۔ کھول دو اسے اور بے ہوش کر کے اسے باہر کہیں پھنکوا دو"...... لی کاف نے مائیک آف کر کے فلاشر سے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اسے زندہ چھوڑنا کیا ضروری ہے گولی نہ مار دی جائے"۔ فلاشر نے بھی مائیک اس کے ہاتھ سے لے کر کرسی پر سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں خواہ مخواہ کی قتل و غارت گری سے پرہیز کیا کرو۔ یہ شخص اس چکر میں ملوث نہیں ہے اس لئے اسے مارنے کی کیا ضرورت

ہے البتہ اس کی نگرانی کراتے رہنا"...... لی کاف نے کہا۔

"ایک بار پھر کوشش کر کے دیکھ لیں ہو سکتا ہے کہ یہ جھوٹ بول رہا ہو"...... فلاشر نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ اس مشین کے استعمال سے صرف سچ سامنے آتا ہے۔ ایک بار پوچھا جائے یا ہزار بار۔ یہ مشین کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہر بار ایسے ہی جواب دے گا۔ جب اس نے کہہ دیا ہے کہ یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہیں جانتا تو پھر بلاوجہ ہمیں وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے اور مشین سے اسے چیک کرنے کا مشورہ تم نے ہی دیا تھا۔ نانسنس"...... لی کاف نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن نجانے مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے"...... فلاشر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نانسنس۔ تم اسے نہیں اب اس مشین کو جھوٹا قرار دے رہے ہو"...... لی کاف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں تو......" فلاشر نے کہنا چاہا۔

"اس مشین کے سامنے طاقتور سے طاقتور انسان بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ یہ شعور کے ساتھ ساتھ لاشعور کو بھی کھنگالتی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس نے جو کہا ہے وہ سچ ہے۔ تم وہی کرو جو میں نے کرنے کو کہا ہے۔ سمجھے تم"...... لی کاف نے غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ سامنے میز پر رکھے ہوئے نقشوں پر جھکا ہوا تھا۔ میز پر دو نقشے رکھے ہوئے تھے ایک ڈانمار جزیرے کا تفصیلی نقشہ تھا اور دوسرا نقشہ وہ تھا جو کاروٹ نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا کر دیا تھا۔ وہ اس وقت ایڈی کراب کی دی ہوئی کوٹھی میں موجود تھا۔

کمرے میں اس وقت اس کے ساتھ صرف جولیا موجود تھی۔ باقی ساتھیوں کو اس نے کلب اور ساحل سمندر کو چیک کرنے کے لئے بھیجا تھا جہاں سے کاروٹ کے مطابق دو راستے موجود تھے لیکن عمران کو یقین تھا کہ یہ لیبارٹری جب بلیک شارک نے خریدی ہو گی تو لامحالہ اس کے نئے راستے بنا دیئے گئے ہوں گے اور وہ اب اس لیبارٹری کے نقشے کو سامنے رکھ کر ممکنہ راستوں کو ہی تلاش کر رہا تھا۔ اسے واپس آئے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی۔

”جوزف ابھی تک نہیں آیا حالانکہ تم کہہ رہے تھے کہ وہ ایڈی

کراب سے مل کر سیدھا یہاں آئے گا“...... اچانک جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ واقعی اسے اب تک تو آ جانا چاہئے تھا لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ بائی ایئر آنے کی بجائے سمال شپ سروس کے ذریعے آ رہا ہوں۔ اس صورت میں اسے ڈانمار آنے میں بھی کافی دیر لگ جائے گا لیکن اس کے باوجود میں ایڈی کراب سے معلوم کر لیتا ہوں“...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”لائٹ ہوٹل“...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”مینجر سے بات کراؤ میں پرنس بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”اسسٹنٹ مینجر ہیلی سے بات کر لیں۔ مینجر صاحب کو ہوٹل کے سامنے ان کار سے اغوا کر لیا گیا ہے اور پولیس انہیں تلاش کر رہی ہے“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران چونک پڑا اور اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”ہیلو اسسٹنٹ مینجر ہیلی بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”پرنس بول رہا ہوں۔ ایڈی کراب کو کیا ہوا ہے“...... عمران نے کہا کیونکہ وہ ہیلی سے واقف تھا۔ ایڈی کراب نے خفیہ راستے

سے انہیں باہر لے جانے کے لئے ہیلی کو ہی خصوصی طور پر ان کے پاس بھیجا تھا۔

''اوہ آپ۔ ایڈی کراب کو ہوٹل کے سامنے اس کے کار سے باہر آتے ہی بے ہوش کر کے اغوا کر لیا گیا ہے پولیس انہیں تلاش کر رہی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کس نے یہ واردات کی۔ تمہیں اس بات کا کوئی اندازہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''پولیس تو ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا سکی لیکن میں نے اپنے طور پر جو تحقیقات کی ہے اس کے مطابق اس واردات میں ایک شخص فلاشر کا ہاتھ ہے فلاشر، کرانس سے یہاں آیا ہوا ہے اس کے ساتھ ایک مقامی آدمی ہے اسے شناخت کیا گیا ہے اس کار کو البتہ تلاش کیا جا رہا ہے جس میں ایڈی کراب کو اغوا کر کے لے جایا گیا ہے اس کا پتہ چل گیا تب ہی اصل لوگ سامنے آئیں گے''...... ہیلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا اور ایک دیو ہیکل سیاہ فام جوزف نے ایڈی کراب کے پاس پہنچنا تھا اگر وہ آجائے تو اسے میرا پتہ بتا دینا وہی پتہ جہاں تم نے مجھے پہنچایا تھا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں اسے پتہ بتا دوں گا''...... ہیلی نے کہا۔

''اور سنو۔ اگر ایڈی کراب کا پتہ چل جائے تو مجھے ضرور بتانا''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا فون نمبر کیا ہے''...... ہیلی نے پوچھا تو عمران نے اسے فون نمبر بتا دیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

''یہ ایڈی کراب کو کس نے اغوا کیا ہو گا کہیں یہ کام لی کاف اور اس کے ساتھیوں کا نہ ہو''...... جولیا نے کہا وہ لاؤڈر پر ہیلی کی باتیں سن رہی تھی۔

''لگتا تو ایسا ہی ہے۔ وہ ہماری نگرانی کر رہے تھے پھر اچانک ہمارے غائب ہو جانے سے ظاہر ہے وہ بوکھلا گئے ہوں گے اور اس لئے انہوں نے مینجر کو اغوا کیا ہو گا کہ اس سے معلومات حاصل کریں''...... عمران نے کہا اور پھر وہ نقشوں پر جھک گیا۔

''لیکن اس صورت میں تو ہماری یہ رہائش گاہ شدید خطرے میں ہے۔ ہمیں اسے فوراً چھوڑنا ہو گا''...... جولیا نے پریشان سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ایڈی کراب انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے اس کی زبان یہ لوگ کسی طرح بھی نہیں کھلوا سکتے۔ تمہارا چیف ظاہر ہے کسی عام آدمی یا ایرے غیرے کو تو فارن ایجنٹ مقرر نہیں کر دیتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد عمران نے ڈانمار کے نقشے پر ایک جگہ پنسل سے گول دائرہ لگایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"گرین پیلس کے نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا چونک پڑی۔ دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل پریس کر دیا۔

"گرین پیلس یہ کیسا نام ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سبز رنگ کا کوئی گھر ہو گا جسے انہوں نے گرین پیلس کا نام دیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ وہاں رہنے والے افراد ہی گرین کلر کے ہوں عجیب وغریب انسان جن کی بیگمات بھیڑیئے نما ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تو تم بیگمات کو بھیڑیئے سمجھتے ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر شوہروں کے بارے میں تم کیا کہو گے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"معصوم بھیڑیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ عمران نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرین پیلس"...... ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں گریٹ لینڈ سے لارڈ میکائے کا منیجر بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر میں میکوانڈ سے بات کراتا ہوں سر"...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہیلو میکوانڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لارڈ میکائے سے بات کریں"...... عمران نے منیجر کے لہجے میں کہا۔

"ہیلو"...... عمران نے اس بار لارڈ میکائے کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر میکوانڈ بول رہا ہوں سر۔ گرین پیلس سے سر۔ حکم کریں سر"...... میکوانڈ کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"کوئی پرابلم"...... عمران نے کہا۔

"نو سر۔ کوئی پرابلم نہیں ہے۔ آپ بے فکر رہیں ہم پوری طرح الرٹ ہیں"...... میکوانڈ نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کسی پرابلم کا شبہ ہے"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ ویسے بھی ایس ایس ہیڈ کوارٹر نے کال کر کے ہمیں الرٹ کر دیا تھا۔ پھر ٹاپ ایجنٹ لی کاف کی بھی کال آئی تھی۔

انہوں نے بھی ہمیں الرٹ رہنے کا کہا ہے''...... میکوانڈ نے جواب دیا۔

''تو کیا گرین پیلس کے بارے میں مخالفوں کو علم ہو چکا ہے''...... عمران نے گول مول سی بات کرتے ہوئے کہا۔

''یہ بات نہیں ہے سر۔ ویسے ہی کسی بھی ممکنہ خطرے کی وجہ سے الرٹ کیا گیا ہے''...... میکوانڈ نے جواب دیا۔

''تو پھر تم نے کیا مزید انتظامات کئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''انتظامات تو وہی ہیں جناب البتہ ہم مزید محتاط ضرور ہو گئے ہیں''...... میکوانڈ نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

''اب بتاؤ یہ گرین پیلس کہاں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''میں نے بڑی زبردست مغز ماری کے بعد اندازہ لگایا تھا کہ جو نقشہ اس انجینئر کاروٹ نے بنا کر دیا ہے اس میں اگر نیا خفیہ راستہ بنایا جائے تو کہاں بن سکتا ہے اور وہ کس جگہ جا کر نکلے گا۔ لمبے چوڑے حساب کتاب کے بعد آخر کار میں نے جو اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق ڈانمار کے نقشے میں ایک جگہ آئی ہے جس کا نام گرین پیلس درج ہے۔ میں نے گرین پیلس اس لئے فون کیا تھا کہ اگر کوئی مشکوک بات ہو تو سامنے آجائے لارڈ میکائے کا نام بھی اسی مقصد کے لئے استعمال کیا اور وہاں سے جو جواب دیا گیا

ہے وہ تم نے بھی سن لیا ہے۔ راستہ اس گرین پیلس سے ہی جاتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارے اندازے آخر ہر بار درست کیوں نکلتے ہیں کبھی تو غلط بھی نکلنے چاہئیں''...... جولیا نے مصنوعی انداز میں جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایک اندازہ تو ہمیشہ ہی غلط نکلتا ہے میں جب بھی اندازہ لگاتا ہوں کہ تم اب ہاں کر دوں گی مگر تم نہ کر دیتی ہو''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

''تمہیں اندازے لگانے کی کیا ضرورت ہے تم حتمی بات کرو اور پھر دیکھو''...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا کہ عمران کا ہاتھ بے اختیار اس کے سر پر پہنچ گیا۔

''اتنی بات کرنے کی جرأت کہاں سے لے آؤں۔ اماں بی نے جوتیوں سے سر توڑ دینا ہے اور مجھے نہیں لگتا کہ تم میرا ٹوٹا ہوا سر دیکھ کر ہاں کر دو گی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اماں بی کو یہ بات پسند نہیں ہے''...... جولیا نے چونک کر کہا اس کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

''ظاہر ہے انہیں یہ بات کیسے پسند آسکتی ہے کہ کنوارہ لڑکا خود اپنی بات کرے وہ تو اسے بے حیائی سمجھتی ہیں''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''مشرق کا ضابطہ اخلاق واقعی ان معاملات میں انتہائی سخت ہے۔ مغرب میں تو لڑکیاں کھلے عام اپنی شادی کا خود فیصلہ کرتی ہیں یہاں لڑکے بھی منہ سے کوئی بات نہیں نکال سکتے''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مغرب کے ماں باپ بھی تو مشرق کے ماں باپ کی طرح اپنی اولاد کی پرورش نہیں کرتے۔ یہاں تو مائیں شدید سردی میں بچوں کو خشک جگہ پر سلاتی ہیں اور خود ساری رات گیلی جگہ پر پڑی رہتی ہیں تاکہ بچے کو کوئی تکلیف نہ ہو''...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تم درست کہہ رہے ہو۔ یہاں رشتوں کا تقدس قائم ہے اور ایسا ہی ہونا چاہئے کیونکہ یہ زندگی کا سب سے حسین اور انتہائی خوبصورت پہلو ہے''...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر اکٹھے ہی اندر داخل ہوئے۔

''کمال ہے۔ اتنی جلدی بھی دعا قبول ہو سکتی ہے میں نے تو سوچا ہی نہ تھا''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''کیسی دعا''...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا جبکہ تنویر کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا۔

''ایک ہی تو زندگی میں دعا مانگتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تو مسبب الاسباب ہے۔ تو ہی ایسے اسباب پیدا کر کہ دو گواہ اور ایک نکاح

خواں میسر آ جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہاری دعا جس روز قبول ہوئی اسی روز تم قبر میں اتر جاؤ گے سمجھے''...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب شاید اس قبر سے ہے جو سجی سجائی اور خوبصورت پھولوں سے مہک رہی ہوتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل بھی اس بار بے اختیار ہنس پڑا۔

''خبردار جو بدشگونی کی بات کی تم نے اور تنویر تم بھی ایک بات کان کھول کر سن لو۔ منہ سے اچھی بات نکالا کرو سمجھے''...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو تنویر نے کوئی جواب دینے کی بجائے ہونٹ بھینچ لئے۔

''عمران صاحب ہم نے کلب بھی چیک کر لیا ہے اور ساحل سمندر بھی لیکن وہاں ہمیں تو کہیں بھی کوئی خفیہ راستہ نہیں ملا ہے اور نہ ہی کسی دوسری جگہ کسی خفیہ راستے کے آثار ملے ہیں''...... صفدر نے فوری طور پر موضوع بدلنے کے لئے بات کرتے ہوئے کہا۔

''میں نے معلوم کر لیا ہے۔ راستہ ماناثی پر واقع ایک عمارت گرین پیلس سے جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''جادو سے''...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

''تو پھر اس کا جائزہ لینا چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

"مجھے ایڈی کراب کی واپسی کا انتظار ہے کیونکہ وہ یقیناً اس گرین پیلس کے بارے میں جانتا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ایڈی کراب کی واپسی۔ کیا مطلب کہاں گیا ہے وہ"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ مجھے ڈراپ کر کے جیسے ہی اپنے ہوٹل واپس پہنچا ہوٹل کے سامنے سے اسے اغوا کر لیا گیا ہے"...... عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"اوہ کس نے اغوا کیا ہے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے لی کاف اور اس کے گروپ کی ہی حرکت ہو گی کیونکہ ہم اس گروپ کو ڈاج دے کر ہوٹل کے خفیہ راستے سے نکل آئے تھے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو یہ جگہ ہمارے لئے خطرناک ہوسکتی ہے کیونکہ یہ جگہ بھی تو ایڈی کراب نے دی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"فکر مت کرو وہ تمہارے چیف کا ایجنٹ ہے اور تمہارا چیف کسی کو اپنا ایجنٹ اس وقت تک نہیں بناتا جب تک وہ اس سے پوری طرح مطمئن نہ ہو جائے۔ اب تم دیکھو میری سیکرٹ سروس کے لئے کتنی خدمات ہیں لیکن باوجود میری منت کے اس نے مجھے آج تک سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں بنایا تاکہ میں بھی آپ لوگوں کی طرح مفت کی تنخواہیں لینے کا حقدار نہ بن جاؤں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم مفت کی تنخواہیں لے رہے ہیں کیوں"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے تم لوگ تنخواہیں وصول کرتے وقت کیا دیتے ہو۔ کچھ بھی نہیں۔ ورنہ ایک دکاندار تو رقم لے کر اس کے بدلے کوئی چیز تو بہرحال دیتا ہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم اپنی سروسز دیتے ہیں عمران صاحب اور وہ بھی اپنے سروں پر کفن باندھ کر"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سروسز کے معاوضہ میں تو ٹپ ملتی ہے کیوں تنویر تمہیں تجربہ ہو گا"...... عمران نے جان بوجھ کر تنویر کو چھیڑتے ہوئے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں گونج اٹھا۔

"مجھے کیوں تجربہ ہوگا میں ویٹر رہا ہوں کیا"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ تم اب بھی ویٹر ہو"...... عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں تمہیں شوٹ کر دوں گا"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہیں تنویر کی بے عزتی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ تنویر سیکرٹ سروس کا معزز ممبر ہے ہوٹل کا ویٹر نہیں ہے سمجھے آئندہ اس کے بارے میں کچھ کہنے سے پہلے اپنے ہوش و حواس درست کر لیا کرو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو تنویر کا غصے کی شدت سے

تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ یکلخت جولیا کی اس طرح کھلے عام حمایت پر بے اختیار کھل اٹھا۔

"میں نے ہوٹل کا ویٹر کب کہا ہے۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ تنویر اب بھی ویٹر ہے۔ اب اس کی مرضی یہ کہہ دے کہ یہ ویٹر نہیں ہے تاکہ کم از کم مجھے تو اطمینان ہو جائے کہ اب کوئی ویٹر نہیں رہا سوائے میرے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب کیسا ویٹر"...... جولیا نے کہا۔

"ویٹ انتظار کو کہتے ہیں اور ویٹر ہو گیا انتظار کرنے والا۔ میرا تو خیال تھا کہ میرے علاوہ تنویر بھی انتظار کر رہا ہے لیکن اگر تنویر ویٹر نہیں ہے تو پھر میرا راستہ صاف ہو گیا"...... عمران نے ویٹر کے اصل معنی بتاتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ان معنوں میں تو ویٹر ہوں"...... تنویر نے بے اختیار سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور تنویر اپنے ساتھیوں کو اس طرح ہنستے دیکھ کر بے اختیار شرمندہ سا ہو گیا۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ تم نے آخر کار تنویر سے تسلیم کرا ہی لیا"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تنویر کی یہی صفت تو مجھے پسند ہے کہ وہ جو کچھ بھی ہے اسے کھلے عام تسلیم بھی کرتا ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو کمرہ

ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"باس میں جوزف بول رہا ہوں لائٹ ہوٹل سے۔ یہاں ایڈی کراب صاحب کے اسسٹنٹ موجود ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ ایڈی کراب کو اغوا کر لیا گیا ہے اغوا کرنے والوں میں ایک آدمی کا جو حلیہ انہوں نے بتایا ہے اسے میں جانتا ہوں اس کا نام فلاشر ہے اسے میں نے لی کاف کے ساتھ دیکھا تھا اور میں اس کے اڈے کے بارے میں بھی جانتا ہوں کیونکہ لی کاف ایک بار اس اڈے میں گیا تھا میں نے کال اس لئے کی ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایڈی کراب کی برآمدگی کے لئے اڈے پر جاؤں"...... جوزف نے کہا۔

"ایڈی کراب کا اسسٹنٹ ہیلی موجود ہو گا اس سے میری بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ ہیلی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایڈی کراب کے اسسٹنٹ ہیلی کی آواز سنائی دی۔

"کیا ابھی تک ایڈی کراب کا کوئی پتہ نہیں چل سکا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب میں نے تو پوری کوشش کر لی ہے لیکن اب مسٹر

جوزف بتا رہے ہیں کہ وہ اس اڈے کو جانتے ہیں''...... ہیلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم لوگ اس اڈے پر نہیں جاؤ گے کیونکہ میں ایڈی کراب کو اچھی طرح جانتا ہوں اس کے اندر بے پناہ صلاحیتیں ہیں وہ خود ہی ان اغوا کنندگان سے آسانی سے نمٹ سکتا ہے لیکن اگر تم میں سے کوئی آدمی وہاں ان کی نظروں میں آ گیا تو پھر لامحالہ وہ یہی سمجھیں گے کہ ایڈی کراب بھی اس چکر میں ملوث ہے جبکہ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ ایڈی کراب انہیں ڈاج دینے میں کامیاب ہو جائے گا کہ اس کا ہم سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے باقی جوزف کو میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں بھجوا دیتا ہوں تم جوزف کو رسیور دو''۔ عمران نے کہا۔

''ہیلو باس''...... دوسرے لمحے جوزف کی آواز سنائی دی۔

''کہاں ہے اس فلاشر کا اڈہ''...... عمران نے پوچھا۔

''باس جیسن کالونی کی کوٹھی نمبر ڈبل نائن''۔ جوزف نے جواب دیا۔

''اوکے تم وہاں پہنچو میں صفدر اور تنویر کو بھیج رہا ہوں۔ صفدر موقع محل دیکھ کر کام کرے گا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''صفدر تم تنویر کے ساتھ جیسن کالونی چلے جاؤ کوٹھی نمبر ڈبل نائن۔ لی کاف کے آدمی فلاشر کا اڈہ ہے ہو سکتا ہے کہ ایڈی کراب

کو وہیں لے جایا گیا ہو لیکن تم نے خواہ مخواہ مداخلت نہیں کرنی۔ میں نہیں چاہتا کہ ہم زبردستی لی کاف کے گروپ سے الجھ پڑیں۔ وہ ہماری طرف سے مطمئن ہیں تو انہیں مطمئن ہی رہنا چاہئے۔ البتہ اگر ایڈی کراب کی جان خطرے میں ہو یا کوئی ایسی صورتحال ہو جس میں تمہاری مداخلت ضروری ہو تو پھر تمہیں اجازت ہے''۔ عمران نے کہا۔

''پھر تو مجھے سپیشل ایم ڈی ڈکٹا فون ساتھ لے جانا ہو گا''۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا تو وہ دونوں اٹھے اور تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

''کیپٹن شکیل تم جولیا کے ساتھ جاؤ اور اس گرین پیلس کا جائزہ لے کر آؤ لیکن خیال رکھنا کہ انہیں کسی طرح بھی کسی قسم کا شک نہیں ہونا چاہئے میری ابھی گرین پیلس کے انچارج میکوانڈ سے بات ہوئی ہے اس کے مطابق وہ بے حد الرٹ ہے اس لئے خیال رکھنا''...... عمران نے کیپٹن شکیل اور جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ بتائیں کہ ہم نے وہاں کس بات کا جائزہ لینا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اگر وہاں سے واقعی لیبارٹری کا راستہ جاتا ہے تو ہم نے اس راستے کو کھولنا ہے باقی تم سمجھ سکتے ہو''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم خود ساتھ کیوں نہیں آ رہے''...... جولیا نے کہا۔

"مجھے ایڈی کراب کا انتظار ہے میں گرین پیلس کے اندر جانے سے پہلے اس سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ کیپٹن شکیل کے ساتھ چلتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور ایک بار پھر وہ لیبارٹری کے نقشے پر جھک گیا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

یکلخت ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے لی کاف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لی کاف نے تیز لہجے میں کہا۔

"گرین پیلس سے میکوانڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے میکوانڈ کی آواز سنائی دی تو لی کاف جو کرسی پر تقریباً نیم دراز تھا بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"اوہ تم۔ کیا بات ہے کیوں کال کیا ہے"...... لی کاف نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ہمارے آلات نے چار افراد کو چیک کیا ہے۔ یہ لوگ گرین پیلس کی نگرانی کر رہے ہیں اور ان کے پاس انتہائی جدید ترین آلات بھی موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اوہ۔ کیسے چیک کیا ہے پوری تفصیل بتاؤ"...... لی کاف نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

”گرین پیلس کے قریب ایک چھوٹا سا لیکن خوبصورت پارک ہے۔ یہ لوگ وہاں موجود ہیں چونکہ وہاں رات گئے تک لوگ آتے جاتے رہتے ہیں اس لئے ہم شاید نہ چونکتے لیکن گرین پیلس میں موجود انتہائی جدید ترین ٹرانسمیٹر کال کیچر نصب ہے۔ اس نے ایک ٹرانسمیٹر کال کیچ کر لی ہے اور اس کا ماخذ پارک تھا۔ ہمارے پاس ایسے جدید آلات بھی موجود ہیں جن کی مدد سے ہم گرین پیلس سے ہی اس پارک میں موجود افراد کی نہ صرف نقل و حرکت چیک کر سکتے ہیں بلکہ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی سن سکتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے کاشن ملتے ہی مشینری آن کر دی تو ہم نے پارک میں موجود ان افراد کو چیک کر لیا ان کے پاس دو سیاہ بیگ بھی ہیں اور ان سیاہ بیگوں میں سامان ہے لیکن نجانے یہ بیگ کس میٹریل کے بنے ہوئے ہیں کہ ہماری مشینری اس کے اندر موجود سامان کو چیک نہیں کر سکی“...... میکوانٹڈ نے کہا۔

”وہ ٹرانسمیٹر کال جو تم نے چیک کی ہے اس میں کیا گفتگو ہوئی ہے“...... لی کاف نے پوچھا۔

”یہ بات چیت کسی ایشیائی زبان میں کی گئی ہے اس لئے ہم اسے سمجھ نہیں سکے ویسے ہم نے اسے ٹیپ کر لیا ہے البتہ اس میں گرین پیلس کا نام بار بار لیا گیا ہے“...... میکوانٹڈ نے کہا۔

”او کے۔ میں خود اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ وہاں آ رہا ہوں۔ میں انہیں خود ڈیل کروں گا“...... لی کاف نے کہا۔

”آپ کوئی کوڈ طے کر لیں تاکہ ہمیں آپ کو شناخت کرنے میں آسانی ہو جائے“...... میکوانٹڈ نے کہا۔

”میرا نمبر ایس ایس ٹرپل زیرو ون ہے اور یہی کوڈ ہو گا۔ تمہارا کیا نمبر ہے“...... لی کاف نے پوچھا۔

”میرا نمبر ایس ایس الیون تھرٹی فور ہے“...... میکوانٹڈ نے جواب دیا۔

”او کے“...... لی کاف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

”یس“...... دوسری طرف سے فلاشر کی آواز سنائی دی۔

”فلاشر، شارمر جہاں کہیں بھی ہو اسے فوری کال کرو اور تم اپنے ساتھ اپنے دو خاص آدمی بھی تیار کر لو۔ ہر قسم کا جدید اسلحہ بھی ساتھ لے لینا عمران اور اس کے ساتھی گرین پیلس میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ گرین پیلس کو ان کے قبرستان میں تبدیل کرا دوں“...... لی کاف نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس باس“...... دوسری طرف سے فلاشر نے جواب دیا۔

”جب شارمر آ جائے تم اسے اپنے ساتھ لے کر میرے پاس آ جانا لیکن یہ کام فوری ہونا چاہئے“...... لی کاف نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے کی عقبی دیوار میں موجود ایک دروازے کی

طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ عقبی کمرے میں داخل ہوا اور پھر وہ ایک سپاٹ دیوار کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے دیوار کے ایک کونے پر اپنا دائیاں ہاتھ رکھ کر اسے پریس کیا تو دیوار سرر کی آواز سے دوسری طرف غائب ہو گئی اب دیوار کی جگہ گہرے خانوں والی ایک بڑی سی الماری نظر آ رہی تھی جس کا نصف حصہ وارڈ روب کی شکل کا تھا جس میں مختلف قسم کے لباس لٹکے ہوئے تھے جبکہ باقی آدھے حصے میں مختلف ہینڈل موجود تھے۔ لی کاف نے مڑ کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر اپنا لباس اتارنا شروع کر دیا اور لباس اتارنے کے بعد اس نے الماری میں سے سیاہ رنگ کے میٹریل کا بنا ہوا ایک لانگری نما چست لباس نکالا اور اسے پہننا شروع کر دیا۔

گردن سے لے کر پیروں تک یہ چست لباس پہننے کے بعد اس نے الماری سے سیاہ رنگ کی ایک جیکٹ نکالی اور اسے پہن کر اس نے اس کی دونوں سائیڈوں پر موجود بٹن لگائے۔ یہ انتہائی جدید ترین بلٹ پروف جیکٹ تھی اس جیکٹ پر توپ کا گولہ بھی اثر نہ کر سکتا تھا پھر اس نے ایک طرف پڑا ہوا اپنا لباس دوبارہ پہننا شروع کر دیا۔ لباس پہننے کے بعد اس نے الماری کے ایک خانے میں موجود سرخ رنگ کا بیگ اٹھایا اور اسے کھول کر اس کے اندر موجود سرخ رنگ کا ایک چپٹی نال والا پسٹل نکال کر اس نے اس کے دستے پر لگے ہوئے چار بٹنوں کو پریس کیا اور پھر اس پسٹل کو

کوٹ کی جیب میں ڈال کر اس نے دیوار کے کونے میں موجود ابھری ہوئی اینٹ پر دباؤ ڈالا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیور برابر ہو گئی تو وہ تیزی سے مڑا اور دروازہ کھول کر واپس اس کمرے میں آیا جہاں پہلے وہ بیٹھا ہوا تھا ابھی وہ کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی۔ لی کاف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... لی کاف نے کہا۔

''شارمر آچکا ہے باس اور ہم تیار ہیں''...... فلاشر نے جواب دیتے وہئے کہا۔

''اوکے میں آ رہا ہوں''...... لی کاف نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار تیزی سے گرین پیلس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر شارمر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر لی کاف بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر فلاشر دو لمبے تڑنگے آدمیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

''شارمر تم تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس نہ کر سکے لیکن گرین پیلس والوں نے انہیں ٹریس کر لیا ہے''...... لی کاف نے مسکراتے ہوئے ساتھ بیٹھے ہوئے شارمر سے کہا۔

''انہوں نے کیسے انہیں ٹریس کر لیا باس''...... شارمر نے کہا تو لی کاف نے اسے میکوانڈ کی بتائی ہوئی تفصیل بتا دی۔

''اوہ اس کا مطلب ہے کہ گرین پیلس میں انتہائی جدید ترین

آلات نصب ہیں''...... شارمر نے کہا۔

''ظاہر ہے گرین پیلس سی شارک کی انتہائی اہم ترین لیبارٹری کا مین پوائنٹ ہے''...... لی کاف نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی سی عمارت کے گیٹ کے سامنے پہنچ گئے گیٹ بند تھا شارمر نے گیٹ کے سامنے کار روک دی۔ لی کاف نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ اس پر وہ میکوانڈ کی فریکوئنسی پہلے ہی ایڈجسٹ کر چکا تھا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ لی کاف کالنگ۔ اوور''...... لی کاف نے کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس میکوانڈ اٹنڈنگ۔ اوور''...... چند لمحوں بعد میکوانڈ کی آواز سنائی دی۔

''ہم گرین پیلس کے گیٹ پر موجود ہیں میکوانڈ۔ اوور''...... لی کاف نے کہا۔

''یس۔ ہم آپ کو چیک کر رہے ہیں جناب لیکن آپ اپنا کوڈ دوہرائیں۔ اوور''...... میکوانڈ نے کہا۔

''پہلے تم اپنا کوڈ دوہراؤ۔ اوور''...... لی کاف نے سخت لہجے میں کہا۔

''ایس ایس الیون تھرٹی فور۔ اوور''...... میکوانڈ نے کہا۔

''میرا کوڈ ایس ایس ٹرپل زیرو ون ہے۔ اوور''...... لی کاف نے سنجیدگی سے کہا۔

''او کے میں پھاٹک کھول رہا ہوں آپ اندر تشریف لے آئیں۔ کار پورچ میں آپ سے ملاقات ہو گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو لی کاف نے او کے اینڈ اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور شارمر نے کار آگے بڑھا دی۔

گرین پیلس کی عمارت کافی بڑی تھی ایک سائیڈ پر بڑا سا کار پورچ تھا وہاں سیاہ رنگ کی ایک کار پہلے سے ہی موجود تھی۔ شارمر نے اس کار کے قریب لے جا کر اپنی کار روک دی اور پھر وہ سب باہر آ گئے۔ اسی لمحے ایک طرف سے ایک لمبا تڑنگا آدمی جس کے جسم پر سیاہ جیکٹ اور جینز تھی تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا ان کی طرف بڑھ آیا۔

''میرا نام میکوانڈ ہے''...... آنے والے نے لی کاف کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں لی کاف ہوں اور یہ میرے ساتھ شارمر اور فلاشر ہیں اور یہ دونوں بھی ہمارے گروپ کے آدمی ہیں''...... لی کاف نے تعارف کراتے ہوئے کہا تو میکوانڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سب سے باقاعدہ مصافحہ کیا۔

''آئیں باس''...... میکوانڈ نے لی کاف سے کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے جہاں دیواروں کے ساتھ مشینیں لگی ہوئی تھیں جن میں سے ایک بڑی سی

مشین کے درمیان موجود اسکرین روشن تھی اور اس پر بہت سے رنگ برنگے چھوٹے چھوٹے بلب جل بجھ رہے تھے۔

"یہ دیکھیں جناب اسکرین پر گول دائرے میں جو افراد نظر آرہے ہیں یہ مشکوک لوگ ہیں"...... میکوانڈ نے اسکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ لی کاف نے آگے بڑھ کر اسکرین کو دیکھا تو اسکرین پر ایک خوبصورت سا پارک نظر آرہا تھا جہاں کافی لوگ موجود تھے شام کا وقت تھا لیکن اس کے باوجود لائٹس جل رہی تھیں چار آدمی ایک بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے ان کے ساتھ دو سیارہ رنگ کے بیگ بھی موجود تھے۔

"ان میں عمران نہیں ہے"...... لی کاف نے کہا۔

"ایک عورت بھی عمران کے ساتھیوں میں ہے وہ بھی موجود نہیں ہے اور یہ کونے میں جو آدمی بیٹھا ہوا ہے یہ وہی ہے جسے ہم نے ڈاج دیا تھا"...... شارمر نے کہا۔

"ہاں یہ وہی ہے۔ گو اس کا چہرہ بدلا ہوا ہے لیکن بہرحال اس کا دیو جیسا قدوقامت کیسے چھپا رہ سکتا ہے"...... لی کاف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دوبارہ ٹرانسمیٹر کال ہوئی ہے"...... لی کاف نے مڑ کر ساتھ کھڑے ہوئے میکوانڈ سے کہا۔

"نہیں جناب"...... میکوانڈ نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ وہ کال جو تم نے ٹیپ کی ہے وہ سنواؤ"...... لی کاف

نے کہا تو میکوانڈ نے ایک آدمی کو اشارہ کیا تو اس نے تیزی سے مشین کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور"...... ایک آواز سنائی دی۔

"یس صفدر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری آواز سنائی دی اور اس کے بعد ان کے درمیان کسی اجنبی زبان میں باتیں ہوتی رہیں پھر ٹرانسمیٹر کال ختم ہوگئی۔

"یہ واقعی ایشیائی زبان ہے۔ بہرحال اس میں واقعی گرین پیلس کا باقاعدہ نام لیا گیا ہے لیکن یہ بات میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آئی کہ عمران کو آخر گرین پیلس کے بارے میں کیسے علم ہو گیا"...... لی کاف نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے جب یہ کال چیک کی تو میں خود پریشان ہو گیا تھا اگر آپ یہاں موجود نہ ہوتے تو میں اب تک ان چاروں کا خاتمہ کر چکا ہوتا کیونکہ اس معاملے میں میرا ریکارڈ ہے کہ میں گرین پیلس کی طرف ٹیڑھی نظروں سے دیکھنے والوں کی بھی آنکھیں نکال لیتا ہوں"...... میکوانڈ نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"لیکن ان کو ختم کرنے سے عمران تو ختم نہ ہو جاتا اور دوسری بات یہ کہ اگر ابھی انہیں صرف شبہ ہے تو تمہارے حرکت میں آتے ہی وہ کنفرم ہو جائیں گے اور پھر ہو سکتا ہے کہ وہ پورے گرین پیلس کو ہی میزائلوں سے اڑا دیں"...... لی کاف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ کو گرین پیلس کے بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے۔ یہ عمارت ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہے۔ اس پر ایٹم بم بھی مار دیئے جائیں تب بھی یہ تباہ نہیں ہو سکتی اور ہماری مرضی کے بغیر اس میں ایک مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی''...... میکوانڈ نے کہا۔

''گڈ۔ رئیلی ویری گڈ۔ واقعی سی شارک ہیڈ کوارٹر نے اس پر بھرپور محنت کی ہے۔ اب مجھے پورا یقین ہو گیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی جو چاہیں کر لیں وہ اس کے اندر داخل ہی نہیں ہو سکتے لیکن لیبارٹری کا راستہ کہاں سے جاتا ہے''...... لی کاف نے کہا۔

''وہ نیچے ایک خفیہ تہہ خانے سے جاتا ہے باس لیکن اسے چونکہ لیبارٹری سے بند کیا گیا ہے اس لئے وہ اندر سے ہی کھل سکتا ہے ہم اسے کسی طرح بھی نہیں کھول سکتے اور اسے ریڈ بلاکس سے سیلڈ کر دیا گیا ہے اس لئے اگر اس پر ایٹم بم بھی مارے جائیں تب بھی یہ ٹوٹ نہیں سکتا''...... میکوانڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے بہرحال اب ہم یہاں بیٹھ کر ان کا تماشا دیکھیں گے میرا خیال ہے کہ انہیں عمران کی آمد کا انتظار ہے جب وہ آئے گا تب ہی یہ کارروائی کا آغاز کریں گے اور جیسے ہی انہوں نے کارروائی کا آغاز کیا ان پر موت جھپٹ پڑے گی''...... لی کاف نے کہا اور ایک طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

''صرف آپ کے حکم کی دیر ہے باس دوسرے لمحے ان کے جسم راکھ میں تبدیل ہو چکے ہوں گے''...... میکوانڈ نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ باس یہ لوگ جا رہے ہیں''...... اچانک مشین کے قریب کھڑے ایک آدمی نے میکوانڈ سے کہا تو وہ سب تیزی سے مشین کی طرف متوجہ ہو گئے وہ چاروں آدمی واقعی بنچ سے اٹھ کر پارک کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

''یہ واقعی واپس جا رہے ہیں''...... لی کاف نے کہا۔

''اگر آپ کہیں تو انہیں اغوا کر لیا جائے''...... میکوانڈ نے کہا۔

''اغوا کر کے کہاں رکھو گے انہیں''...... لی کاف نے کہا۔

''یہاں گرین پیلس میں باقاعدہ جدید ترین ٹارچنگ روم موجود ہے''...... میکوانڈ نے جواب دیا۔

''احمق ہو گئے ہو تمہارا مطلب ہے کہ جو کام وہ زندگی بھر ٹکریں مارنے کے باوجود نہیں کر سکتے وہ تم اپنے ہاتھوں خود کرنا چاہتے ہو''...... لی کاف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب باس''...... میکوانڈ نے حیران ہو کر کہا۔

''تم انہیں خود گرین پیلس میں لے آنا چاہتے ہو یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں سمجھے۔ عام لوگ نہیں ہیں۔ آئندہ ایسی احمقانہ بات نہ کرنا''...... لی کاف نے سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ سوری واقعی آپ ٹاپ ایجنٹ ہیں۔ ہر پہلو کو سامنے رکھتے ہیں آئی ایم سوری۔ رئیلی ویری سوری''...... میکوانڈ نے شرمندہ لہجے میں کہا۔

''یہ انتہائی نازک معاملات ہیں اس لئے زیادہ جذباتی ہونے کی

ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں جو بھی کرنا ہے بہت سوچ سمجھ کر اور محتاط ہو کر کرنا ہے سمجھ گئے تم''...... لی کاف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... میکوانڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ شرمندگی کی وجہ سے اس کا لہجہ پہلے سے کہیں زیادہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔ شاید اسے بھی احساس ہو گیا تھا کہ لی کاف بہرحال اس سے زیادہ گہرائی میں سوچ سکتا ہے۔

''تم یہ بتاؤ کہ تمہاری اس مشین کی رینج کس حد تک ہے یہ لوگ پارک کے آؤٹ گیٹ تک پہنچنے والے ہیں''...... لی کاف نے کہا۔

''عمارت کے چاروں طرف پانچ سو گز تک باس''...... میکوانڈ نے جواب دیا تو لی کاف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ آؤٹ گیٹ سے باہر کار پارکنگ تھی اور وہ چاروں آؤٹ گیٹ سے نکل کر اس پارکنگ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ سفید رنگ کی ایک کار میں بیٹھ گئے اور کار پارکنگ سے نکل کر سڑک کی طرف بڑھنے لگی اور چند لمحوں بعد وہ اسکرین سے آؤٹ ہو گئی۔

''شارمر تم نے یقیناً کار کا نمبر نوٹ کر لیا ہو گا''...... لی کاف نے شارمر سے کہا۔

''یس باس اب اس کار کو آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے''...... شارمر نے جواب دیا۔

''فون کر کے اپنے گروپ کو کہہ دو کہ اس کار کو چیک کر کے

اس کی نگرانی کریں اور مجھے رپورٹ بھی دیں۔ اب جب تک میری تسلی نہیں ہو جاتی میں یہیں رہوں گا''...... لی کاف نے کہا۔

''میرا خیال ہے باس کہ یہاں رہنا فضول ہی ہو گا۔ یہ لوگ تو واپس چلے گئے ہیں شاید انہیں کوئی شک تھا جو دور ہو گیا ہو گا''۔ فلاشر نے کہا۔

''یہ بات نہیں بلکہ انہوں نے دراصل ہمیں مطمئن کرنے کے لئے یہ سارا کھیل کھیلا ہے بہرحال یہاں کے انتظامات سے میں پوری طرح مطمئن ہوں اس لئے تمہارے یہاں رہنے کی واقعی ضرورت نہیں ہے تم واپس چلے جاؤ البتہ میں یہیں رہوں گا۔ میکوانڈ تم میرے ساتھیوں کو عمارت سے باہر بھجوا دو''...... لی کاف نے کہا۔

''یس باس''...... میکوانڈ نے جواب دیا۔

''آپ کو رپورٹ یہاں فون پر دی جائے یا ٹرانسمیٹر پر''۔ شارمر نے کہا۔

''جیسے حالات ہوں لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ تم نے صرف نگرانی کرنی ہے اور دوسری بات یہ کہ اب یہاں سے جانے کے بعد تم دوبارہ گرین پیلس میں داخل نہ ہو سکو گے اس لئے کوئی ایسی بات نہ کرنا''...... لی کاف نے کہا۔

''کیا مطلب باس''...... فلاشر اور شارمر دونوں نے چونک کر قدرے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''ہوسکتا ہے کہ عمران تم پر قابو پالے اور پھر وہ تمہارے میک اپ میں یہاں داخل ہونے کی کوشش کرے اس لئے ایک بار باہر جانے کے بعد تم واپس اندر نہ آسکو گے بس اس بات کا خیال رکھنا''...... لی کاف نے کہا تو فلاشر اور شارمر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر میکوانڈ انہیں لے کر مشین روم سے باہر نکل گیا۔ لی کاف اطمینان سے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا تھوڑی دیر بعد میکوانڈ واپس آیا۔

''آپ کی ذہانت قابل رشک ہے باس آپ سے ملاقات سے پہلے مجھے یہ اندازہ ہی نہ تھا کہ آپ اس قدر گہرائی میں سوچتے ہیں اب آپ نے اپنے ساتھیوں کے بارے میں جو کچھ سوچا ہے وہ واقعی میرے لئے حیرت انگیز ہے ورنہ میرے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ اینگل نہ آسکتا تھا''...... میکوانڈ نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے خوشامدانہ سے لہجے میں کہا۔

''جس پر ذمہ داری ہو اسے سب کچھ سوچنا پڑتا ہے بہر حال تم اب ایک کام کرو کہ تمام سسٹم آن کر دو میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ آج رات کو عمران اس عمارت پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گا اور میں چاہتا ہوں کہ وہ اس کوشش میں مکمل طور پر ناکام رہے''...... لی کاف نے کہا۔

''اوکے۔ میں سسٹم آن کرنے کے ساتھ ساتھ ایک بار پھر تمام حفاظتی انتظامات کا جائزہ لے لیتا ہوں''...... میکوانڈ نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ جہاں کوئی کمی ہے اسے پورا کرو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ہم نے گرین پیلس میں داخل ہونے کا ہر راستہ بند کرنا ہے۔ اس بار اس کی اور اس کے ساتھیوں کی یقینی موت ہونی چاہئے''...... لی کاف نے سرد لہجے میں کہا تو میکوانڈ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔

عمران اور جولیا دونوں گرین پیلس سے شمال کی طرف پانچ منزلہ عمارت کی سب سے اوپر والی منزل کے ایک کمرے میں موجود تھے ان دونوں کے سامنے مستطیل شکل کی ایک مشین رکھی ہوئی تھی جس کے ساتھ ایک لچھے دار تار منسلک تھی اور اس تار کے سرے پر ایک چھوٹا سا بگل سا بنا ہوا تھا یہ بگل کمرے کی کھڑکی سے باہر رکھ دیا گیا تھا اور اس کا رخ گرین پیلس کی طرف تھا۔ مشین کے درمیان ایک چھوٹی سی اسکرین تھی جس پر گرین پیلس کا فرنٹ حصہ نظر آ رہا تھا۔

مشین میں سے صفدر اور اس کے ساتھیوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ اسکرین کے ایک کونے میں ایک حصہ علیحدہ تھا جس میں پارک کا منظر نظر آ رہا تھا اور صفدر اور دوسرے ساتھی ایک بنچ پر بیٹھے ہوئے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ گرین پیلس میں ایسی مشینری موجود

ہے جس سے وہ صفدر اور دوسرے ساتھیوں کو چیک کر لیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں میری ایڈی کراب سے تفصیلی بات ہو چکی ہے۔ ایڈی کراب اس کے بارے میں کافی کچھ جانتا ہے کیونکہ اس کا انچارج میکوانڈ، ایڈی کراب کا انتہائی گہرا دوست ہے اور ایڈی کراب ایک بار اس میکوانڈ کے ساتھ گرین پیلس میں جا چکا ہے اور ایڈی کراب خاصا ہوشیار آدمی ہے اس نے اس میکوانڈ کو چکر دے کر اس سے سب کچھ معلوم کر لیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ایڈی کراب کو یہ سب کچھ معلوم کرنے کی ضرورت کیا تھی۔ کیا اسے معلوم تھا کہ ہم نے مشن کے لئے یہاں آنا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا ہے کہ تمہارا چیف مردم شناس آدمی ہے وہ ایسے آدمی کو ایجنٹ بناتا ہے جو اس کے معیار پر پورا اترے اور ایڈی کراب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتہائی اہم فارن ایجنٹ رہا ہے۔ انتہائی ذہین، ہوشیار اور تربیت یافتہ آدمی ہے اور ایسے آدمی ہر قسم کی معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں جن سے چاہے براہ راست ان کا تعلق نہ ہو لیکن کسی بھی وقت یہ معلومات کام آ سکتی ہوں البتہ ایڈی کراب کو یہ معلوم نہیں تھا کہ گرین پیلس سے کسی خفیہ لیبارٹری کا راستہ جاتا ہے اسے میکوانڈ نے یہ بتایا تھا

کہ اس کا تعلق خفیہ بین الاقوامی تنظیم سے ہے اور یہ گرین پیلس
تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم نے یہ نہیں بتایا کہ ایڈی کراب کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ اسے
کس نے اغوا کیا تھا اور وہ کیسے واپس آیا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''لی کاف نے اسے اغوا کرایا اور اس عمارت میں سے رکھا گیا
جس کا ذکر جوزف نے کیا تھا وہاں لی کاف نے ایڈی کراب کا
ذہن لاشعور چیک کرنے والی مشین سے چیک کیا لیکن میں نے بتایا
ہے کہ ایڈی کراب انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے اس نے
اس مشین کے مطابق اپنے ذہن کو اس طرح ایڈجسٹ کر لیا کہ اس
نے اپنی مرضی سے جوابات دیئے۔ جس سے لی کاف جیسا ٹاپ
ایجنٹ بھی مار کھا گیا وہ یہی سمجھتا رہا کہ ایڈی کراب کا لاشعور جواب
دے رہا ہے اس طرح لی کاف کا شک دور ہو گیا ورنہ لی کاف کا
خیال تھا کہ ایڈی کراب کا تعلق ہم سے ہے اور ایڈی کراب نے
ہمیں ہوٹل کے خفیہ راستے سے نکال کر کوئی رہائش گاہ دی ہے وہ
ایڈی کراب سے اس رہائش گاہ کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا
چاہتا تھا پھر جوزف، صفدر اور تنویر وہاں پہنچ گئے لیکن اس سے پہلے
ایڈی کراب کو بے ہوش کر کے وہاں سے نکال دیا گیا تھا صفدر نے
خصوصی ڈکٹا فون سے یہ سب چیک کر لیا پھر اس نے مجھ سے
بات کی تو میں نے انہیں بغیر کسی مداخلت کے واپس آنے کا کہہ

دیا۔ پھر ایڈی کراب کو بھی ہوش آ گیا چنانچہ وہ واپس ہوٹل پہنچ گیا
اسے اپنی نگرانی کا بھی علم ہو گیا۔ چنانچہ اس نے ہوٹل کے ایک
خصوصی فون سے مجھے کال کر کے سب کچھ بتا دیا تو میں نے اسے
نگرانی کرنے والے کو ڈاج دے کر اپنے پاس آنے کا کہا ایڈی
کچھ دیر بعد کراب پہنچ گیا تو میری اس سے گرین پیلس کے بارے
میں بات ہوئی مجھے اندازہ تھا کہ ایڈی کراب بہرحال گرین پیلس
کے بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور جانتا ہو گا اور میرا اندازہ درست
ثابت ہوا۔ ایڈی کراب نے گرین پیلس میں موجود سائنسی انتظامات
کے بارے میں ساری تفصیلات بتا دیں ایک لحاظ سے دیکھا جائے
تو سی شارک نے اس عمارت کو ناقابل تسخیر بنا رکھا ہے لیکن جہاں
مشینیں حفاظت کرتی ہیں وہاں ان میں ایسی کمزوریاں بھی موجود
ہوتی ہیں کہ اگر ان کمزوریوں کا علم ہو جائے تو انہیں استعمال بھی کیا
جا سکتا ہے۔ ایڈی کراب چونکہ سائنس دان نہیں ہے اس لئے اس
نے ان مشینوں کی کارکردگی تو بتا دی لیکن وہ ان کی اصل طاقت اور
رینج کے بارے میں کچھ نہ بتا سکا چنانچہ میں نے اس کے لئے یہ
سارا سیٹ اپ کیا ہے کہ صفدر اور اس کے ساتھیوں کو وہاں بھجوایا
ہے۔ پھر میں نے ٹرانسمیٹر کال کر کے ان سے بات کی ہے۔ مجھے
معلوم ہے کہ گرین پیلس میں موجود مشینری سے یہ کال لازماً کیچ ہو
گی کیونکہ کال میں گرین پیلس کا نام لیا گیا ہے اس لئے وہ لوگ
صفدر اور اس کے ساتھیوں کو چیک کریں گے اور جیسے ہی چیکنگ

ہوئی اس مشین کا وہاں موجود مشینری سے لنک ہو جائے گا اور پھر وہاں موجود ساری مشینری کے بارے میں سائنسی طور پر سب کچھ مجھے معلوم ہو جائے گا اس کے بعد اس گرین پیلس میں داخل ہونے کا کوئی طریقہ سوچا جائے گا''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو جولیا اسے تحسین بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

''تنویر اس لئے تمہارا معترف ہے کہ تم ہمیشہ اس قدر گہرائی تک سوچتے ہو جہاں تک کسی اور کا ذہن نہیں پہنچ سکتا''...... جولیا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''گہرائی میں وہی جاتا ہے جسے معلوم ہے کہ اوپر سطح پر اس کے بارے میں پریشان ہونے والا کوئی نہیں ہے کیونکہ اگر وہ گہرائی میں جا کر ڈوب بھی گیا تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیا سمجھی''...... عمران نے کہا۔

''لیکن تم اپنے بارے میں تو یہ بات نہیں کر سکتے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیوں میرے لئے پریشان ہونے والا کون ہے''...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''سلیمان جس کی تم نے سابقہ تنخواہیں دینی ہیں''...... جولیا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''آج معلوم ہوا کہ ایسا جواب ملنے پر آدمی کی کیا حالت ہوتی ہے''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور جولیا بھی بے اختیار ہنس

پڑی اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک مشین میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں اور عمران اور جولیا دونوں چونک کر مشین کی طرف متوجہ ہو گئے۔

مشین پر ایک بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کے کئی بٹن پریس کر دیئے تو اسکرین پر جھماکہ سا ہوا اور پھر جو منظر ابھرا اس میں گرین پیلس کی عمارت کا سامنے والا بیرونی حصہ نظر آرہا تھا اور گیٹ پر سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار کھڑی نظر آرہی تھی عمران نے ایک ناب کو گھمایا تو کار کا کلوز اپ اسکرین پر نظر آنے لگا۔ عمران ناب گھماتا چلا گیا اور پھر جب اس نے ہاتھ روکا تو اسکرین پر کار کا اندرونی منظر نمایاں طور پر نظر آرہا تھا۔

''یہ ہے لی کاف جو سائیڈ پر بیٹھا ہے''...... عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ناب کو واپس گھمانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر جب اسکرین پر منظر پہلے جیسا نظر آنے لگا تو عمران نے ہاتھ روک لیا اسی لمحے پھاٹک کھلا اور کار اندر جانے لگی۔

عمران نے مشین کے نچلے حصے میں موجود دو بڑے بڑے بٹن پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی مشین سے کار کے پورچ میں رکنے کی باقاعدہ آواز سنائی دی۔ پھر کار رکی اور دروازہ کھلنے پر پانچ افراد کار سے باہر نکلے اسی لمحے ایک آدمی برآمدے میں سے نکل کر

ان کی طرف بڑھا۔

''میرا نام میکوانڈ ہے''...... آنے والے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کے درمیان تعارف شروع ہو گیا۔ لی کاف نے اپنے دو ساتھیوں کا تعارف کرایا ایک کا نام شارمر اور دوسرے کا فلاشر بتایا گیا۔ پھر وہ سب اکٹھے ہی اندرونی طرف کو چل پڑے۔

عمران نے ساتھ ساتھ ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا اور پھر اسکرین پر ایک مشین روم کا منظر ابھر آیا تو عمران نے جلدی سے مشین کے کئی بٹن پریس کر دیئے اور مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی لیکن اس کے ساتھ ہی مشین کے نچلے حصے سے ہلکی ہلکی گونج کی آواز کے ساتھ ہی کاغذ کی ایک چوڑی پٹی آہستہ آہستہ باہر نکلنے لگی جس پر کمپیوٹر پنچنگ کے نشانات نظر آرہے تھے عمران نے پٹی کا ایک سرا اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا اور پھر اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے جبکہ جولیا مسلسل اسکرین کی طرف ہی متوجہ تھی۔

پٹی باہر نکل رہی تھی اور عمران ساتھ ساتھ پٹی کو دیکھ رہا تھا تھوڑی دیر بعد اچانک کٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مشین اس طرح بند ہو گئی جیسے بجلی کی رو چلی گئی ہو۔

''یہ کیا ہوا''...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کام ہو گیا اور کیا ہونا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب یہ مشین کیوں بند ہو گئی''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس مشین نے جو کام کرنا تھا وہ کر دیا تو یہ خود بخود آف ہو گئی''...... عمران نے پٹی کو آخر سے پھاڑتے ہوئے کہا۔

''لیکن لی کاف اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہمارے متعلق ہی گفتگو ہو رہی تھی''...... جولیا نے کہا۔

''وہ تو ہوتی ہی رہتی ہے۔ مجھے گرین پیلس کی مشینری کے بارے میں فکر تھی وہ کام ہو گیا ہے''...... عمران نے کہا اور پٹی کو تہہ کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''کیا ہوا۔ کہاں جا رہے ہو''...... جولیا نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا۔

''واپس۔ اب رات گئے فائنل ایکشن ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ ہمارے ساتھی۔ وہ کیا پارک میں بیٹھے رہیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں مشین بند ہوتے ہی انہیں بھی کاشن مل گیا ہو گا اور وہ بھی اب اٹھ کر چل پڑے ہوں گے''...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''یہ مشین۔ لیکن اسے یہیں چھوڑ جاؤ گے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں فی الحال یہ یہیں رہے گی ہو سکتا ہے رات کو پھر کام

آیئے۔ آؤ یہ یہاں محفوظ رہے گی''...... عمران نے کہا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ اپنی رہائش گاہ پر واپس پہنچ چکے تھے تھوڑی دیر بعد صفدر اور دوسرے ساتھی بھی پہنچ گئے۔

''تمہاری نگرانی یقیناً ہوئی ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں ہوئی تھی لیکن ہم نے انہیں ڈاج دیا ہے اور کار کی نمبر پلیٹ اور رنگ بھی تبدیل کر دیا ہے اب اس کار کی مدد سے بھی ہمیں ٹریس نہیں کیا جا سکے گا''...... صفدر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آپ کا کام ہو گیا عمران صاحب''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''ہاں اور میں نے یہاں پہنچنے سے پہلے ایڈی کراب کو راستے میں پبلک فون بوتھ سے کال کر کے مطلوبہ مشینری لکھوا دی ہے۔ وہ کرانس سے مشینری منگوا کر یہاں بھجوا دے گا۔ اس کے بعد ہم فائنل مشن پر کام شروع کر دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''پھر تو کافی دیر لگ جائے گی''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایڈی کراب کا آدمی جائے گا اور مطلوبہ مشینری خرید کر چارٹرڈ طیارے سے ہی واپس آ جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ تین چار گھنٹے لگ جائیں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''آپ اس مشینری کی مدد سے براہ راست گرین پیلس پر حملہ کریں گے''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں گرین پیلس کے اندر جانا تو حماقت ہی ہو گی اس مشینری کی مدد سے دو کام ہوں گے ایک تو یہ کہ گرین پیلس میں موجود مشینری ہمیں باہر چیک نہ کر سکے گی اور دوسرا اس راستے کا سراغ لگا کر باہر سے اس راستے کو اوپن کر کے لیبارٹری میں داخل ہو جائیں گے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر ہم ایکشن کب کریں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''آج رات''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

لی کاف گرین پیلس میں ہی موجود تھا۔ وہ مشین روم میں کرسی پر بیٹھا ہوا شراب پینے میں مصروف تھا رات کافی ہو چکی تھی مشین روم کی تمام مشینیں مسلسل کام کر رہی تھیں۔ میکوانڈ بھی لی کاف کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کے سامنے میز پر ایک چھوٹی سی مشین موجود تھی جس کی مدد سے وہ ان تمام مشینوں کی کارکردگی چیک کر رہا تھا۔

''ہونہہ۔ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی آخر کہاں غائب ہو گئے ہیں''...... لی کاف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ کا اندازہ تھا باس کہ وہ رات کو گرین پیلس پر لازماً حملہ کریں گے لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ پانچ سو گز تک ان کا نام و نشان بھی نظر نہیں آ رہا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ یہاں حملہ کرنے کا ارادہ چھوڑ گئے ہیں اور ویسے بھی یہاں آ کر انہوں نے

موت کا ہی شکار ہونا تھا اور انہیں یہاں سے کیا ملتا''...... میکوانڈ نے جواب دیا لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ اچانک کونے میں موجود ایک مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو ایسے لگا جیسے کمرے میں بم پھٹ پڑا ہو۔ لی کاف یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ میکوانڈ کے چہرے پر بھی شدید حیرت تھی وہ اٹھ کر دوڑتا ہوا اس کونے والی مشین کی طرف بڑھ گیا اس نے جلدی سے اس کے کئی بٹن پریس کئے۔ تو اس مشین پر مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔

''یہ کیا ہوا ہے''...... لی کاف نے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔

''غضب ہو گیا باس غلط آدمی لیبارٹری میں داخل ہو گئے ہیں''...... میکوانڈ نے دہشت زدہ سے لہجے میں کہا تو لی کاف بے اختیار اچھل پڑا۔

''لیبارٹری میں داخل ہو گئے۔ غلط آدمی کیا مطلب''...... لی کاف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس گرین پیلس سے راستہ لیبارٹری تک جاتا ہے آگے جا کر اس کا اختتام ایک دروازے پر ہوتا ہے اس دروازے کے ساتھ ایسا سسٹم موجود ہے کہ اگر اسے زبردستی کھولا جائے تو لیبارٹری کے اندر ڈاکٹر رافٹ سموگی کو بھی اطلاع ہو جاتی ہے اور یہاں موجود مشین بھی کاشن دے دیتی ہے اور مشین یہ کاشن دے رہی ہے''...... میکوانڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ گرین پیلس میں داخل ہوئے بغیر اس راستے سے کون لیبارٹری میں داخل ہو سکتا ہے“...... لی کاف نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہی بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آ رہی۔ میں ڈاکٹر رافٹ سموگی سے بات کرتا ہوں“...... میکوانڈ نے کہا اور تیزی سے ایک اور مشین کی طرف بھاگ پڑا۔ اس نے جلدی سے اس مشین کے نچلے حصے کے کئی بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ہیلو ہیلو۔ میکوانڈ کالنگ فرام گرین پیلس۔ ہیلو ہیلو۔ اوور“۔ میکوانڈ نے چیخ چیخ کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس ڈاکٹر رافٹ سموگی اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... چند لمحوں بعد مشین سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور میکوانڈ کے وحشت زدہ چہرے پر یہ آواز سنتے ہی یکلخت قدرے اطمینان کے تاثرات پھیلنے لگ گئے۔

”ڈاکٹر رافٹ سموگی کاشن مشین نے کاشن دیا ہے یہ کیسے ہو گیا ہے۔ اوور“...... میکوانڈ نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ شاید اسی لئے آپ پریشان ہو رہے ہیں۔ ڈونٹ وری۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم نے اس کمرے میں جہاں یہ دروازہ ہے مشینری سٹور بنایا ہوا ہے۔ ہم وہاں سے ایک بھاری مشینری نکال رہے تھے کہ اچانک مشینری کا کنٹینر جھٹکا لگنے کی وجہ سے اس دروازے سے زوردار انداز میں ٹکرا گیا اور یہ دروازہ ایک

دھماکے سے کھل گیا اسی وجہ سے مشین نے کاشن دینا شروع کر دیا ہو گا“...... ڈاکٹر رافٹ سموگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر رافٹ سموگی میں سپیشل ایجنٹ لی کاف بول رہا ہوں گرین پیلس سے۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹ تو کسی طرح لیبارٹری میں داخل نہیں ہو گئے۔ اوور“...... اچانک لی کاف نے خود بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ بات اس لئے آپ کے ذہن میں آئی ہے کہ آپ کو لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بات کر رہے ہیں یہاں میری اجازت کے بغیر ان کی روحیں بھی داخل نہیں ہو سکتیں۔ ویسے بھی لیبارٹری سیلڈ ہے اور گرین پیلس میں داخل ہوئے بغیر تو کسی صورت بھی کوئی اس میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ آپ خود بھی تو گرین پیلس میں موجود ہیں آپ کی موجودگی میں کیا کوئی گرین پیلس میں داخل ہوا ہے۔ اوور“...... ڈاکٹر رافٹ سموگی نے سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوکے بہرحال آپ پھر بھی محتاط رہیں۔ اوور اینڈ آل“...... لی کاف نے منہ بناتے ہوئے کہا تو میکوانڈ نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر مشین کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”معاملہ میرے حلق سے نیچے نہیں اتر رہا کوئی نہ کوئی گڑبڑ بہرحال ہے“...... لی کاف نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیسی گڑبڑ باس اب تو ڈاکٹر رافٹ سموگی سے بات ہو گئی ہے"...... میکوانڈ نے کہا۔

"یہ بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی کہ مشین کا کنٹینر لگنے سے دروازہ کھل گیا اور مشین نے کاشن دینا شروع کر دیا۔ نہیں میکوانڈ یہ بات درست نہیں ہے یہ معاملہ مشکوک ہے ہمیں مزید چیکنگ کرنی ہو گی"...... لی کاف نے کہا۔

"باس زیادہ سے زیادہ آپ تہہ خانے میں موجود وہ راستہ چیک کر لیں کہ بند ہے یا نہیں۔ اب باہر سے تو کوئی اندر جا ہی نہیں سکتا"...... میکوانڈ نے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ کیا تم نے لیبارٹری اندر سے دیکھی ہوئی ہے"۔ لی کاف نے کہا۔

"نہیں باس میں کبھی لیبارٹری میں نہیں گیا"...... میکوانڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر ڈاکٹر رافٹ سموگی تمہیں کیسے کہہ رہا تھا کہ تم جانتے ہو کہ دروازے کے ساتھ سٹور ہے"...... لی کاف نے چونکتے ہوئے کہا۔

"شاید ان کا خیال ہو کہ میں لیبارٹری میں آتا جاتا رہتا ہوں لیکن میں کبھی لیبارٹری میں نہیں گیا"...... میکوانڈ نے جواب دیا۔

"کیا یہاں کوئی ایسی مشین ہے جس میں ڈاکٹر رافٹ سموگی کی آواز فیڈ ہو اور وہ مشین ڈاکٹر رافٹ سموگی کی آواز کو چیک کر

سکے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد لی کاف نے پوچھا۔

"نہیں باس یہاں تو کوئی مشین نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کبھی ضرورت محسوس کی گئی ہے"...... میکوانڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر کیسے چیکنگ ہو سکتی ہے۔ تم ایسا کرو کہ اپنے کسی آدمی کو باہر بھیجو تاکہ وہ اردگرد کا علاقہ چیک کر آ سکے۔ ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کسی جگہ سے سرنگ لگائی ہو اور وہ براہ راست اس راستے سے گزر کر لیبارٹری میں داخل ہو گئے ہوں"...... لی کاف نے کہا تو میکوانڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

"چاروں طرف مشینیں مسلسل چیکنگ کر رہی ہیں۔ کوئی آدمی اس ایریئے میں داخل ہوتا تو مشینیں اسے لازماً چیک کر لیتیں"۔ میکوانڈ نے جواب دیا تو لی کاف خاموش ہو گیا لیکن اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ پھر کافی دیر گزر گئی اور ایک بار پھر اچانک اسی مشین نے کاشن دینا شروع کر دیا تو ایک بار پھر وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ اوہ۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... میکوانڈ نے کہا اور تیزی سے ایک بار پھر اسی مشین کی طرف دوڑا جس کے ذریعے اس نے پہلے ڈاکٹر رافٹ سموگی سے بات کی تھی۔ لی کاف بھی اس کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ اب بری طرح بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ میکوانڈ کالنگ ڈاکٹر رافٹ سموگی۔ اوور"...... میکوانڈ

نے انتہائی تیز لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن جب کافی دیر تک مسلسل کال دینے کے باوجود کوئی جواب نہ ملا تو میکوانڈ کا چہرہ بھی بری طرح بگڑ گیا۔

''یہ۔ یہ کیا ہو گیا کال کا جواب ہی نہیں مل رہا''...... میکوانڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہیلو ہیلو ڈاکٹر رافٹ سموگی اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... کچھ دیر بعد اچانک ٹرانسمیٹر سے ڈاکٹر رافٹ سموگی کی مدھم سی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر رافٹ سموگی کیا ہوا ہے آپ نے کال کا جواب فوری کیوں نہیں دیا۔ اوور''...... میکوانڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یہاں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ میں آفس میں تھا کہ اچانک میرا ذہن چکرایا اور میں بے ہوش ہو گیا اور ابھی چند لمحے پہلے مجھے ہوش آیا ہے تو میں نے سامنے موجود ٹرانسمیٹر سے تمہاری آواز سنی ہے۔ میرا جسم بے حس سا ہو رہا ہے میں نے بڑی مشکل سے ٹرانسمیٹر آن کیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ اچانک مجھے کیا ہو گیا ہے''...... ڈاکٹر رافٹ سموگی نے کہا۔

''ڈاکٹر رافٹ سموگی میں ٹاپ ایجنٹ لی کاف بول رہا ہوں۔ پہلے بھی میری آپ سے بات ہوئی تھی آپ نے کہا تھا کہ دروازہ مشینری کے کنٹینر کے ٹکرانے سے کھل گیا تھا۔ اوور''...... لی کاف نے میکوانڈ کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میری تو تم سے کوئی بات نہیں ہوئی کیسی

مشین اور کیسا دروازہ۔ اوور''...... ڈاکٹر رافٹ سموگی نے کہا تو میکوانڈ اور لی کاف دونوں اچھل پڑے۔

''اوہ اوہ۔ پھر تو واقعی کوئی بہت بڑی گڑبڑ ہے۔ چیک کریں پلیز۔ اوور''...... لی کاف نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہاں میں چیک کرتا ہوں اب میرا جسم حرکت میں آ رہا ہے۔ اوور''...... ڈاکٹر رافٹ سموگی نے جواب دیا۔

''اوکے آپ خود کو سنبھالیں۔ ہم دس منٹ بعد دوبارہ کال کریں گے۔ اوور اینڈ آل''...... لی کاف نے کہا تو میکوانڈ نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیئے۔

''ہم شکست کھا چکے ہیں میکوانڈ۔ وہ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لیبارٹری میں داخل ہو کر یقیناً وہ فارمولا لے گئے ہیں اور ہم یہاں بیٹھے احمقوں کی طرح ان کی یہاں آمد کا ہی انتظار کرتے رہے ہیں۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ چیف اسکارپ نے بھی بتایا تھا اور فائل میں بھی میں نے پڑھا تھا کہ عمران لہجے اور آواز کی اس طرح فوری اور ماہرانہ انداز میں نقل کر لیتا ہے کہ کوئی بھی نہیں پہچان سکتا یقیناً پہلے ڈاکٹر رافٹ سموگی کی جگہ ہم سے عمران ہی بات کر رہا تھا۔ اسی لئے تو اس کی بات میرے حلق سے نہ اتر رہی تھی لیکن میں اب ڈانمار کو اس کے لئے جہنم بنا دوں گا''...... لی کاف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو لی کاف کالنگ۔ اوور''...... لی کاف نے تیز اور سخت لہجے میں کال کرتے ہوئے کہا۔

''یس فلاشر اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے فلاشر کی آواز سنائی دی۔

''فلاشر غضب ہو گیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی لیبارٹری سے فارمولا نکال کر لے گئے ہیں۔ وہ اب یقیناً فوری طور پر ڈانمار سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔ تم ایسا کرو کہ اپنے آدمیوں سمیت ڈانمار سے نکلنے والے تمام راستوں کو چیک کرو اور جو مشکوک آدمی نظر آئے اسے گولیوں سے اڑا دو۔ اوور''...... لی کاف نے چیختے ہوئے کہا۔

''لیکن باس یہ کیسے ممکن ہے ڈانمار کی پولیس اور انتظامیہ تو ہمیں فوراً گرفتار کر لے گی۔ اوور''...... فلاشر نے کہا۔

''تو پھر بتاؤ میں کیا کروں۔ اگر یہ لوگ نکل گئے تو پورا سی شارک ہی ختم کر دیا جائے گا۔ سب کچھ ختم کر دیا جائے گا۔ اوور''...... لی کاف نے چیختے ہوئے کہا۔

''باس پھر تو اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم ڈی ایم ایم سپیشل کیمرے لے کر باہر جانے والے تمام راستوں کی نگرانی کریں۔ وہ لوگ جس میک اپ میں بھی ہوں گے بہرحال ان کا پتہ چل جائے گا پھر چاہے انہیں ختم کر دیا جائے چاہے ان کی نگرانی کی جائے اس طرح بہرحال وہ ٹریس لازماً ہو جائیں گے۔ اوور''...... فلاشر

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے ایسا ہی کرو فوری انتظامات کراؤ۔ فول پروف انتظامات۔ اوور''...... لی کاف نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لی کاف نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''اب ڈاکٹر رافٹ سموگی سے بات کراؤ۔ اس نے اس دوران چیکنگ کر لی ہو گی''...... لی کاف نے میکوانڈ سے مخاطب ہو کر کہا اور میکوانڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جلدی سے مشین کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ میکوانڈ کالنگ فرام گرین پیلس۔ اوور''...... میکوانڈ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس ڈاکٹر رافٹ سموگی اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر رافٹ سموگی کی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر رافٹ سموگی میں ٹاپ ایجنٹ لی کاف بول رہا ہوں۔ کیا پوزیشن ہے لیبارٹری کی۔ اوور''...... لی کاف نے انتہائی پر تجسس لہجے میں پوچھا۔

''پوزیشن کیا ہونی ہے۔ سب کچھ ختم ہو کر دیا گیا ہے۔ تمام مشینری مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہے وہ فارمولا جس پر کام ہو رہا تھا وہ فارمولا اور اس کی تمام کاپیاں سب غائب ہیں اور اس فارمولے پر کام کرنے والے سائنس دانوں کو بھی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا

گیا ہے۔ باقی میری طرح بے ہوش پڑے رہے اور اب انہیں ہوش
آیا ہے۔ بیرونی دروازہ تباہ کر دیا گیا ہے اور گرین پیلس کی طرف
کھلنے والے راستے میں گرین پیلس سے بالکل قریب چھت پر ایک
کافی بڑا سوراخ موجود ہے۔ اوور''...... ڈاکٹر رافٹ سموگی نے تلخ
لہجے میں کہا۔

''سوراخ ہے کیا مطلب یہ کیسے ہوسکتا ہے ۔اوور''......اس بار
میکوانڈ نے کہا۔

''تمہارے گرین پیلس کی دیوار کے ساتھ ہی وہ سوراخ ہے۔
اب بھی موجود ہے جا کر دیکھ لو۔ اب میں سی شارک ہیڈ کوارٹر بات
کر رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''یہ کیسے ممکن ہے ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ ہماری مشینیں
مسلسل کام کر رہی ہیں۔ وہ سوراخ بھی ہو گیا۔ آدمی بھی اندر چلے
گئے اور پھر واپس بھی چلے گئے اور مشینیں انہیں چیک ہی نہیں کر
سکیں یہ کیسے ممکن ہے۔ آخر یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیسے''...... میکوانڈ
نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

''آؤ میرے ساتھ چلو دیکھ لیتے ہیں''...... لی کاف نے کہا تو
میکوانڈ نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں کیونکہ جب
تک مخصوص حفاظتی سسٹم آف نہ کیا جاتا ان میں سے کوئی بھی باہر
نہیں جا سکتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد لی کاف میکوانڈ اور اس کا

ایک ساتھی گرین پیلس سے باہر نکل آئے۔

میکوانڈ کے ساتھی کے پاس ایک طاقتور ٹارچ موجود تھی وہ
گھومتے ہوئے عمارت کی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اس جگہ
پہنچے جہاں راستہ تھا تو ٹارچ کی طاقتور روشنی میں انہیں زمین پر
موجود سوراخ واضح طور پر نظر آ گیا۔

''یہ باقاعدہ مشین سے کیا گیا ہے لیکن واقعی یہ بات سوچنے کی
ہے کہ ہماری مشینوں نے انہیں چیک کیوں نہیں کیا''...... لی کاف
نے جھک کر سوراخ کے کناروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''میری تو خود سمجھ میں نہیں آ رہا''...... میکوانڈ کے لہجے میں بے
پناہ حیرت تھی۔

''آؤ چلیں اب تو جو ہونا تھا ہو گیا اب مجھے احساس ہوا ہے کہ
اس عمران سے تمام لوگ کیوں اس قدر خوفزدہ رہتے ہیں۔ یہ واقعی
شیطانی ذہن کا مالک ہے۔ کاش میں اسے اس وقت گولی مار دیتا
جب وہ ڈانمار داخل ہوا تھا''...... لی کاف نے کہا اور واپس مڑ گیا
تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر مشین روم میں پہنچ گئے اور ابھی وہ
وہاں پہنچے ہی تھے کہ اچانک لی کاف کے جیب میں موجود
ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔

''اوہ فلاشر نے یقیناً ان کا سراغ لگا لیا ہو گا''...... لی کاف نے
چونک کر کہا اور جلدی سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور''......ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز

سنائی دی تو لی کاف بے اختیار اچھل پڑا۔
''تم۔ تم عمران بات کر رہے ہو۔ کیا مطلب۔ اوور''...... لی کاف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
''تمہیں اب تک یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ میں نے لیبارٹری سے فارمولا حاصل کر لیا ہے لیکن تمہیں ابھی یہ معلوم نہ ہوا ہوگا کہ میں نے اس لیبارٹری میں وائرلیس کنٹرول سپیشل بم بھی نصب کر دیا ہے اس لئے جب میں چاہوں صرف ایک بٹن پریس کر کے اس پوری لیبارٹری کو تباہ کر سکتا ہوں اور لیبارٹری انچارج ڈاکٹر رافٹ سموگی چاہے لاکھ سر پٹک لے وہ اس بم کا کسی صورت بھی سراغ نہیں لگا سکتا۔ اوور''...... عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔
''میں تمہیں فنا کر دوں گا۔ میں پورے ڈانمار کو آگ لگا دوں گا۔ تم مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ اوور''...... لی کاف نے غصے کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا۔
''ارے۔ ارے۔ اس قدر شدید غصہ۔ مسٹر لی کاف تمہارا خیال تھا کہ میں گرین پیلس میں داخل ہو کر پھر لیبارٹری میں جاؤں گا لیکن تم خود سوچو جہاں تمہارے جیسا ٹاپ ایجنٹ موجود ہو وہاں مجھ جیسا آدمی بھلا کیسے داخل ہونے کی جرأت کر سکتا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ بالا بالا ہی کام کر لوں۔ اب اگر تم چاہتے ہو کہ لیبارٹری تباہ ہو جائے تو تمہاری مرضی ورنہ بہتر یہی ہے کہ تم سی نارک کے انچارج سے بات کر لو۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہارے

غصے پر اپنی لیبارٹری کو فوقیت دیں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ ابھی میں چند روز یہاں ڈانمار میں موجود ہوں۔ ابھی میں نے اور میرے ساتھیوں نے یہاں سیر و تفریح کرنی ہے باقی رہا فارمولا تو ظاہر ہے فارمولا تو میک اپ میں نہ ہوگا اس لئے تمہارے آدمی جو ڈی ایم ایم سپیشل کیمرے اٹھائے ڈانمار سے باہر جانے والے راستوں پر ڈیوٹی دے رہے ہیں فارمولے کو چیک نہیں کر سکتے اور فارمولا بڑے اطمینان سے باہر چلا جائے گا اور تم سوائے سر پیٹنے کے اور کچھ نہ کر سکو گے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران کی طنزیہ آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
''ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ سب کچھ ختم ہو گیا لیکن میں اس عمران کا پیچھا قیامت تک نہ چھوڑوں گا میں اس کا خاتمہ کر کے ہی دم لوں گا میکوانڈ۔ کار نکالوں اور مجھے میرے ہیڈ کوارٹر پہنچاؤ''...... لی کاف نے پہلے خود کلامی کرتے ہوئے اور پھر میکوانڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لی کاف کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس کی حالت ایسے زخمی شیر کی سی تھی جس کے ہاتھ اسے زخمی کرنے والا شکاری لگ جاتا تو وہ اسے لمحوں میں چیر پھاڑ کر رکھ دیتا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کمرے میں موجود تھا جس میں گرین پیلس کی مشینری کو چیک کرنے والی مشین موجود تھی مشین کا بگل نما حصہ کھڑکی سے باہر رکھا ہوا تھا۔ عمران کی نظریں مشین کی اسکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ اسکرین پر لی کاف اور گرین پیلس کا انچارج میکوانڈ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھتے نظر آرہے تھے ان کے پیچھے ایک اور آدمی بھی تھا۔

''یہ میرا آدمی آپ کو ہیڈ کوارٹر پہنچا آئے گا باس''...... میکوانڈ کی مؤدبانہ آواز مشین سے سنائی دی۔

''ٹھیک ہے''...... لی کاف نے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ میکوانڈ کے پیچھے آنے والا آدمی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر کار سٹارٹ ہو کر بیک ہوئی اور بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی جیسے ہی کار گیٹ کے قریب پہنچی پھاٹک میکانکی انداز میں کھلا اور کار باہر نکل گئی اس کے ساتھ ہی پھاٹک بند ہو گیا۔ میکوانڈ خاموشی سے مڑا اور ایک بار پھر

اندرونی طرف کو بڑھنے لگا۔

''وہ لی کاف تو اس مشین سے اب چیک نہ ہو سکے گا''۔ ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

''اسے چیک کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے یہ میکوانڈ اب لازماً سی شارک کے ہیڈ کوارٹر کال کرے گا اور میں وہ کال چیک کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کی ناب گھمائی تو اسکرین پر منظر بدل گیا اب مشین روم کا منظر نظر آرہا تھا اور عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ میکوانڈ ایک الماری کھول کر اس میں سے ایک بڑی چوکور شکل کی مشین نکال کر باہر میز پر رکھ رہا تھا۔

''اوہ تو سی شارک ہیڈ کوارٹر کال این ڈبلیو مشین سے کی جاتی ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''این ڈبلیو مشین۔ کیا مطلب''...... جولیا نے پوچھا۔

''نیٹ ورک مشین۔ اس سے ہونے والی کال پہلے پوری دنیا میں پھیلتی ہے پھر کسی جگہ سمٹ کر مرکز تک پہنچتی ہے پھر بار بار کال باؤنس کرتی ہے اور کبھی کسی ملک کی لوکیشن ظاہر کرتی ہے اور کبھی کسی ملک کی۔ اس لئے اسے کسی طرح بھی چیک نہیں کیا جا سکتا''...... عمران نے گردن موڑے بغیر جواب دیا۔ میکوانڈ اب مشین کے بٹن پریس کرنے میں مصروف تھا۔ عمران نے بھی ہاتھ بڑھا کر مشین کے نیچے لگے ہوئے سرخ رنگ کے ایک بٹن پر انگلی

رکھ دی۔

"ہیلو ہیلو۔ میکوانڈ کالنگ ٹی۔ ایس۔ ایچ۔ اوور"...... میکوانڈ کی آواز مشین سے سنائی دی۔

"یس آر ایس ڈبلیو۔ سپیشل کوڈ دوہراؤ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد مشین سے ایک کھڑکھڑاتی ہوئی سی مشینی آواز سنائی دی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے لوہے کی گراریوں کی آپس میں رگڑ سے آواز پیدا ہو رہی ہو۔

"سپیشل کوڈ ڈبلیو ایچ بی۔ اوور"...... میکوانڈ نے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ کوڈ سمجھ رہا ہو۔

"پرسنل کوڈ دوہراؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پرسنل کوڈ ایس ایس الیون تھرٹی فور۔ اوور"...... میکوانڈ کی آواز سنائی دی۔

"کوڈ اوکے۔ اوور"...... وہی کھڑکھڑاتی ہوئی مشینی آواز سنائی دی۔

"ہیلو آر ایس ڈبلیو انچارج اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک انسانی آواز سنائی دی لہجہ بے حد سخت تھا۔

"باس لیبارٹری کے بارے میں آپ کو اطلاع مل چکی ہو گی میں نے سوچا کہ اپنی پوزیشن کلیئر کر دوں۔ اوور"...... میکوانڈ کی آواز سنائی دی۔

"مجھے تمام رپورٹس مل چکی ہیں لیکن تمہاری مشینری نے درست

طور پر کام کیوں نہیں کیا۔ اوور"...... انچارج کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"جناب مشینری تو درست طور پر کام کر رہی ہے اس کے باوجود یہ سب کچھ ہو گیا میری تو سمجھ میں خود یہ بات نہیں آ رہی۔ اوور"...... میکوانڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں مشینری ماہرین کو بھجوا رہا ہوں جو آ کر چیکنگ کریں گے اس کے بعد فیصلہ ہو گا کہ اس میں تمہاری غفلت ہے یا کوئی بات۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس یہاں سپیشل ایجنٹ لی کاف صاحب کو ان کے ٹرانسمیٹر پر اس علی عمران نے کال کی تھی اور اس نے لیبارٹری اڑانے کی دھمکی دی تھی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ لیبارٹری کو بچانے کے لئے اس بم کو فوری طور پر تلاش کرنا انتہائی ضروری ہے۔ اوور"...... میکوانڈ نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے کال کی تھی۔ ہمیں تو اس سلسلے میں لی کاف نے رپورٹ نہیں دی۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا تو میکوانڈ نے وہ ساری گفتگو دوہرا دی جو عمران نے ٹرانسمیٹر پر لی کاف سے کی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ اس کا مطلب ہے کہ لی کاف مکمل طور پر شکست کھا چکا ہے۔ اگر اس عمران نے دھمکی دی ہے تو پھر وہ لیبارٹری بھی تباہ کر دے گا۔ ویری بیڈ مجھے لی کاف سے بات کرنی پڑے گی۔ اوور"...... انچارج کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ انچارج صاحب میں علی عمران بول رہا ہوں مجھے یقین ہے کہ تم تک میری آواز پہنچ رہی ہو گی۔ اوور"...... عمران نے اچانک وہ سرخ بٹن دباتے ہوئے کہا جس پر اس نے کافی دیر سے انگلی رکھی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس نے میکوانڈ کو بری طرح اچھلتے ہوئے دیکھا۔

"تم۔ تم نے کیسے لنک کر لیا۔ اوور"...... انچارج کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مسٹر میکوانڈ اپنی یہ این ڈبلیو مشین آف نہ کرنا میں تمہارے ہیڈ کوارٹر سے بات کر رہا ہوں اگر تم نے اسے آف کر دیا تو پھر میرے لئے اور کوئی چارہ نہ رہے گا کہ میں لیبارٹری ہی تباہ کر دوں۔ اوور"...... عمران نے انچارج کی بات کا جواب دینے کی بجائے میکوانڈ سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ میکوانڈ کا ہاتھ تیزی سے مشین کی طرف بڑھتا ہوا اس نے دیکھ لیا تھا لیکن جیسے ہی عمران نے یہ فقرہ کہا میکوانڈ نے ایک جھٹکے سے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"میکوانڈ بات چیت ہونے دو۔ اوور"...... انچارج نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن۔ اوور"...... میکوانڈ کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"مسٹر انچارج میں تمہاری آواز سے تمہیں پہچان گیا ہوں۔ تمہارا نام جہاں تک میری یادداشت کام کر رہی ہے لارک زیتھورا ہے اور تم آج سے پندرہ سولہ سال قبل کرانس کی سب سے فعال

ایجنسی وائٹ پینتھر کے سربراہ تھے گو تم سے صرف ایک بار ہی واسطہ پڑا تھا لیکن تمہاری آواز اور تمہارا لہجہ اب تک میرے ذہن میں محفوظ ہے۔ بہرحال تم اسے تسلیم کرو یا نہ کرو یہ علیحدہ بات ہے۔ تو مسٹر لارک زیتھورا میں نے تمہاری اس این ڈبلیو سپیشل مشین سے اس لئے رابطہ قائم کیا ہے کیونکہ اس کے علاوہ تمہارے ساتھ گفتگو کا اور کوئی ذریعہ میرے پاس نہ تھا اور میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ واقعی میں نے لیبارٹری میں ایسا بم نصب کر دیا ہے کہ میں دنیا کے کسی بھی خطے میں بیٹھ کر صرف ایک بٹن دباؤں تو تمہاری یہ شاندار اور انتہائی وسیع لیبارٹری واقعی بھک سے اڑ جائے گی اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ میرے اس فارمولے کے حصول پر تو شاید بلیک شارک کا مین ہیڈ کوارٹر تمہارے اتنے بڑے سی شارک سیکشن کا خاتمہ نہ کرے لیکن اگر یہ لیبارٹری تباہ ہو گئی تو پھر ایسا فیصلہ ضرور ہو گا اور اتنی بات میں بھی جانتا ہوں کہ اگر یہ فیصلہ ہو گیا تو پھر تم سمیت سی شارک کے تمام افراد موت کے گھاٹ اتار دیئے جائیں گے اور میرا تمہیں کال کرنے کا مقصد صرف تمہاری اس لیبارٹری کو بچانا ہے۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم کیا فیصلہ کرتے ہو۔ اوور"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم نے میری آواز سے غلط اندازہ لگایا ہے مسٹر علی عمران میں بہرحال لارک زیتھورا نہیں ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ تم لیبارٹری تباہ کر دو لیکن یہ فارمولا بہرحال تمہیں

واپس کرنا ہو گا۔ اوور''...... انچارج نے کہا۔

''تم لیبارٹری بھی بچانا چاہتے ہو اور فارمولا بھی حاصل کرنا چاہتے ہو اس کا مطلب ہے کہ تمہارے ذہن میں کوئی خاص بات ہے کھل کر بات کرو کیا کہنا چاہتے ہو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''اس فارمولے کی کاپی دے دو۔ میرا وعدہ کہ سی شارک آئندہ پاکیشیا کے کسی معاملے میں مداخلت نہیں کرے گا اور ہمیں اس سے بھی کوئی غرض نہیں ہو گی کہ تم اس فارمولے سے ہتھیار تیار کرتے ہو یا نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں لی کاف کو اور سی شارک کے دوسرے تمام ٹاپ ایجنٹس کو بھی تمہارے خلاف کام کرنے سے روک دوں گا۔ اوور''...... انچارج نے کہا۔

''لی کاف کی بات چھوڑو۔ مجھے تو یہ سوچ کر ہی افسوس ہو رہا ہے کہ سی شارک کے پاس کام کے آدمی ہی نہیں ہیں جو اس نے لی کاف کو ٹاپ ایجنٹ بنا رکھا ہے۔ یہ ان تمام ٹاپ ایجنٹس سے کم تر ثابت ہوا ہے جو اس سے پہلے مجھ سے ٹکرا چکے ہیں البتہ تمہاری یہ بات قابل غور ہے کہ تم اس فارمولے کے سلسلے میں مزید کوئی کارروائی نہیں کرو گے لیکن کیا تم اس کی گارنٹی مین ہیڈ کوارٹر سے دلوا سکتے ہو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''لی کاف واقعی ٹاپ ایجنٹ ہے لیکن بہرحال تمہاری ذہانت کے مقابلے میں واقعی وہ کم تر ثابت ہوا ہے اور اس میں اس کا بھی قصور نہیں ہے جہاں تک مین ہیڈ کوارٹر کا تعلق ہے تو اس سے گارنٹی

دلوانے کی ضرورت نہیں ہے یہ فارمولا میرے گروپ نے ہی ٹریس کیا ہے اور میرے گروپ نے ہی اسے حاصل کیا ہے اور میرا گروپ ہی اس پر کام کرے گا اس لئے اس بارے میں حتمی فیصلہ بھی میں ہی کر سکتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میرا یہ وعدہ کہ آئندہ سی شارک پاکیشیا کے کسی معاملے میں کبھی مداخلت نہیں کرے گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتماد ہے کیونکہ بہرحال تم بلیک شارک کی انتہائی اہم پوسٹ پر فائز ہو اور ویسے بھی مجھے معلوم ہے کہ لارک زیتھورا کی شروع سے ہی عادت رہی ہے کہ وہ جو وعدہ کرتا ہے اس پر پورا اترتا ہے اور تم لی کاف کو کہہ دو کہ وہ لائٹ ہوٹل پہنچ کر مجھ سے مل لے اور فارمولے کی کاپی لے لے لیکن ایک بات کا خیال رکھنا مسٹر لارک زیتھورا کہ میں یہ فارمولا اس لئے واپس نہیں دے رہا کہ میں تمہارے گروپ کی آئندہ کارروائی سے ڈر گیا ہوں۔ اگر میں تمہاری گرین پیلس کی مشینری کو ڈاج دے کر اور تمہاری لیبارٹری کے تمام انتظامات کو ختم کر کے یہ فارمولا حاصل کر سکتا ہوں تو میں اس فارمولے کی حفاظت بھی کر سکتا ہوں میں اس کی کاپی تمہیں صرف اس لئے دے رہا ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ بلیک شارک اپنے فارمولے کسی بھی سپر پاور کے ہاتھ فروخت نہیں کرتی لیکن اس کے باوجود اگر تم کسی بھی وقت وعدے سے مکر گئے تو میں تمہارا سی شارک ہیڈ کوارٹر بھی ٹریس کر

سکتا ہوں اور اگر صرف اتنی اطلاع بھی بلیک شارک کے مین ہیڈ
کوارٹر تک پہنچ گئی کہ سی شارک کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کر لیا گیا ہے تو
بلیک شارک کا مین ہیڈ کوارٹر خود ہی تمہارا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دے گا
مجھے انگلی ہلانے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی اگر تمہیں اس بات پر
یقین نہ آ رہا ہو تو ایک اشارہ دے سکتا ہوں کہ تمہارا یہ سی شارک
ہیڈ کوارٹر جزائر غرب الہند کے قریب واقع جزائر ہنگوری اور جزائر
وٹڈر ورلڈ کے چھوٹے جزیروں میں سے کسی ایک پر ہے۔
اوور“...... عمران نے کہا۔

”میں نے جو وعدہ کیا ہے وہ ہر حالت میں پورا ہو گا۔
اوور“...... دوسری طرف سے مختصر لفظوں میں کہا گیا۔

”اوکے پھر کل صبح لی کاف کو بھیج دینا وہ فارمولا مجھ سے لے
جائے گا گڈ بائی۔ اوور اینڈ آل“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر وہی سرخ بٹن پریس کر
دیا اور پھر تیزی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کر کے اس نے
مشین آف کر دی۔

”لو بھئی اسے کہتے ہیں بائی بائی۔ گڈ بائی“...... عمران نے مشین
آف کر کے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”یہ تم نے چیف سے پوچھے بغیر فارمولا واپس کرنے کا فیصلہ
کیسے کر لیا“...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”میں تمہاری طرح تمہارے چیف کا ملازم تو نہیں ہوں میں

آزاد آدمی ہوں اپنے فیصلے خود کرتا ہوں“...... عمران نے بڑے
فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ صفدر مجھے لانگ رینج
ٹرانسمیٹر دو“...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”چھوڑیں مس جولیا خواہ مخواہ جذباتی نہ ہوں آپ اچھی طرح
جانتی ہیں کہ عمران صاحب جو کچھ کرتے ہیں انتہائی سوچ سمجھ کر
کرتے ہیں اور چیف نے ہمیشہ عمران صاحب کے فیصلوں کی تائید
ہی کی ہے“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مس جولیا درست کہہ رہی ہیں فارمولا واپس نہیں دیا جا سکتا۔
یہ ملک سے غداری ہے“...... تنویر نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب کا فیصلہ سو فیصد درست ہے اور مجھے یقین ہے
کہ چیف بھی عمران صاحب کے فیصلے کی تائید کرے گا“۔ اچانک
کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اللہ تمہارا بھلا کرے کیپٹن شکیل ایک تم ہی تو ایسے انسان ہو
جس سے مجھے کچھ سہارا مل جاتا ہے“...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

”نہیں میں ضرور بات کروں گی صفدر ٹرانسمیٹر دو مجھے“...... جولیا
نے کہا تو صفدر نے کمر پر بندھے ہوئے بڑے سے سیاہ رنگ کے
تھیلے سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔
عمران خاموش بیٹھا رہا جولیا نے ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کی مخصوص فریکوئنسی

ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ جولیا کالنگ۔ اوور''...... جولیا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی لیکن اس نے اپنا نام نہیں لیا تھا۔

''چیف میں جزیرہ ہوائی کے قریب واقع جزیرہ ڈانمار سے بول رہی ہوں۔ ہم مشن میں کامیاب ہو گئے ہیں اور ہم نے فارمولا بلیک شارک کی لیبارٹری سے حاصل کر لیا ہے لیکن عمران نے آپ سے اجازت لئے بغیر اس فارمولے کی کاپی واپس بلیک شارک کو دینے کا فیصلہ کیا ہے جبکہ میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ اوور''...... جولیا نے کہا۔

''عمران سے بات کراؤ۔ اوور''...... ایکسٹو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر میں عمران بول رہا ہوں۔ اس بار آپ میرے لئے طویل ہندسوں والا چیک لکھ کر تیار رکھیں بڑی محنت کرنی پڑی ہے اس سی شارک کے خلاف مشن مکمل کرنے میں۔ اوور''...... عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''فارمولے کی کاپی واپس کرنے کی بات کس سے ہوئی ہے۔ اوور''...... چیف نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

''سی شارک ہیڈ کوارٹر کے انچارج سے بڑا اچھا آدمی ہے۔ میرا پرانا یار ہے دس پندرہ سال پہلے اس سے ملاقات ہوئی تھی جو وعدہ کرتا ہے اس کی پابندی بھی کرتا ہے۔ اوور''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس کے جواب میں اس نے کیا وعدہ کیا ہے۔ اوور''۔ چیف نے پوچھا۔

''یہی کہ سی شارک آئندہ پاکیشیا کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا اور اس فارمولے کے سلسلے میں بھی کوئی مزید اقدام نہیں کرے گا۔ اوور''...... عمران نے جواب دا۔

''پھر تم نے درست فیصلہ کیا ہے مس جولیا بلیک شارک کا کسی سپر پاور سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے اس فارمولے پر اگر وہ کوئی ہتھیار بنائے گا بھی سہی تو اس سے پاکیشیا کو کوئی فرق نہیں پڑے گا جبکہ عمران کے اس فیصلے کے بعد سی شارک اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کے لئے دوبارہ کوئی اقدام نہیں کرے گا اس طرح پاکیشیا اطمینان اور سکون سے اس فارمولے پر کام کرتا رہے گا اور یہ کام خفیہ بھی رہے گا۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا جولیا نے منہ بناتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''پتہ نہیں تم نے چیف پر کیا جادو کر رکھا ہے کہ وہ ہمیشہ تمہارے ہی فیصلوں کی تائید کرتا ہے''...... تنویر نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

''خواہ مخواہ تائید کرتا ہے۔ حالانکہ میں نے لاکھوں بار فیصلہ کیا ہے کہ چیف سے بھاری رقم کا چیک لوں گا لیکن اس نے کبھی میرے اس فیصلے کی تائید نہیں کی وہ بس گنتی کی چند صفریں اور ایک ہندسہ ڈال کر چیک پکڑا دیتا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور سب اس کی اس بات پر بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب آپ نے یہ اندازہ کیسے لگا لیا کہ سی شارک کا ہیڈکوارٹر جزائر غرب الہند کے قریب جزائر میں سے کسی جزیرے پر ہے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اسے الہام تو نہیں ہوتا بس ویسے ہی رعب ڈالنے کے لئے کہہ دیا ہو گا''...... تنویر نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

''یہ اندازہ اس مشین کی وجہ سے میں نے لگایا ہے اس میں وائس رینج فریکوئنسی بتانے کا ڈائل بھی ہے اور آواز کے بہاؤ کی سمتیں بتانے کا سسٹم بھی موجود ہے مشین بتا رہی تھی کہ انچارج کی وائس رینج فریکوئنسی زیادہ سے زیادہ آٹھ سو کلو میٹر ہے اور آواز کا بہاؤ شمالاً جنوباً ہے اور اگر ڈانمار جزیرے کو سامنے رکھ کر سوچا جائے تو یہ فیصلہ اور سمت انہی جزیروں کی ہی بنتی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ایک تو پتہ نہیں تم اس قسم کی جادو کی مشینیں کہاں سے منگوا لیتے ہو اور پھر انہیں آپریٹ بھی کر لیتے ہو''...... جولیا نے کہا تو

سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''بس اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی مشین میرے کنٹرول سے باہر ہے باقی انسانوں کی بنائی ہوئی مشینیں تو بہرحال کسی نہ کسی طرح کنٹرول میں آ ہی جاتی ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی مشین کیا مطلب''...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''میرا مطلب ہے حضرت انسان جیسے تم۔ پتہ نہیں کس طرح تمہیں ڈیل کیا جائے کہ تم ہاں کر دو لیکن میں ابھی تک ویٹر بنا ہوا ہوں''...... عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

لی کاف انتہائی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں اپنے ہیڈ
وارٹر کے آفس میں ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ مسلسل رنگ بدل رہا
ا۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ فلاشر اور شارمر سمیت پورا
روپ مسلسل سارے جزیرے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو
اش کر رہا تھا۔

فلاشر کے آدمی تو باہر جانے والے راستوں کی نگرانی کر رہے
ے جبکہ شارمر اور اس کا گروپ ہوٹلوں اور ایسی ہی دوسری پبلک
ہوں کو چیک کرنے میں مصروف تھے لیکن وقت گزرتا جا رہا تھا
کسی طرف سے بھی کوئی کال نہ آ رہی تھی۔

لی کاف چاہتا تھا کہ صبح ہونے سے پہلے کسی طرح عمران اور
ں کے ساتھیوں کا پتہ چل جائے تا کہ وہ ان کا خاتمہ کر کے ان
ے فارمولا واپس حاصل کر لے اور اس کے بعد وہ سی شارک ہیڈ
ارٹر کو اطلاع کرے لیکن ظاہر ہے جب تک ان لوگوں کا پتہ نہ

چلتا وہ سوائے پیچ و تاب کھانے کے اور کر بھی کیا سکتا تھا اس لئے وہ بے چینی اور اضطراب کے عالم میں مسلسل ٹہل رہا تھا کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور لی کاف اس طرح فون پر جھپٹا جیسے بھوکا عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے۔

"یس لی کاف بول رہا ہوں"...... لی کاف نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"آر ایس ڈبلیو سپیشل کوڈ دوہراؤ"...... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر کی مشینی سی آواز سنائی دی تو لی کاف بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے تصور میں ہی نہ تھا کہ آر ایس ڈبلیو اس سے اس طرح رابطہ کرے گا اور وہ بھی مشین کی بجائے فون پر۔

"پہلے تم ہیڈ کوارٹر کوڈ دوہراؤ کیونکہ تم عام فون پر کال کر رہے ہو"...... لی کاف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ایک کوڈ دوہرا دیا گیا اور لی کاف نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ کوڈ درست تھا اس کا مطلب تھا کہ واقعی سی شارک کے ہیڈ کوارٹر سے کال ہے۔ چنانچہ اس نے ہیڈ کوارٹر کی ڈیمانڈ پر پہلے سپیشل کوڈ اور پھر پرسنل کوڈ دوہرائے اور پھر دوسری طرف سے کوڈ او کے قرار دے دیا گیا۔

"ہیلو۔ لارک زیتھورا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سی شارک کے ہیڈ کوارٹر انچارج لارک زیتھورا کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

”لی کاف بول رہا ہوں“...... لی کاف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”لی کاف تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل مکمل طور پر شکست کھا چکے ہو۔ تم گرین پیلس میں بیٹھے مکھیاں مارتے رہ گئے اور وہ لیبارٹری سے فارمولا بھی لے گئے اور اب لیبارٹری بھی تباہ ہو رہی ہے۔ تم جانتے ہو کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا“...... لارک زیتھورا کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔ لارک زیتھورا اس کا کلاس فیلو رہا تھا اور اس سے اس کے دوستانہ تعلقات تھے لیکن اس وقت لارک زیتھورا کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ لی کاف سے سرے سے واقف ہی نہ ہو۔ وہ شدید غصے میں تھا۔

”ہاں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں واقعی شکست کھا چکا ہوں لیکن یہ وقتی ناکامی ہے لارک زیتھورا اور میں اس ناکامی کو کامیابی میں بدل کر رہوں گا۔ تمہیں صبح تک عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی مل جائیں گی اور فارمولا بھی“...... لی کاف نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن سی شارک اپنی اس وسیع وعریض اور انتہائی قیمتی لیبارٹری کو تباہ کرانے کا رسک نہیں لے سکتا لی کاف۔ اس لئے میں نے ہیڈ کوارٹر سے بات کر کے عمران سے معاہدہ کر لیا ہے“...... لارک زیتھورا نے کہا تو لی کاف بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”معاہدہ۔ کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ عمران سے معاہدہ کیا مطلب۔ تمہارا عمران سے کیسے رابطہ ہو گیا۔ کس طرح یہ معاہدہ ہوا اور کیا معاہدہ ہوا اور کیوں ہوا“...... لی کاف نے انتہائی جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”گرین پیلس کے انچارج میکوانڈ نے مجھے خصوصی مشین پر رپورٹ دی۔ اسے بھی لیبارٹری کی تباہی کا ڈر تھا اور ابھی اس کی کال جاری تھی کہ عمران نے کسی طرح اس مشین سے لنک کر لیا اور اس کی میرے ساتھ براہ راست بات ہوئی ہے۔ میں نے اس سے معاہدہ کر لیا ہے کہ وہ فارمولا واپس کر دے گا اور اس کے جواب میں ہم آئندہ پاکیشیا کے معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔ چنانچہ اب یہ فارمولا تم نے عمران سے جا کر لینا ہے“...... لارک زیتھورا نے کہا۔

”کیا وہ فارمولا واپس کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے اس نے اس قدر محنت کی ہے وہ اسے اتنی آسانی سے واپس کر دے۔ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے وہ صرف ڈاج دے رہا ہے“...... لی کاف نے کہا۔

”نہیں وہ وعدے کا پکا ہے اور اس سے فارمولے کی کاپی کی واپسی کی بات ہوئی ہے۔ پاکیشیا اگر اس فارمولے پر کوئی ہتھیار بناتا ہے تو بلیک شارک کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور بلیک شارک اگر اس فارمولے پر ہتھیار بناتا ہے تو پاکیشیا صرف اتنا

چاہتا ہے کہ وہ ہتھیار اس کے خلاف استعمال نہ ہو سکے اس لئے یہ معاہدہ ہو گیا ہے کہ وہ فارمولے کی کاپی مجھے دے دے گا۔ ورنہ سی شارک کی لیبارٹری تو ایک طرف پورا سی شارک گروپ مکمل طور پر ختم ہو جائے گا اور میں نے مین ہیڈ کوارٹر سے بھی اس کی اجازت لے لی ہے“...... لارک زیتھورا نے کہا۔

”اگر یہی کام کرنا تھا تو یہ پہلے بھی ہو سکتا تھا۔ اسے فارمولے کی کاپی دے کر واپس بھیجا جا سکتا تھا پھر کیا ضرورت تھی اتنی تگ و دو کی“...... لی کاف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ سب کچھ مجبوراً کرنا پڑا ہے۔ اس نے نہ صرف تمہیں شکست دی ہے بلکہ اس نے ایک لحاظ سے پورے سی شارک کو شکست دے دی ہے اور تمہیں معلوم نہیں ہے اس نے سی شارک کے ہیڈ کوارٹر کو بھی اس مشن کے دوران ٹریس کر لیا ہے۔ اس نے اس سلسلے میں اشارہ بھی دیا ہے جو درست ہے اس لئے اگر اب اس سے معاہدہ نہ کیا جاتا تو بلیک شارک کا یہ بڑا گروپ مکمل طور پر آف کرنا پڑتا۔ اور یہ بھی سن لو کہ اگر میں یہ معاہدہ نہ کرتا تو اب تک تم بھی قبر میں اتر چکے ہوتے۔ تمہیں معلوم تو ہیں کہ بلیک شارک کے اصول“...... لارک زیتھورا کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا تھا تو لی کاف نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ٹھیک ہے۔ بہرحال اب کیا کرنا ہے“...... لی کاف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”صبح تم لائٹ ہوٹل جاؤ گے وہاں عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے تم ان سے مل کر فارمولے کی کاپی لو گے اور پھر یہ کاپی تم گرین پیلس کے انچارج میکوانڈ کو پہنچاؤ گے۔ میکوانڈ اسے ڈاکٹر رافٹ سموگی تک پہنچا دے گا کیونکہ اب لیبارٹری کے سارے حفاظتی انتظامات ختم کر دیئے گئے ہیں“...... لارک زیتھورا نے کہا۔

”کیا یہ لوگ لائٹ ہوٹل پہنچ گئے ہیں“...... لی کاف نے پوچھا۔

”صبح کا وقت طے ہوا ہے اور تم نے صبح جانا ہے اور یہ بات سن لو کہ اس معاہدے کے بعد تم نے عمران یا اس کے ساتھیوں کے خلاف کسی قسم کا کوئی ایکشن نہیں لینا ورنہ اس کے نتائج سے تم اچھی طرح واقف ہو۔ اپنے تمام آدمیوں کو بھی کال کر کے کہہ دو کہ وہ بھی اپنی تمام سرگرمیاں ختم کر دیں“...... لارک زیتھورا کا لہجہ ایک بار پھر سرد ہو گیا۔

”ٹھیک ہے حکم کی تعمیل ہو گی“...... لی کاف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

”میں اس عمران کو زندہ نہیں چھوڑوں گا کبھی نہیں چاہے مجھے خود کیوں نہ مرنا پڑے بہرحال اسے مرنا ہو گا ہر صورت میں اور ہر قیمت پر“...... لی کاف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس نے اس کا

بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ لی کاف کالنگ۔ اوور''...... لی کاف نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس باس فلاشر بول رہا ہوں۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے فلاشر کی آواز سنائی دی۔

''فلاشر اپنے تمام آدمیوں کو واپس بلا لو۔ سی شارک ہیڈ کوارٹر اور عمران کے درمیان معاہدہ ہو چکا ہے۔ عمران نے جو فارمولا لیبارٹری سے حاصل کیا ہے وہ ہمیں واپس کر دے گا اور ہم اس کے جواب میں اسے زندہ ڈانمار سے واپس جانے کی اجازت دے دیں گے صبح اس معاہدے پر عمل درآمد ہو گا۔ اوور''..... لی کاف نے کہا۔

''اوہ کیا وہ فارمولا واپس کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ اوور''۔ فلاشر نے کہا۔

''ہاں کیونکہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ فارمولا تو اس نے حاصل کر لیا ہے لیکن وہ اب فارمولے سمیت زندہ یہاں سے باہر نہیں جا سکتا اس لئے مجبوراً اسے یہ معاہدہ کرنا پڑا ہے۔ اوور''۔ لی کاف نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''گڈ نیوز۔ اس کا تو مطلب ہے کہ آخر کار یہ عمران اور اس کے ساتھی اپنے مشن میں ناکام ہو چکے ہیں۔اوور''...... فلاشر نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اوور اینڈ آل''...... لی کاف نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر اس پر نئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر شارمر کو کال کر کے اس نے یہی ہدایات اسے بھی دے دیں۔ شارمر نے بھی فلاشر کی طرح فارمولے کی واپسی پر حیرت کا اظہار کیا تھا اور لی کاف نے وہی جواب اسے بھی دیا جو اس نے فلاشر کو دیا اور شارمر نے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی ناکامی پر مسرت کا اظہار کیا۔

''ہونہہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ عمران زندہ واپس اپنے ملک چلا جائے اس کی روح ہی واپس جائے گی یہ میرا حتمی فیصلہ ہے''۔ لی کاف نے ٹرانسمیٹر آف کر کے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر اس طرح ڈھیر ہو گیا جیسے میلوں کی مسافت طے کرنے کے بعد اسے پہلی بار بیٹھنا نصیب ہوا ہو۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات البتہ اسی طرح سے موجود تھے۔ اس نے حتمی طور پر عمران کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

لائٹ ہوٹل کے بڑے کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ رات کو ہی یہاں پہنچ گئے تھے لیکن یہاں پہنچنے کے بعد عمران ایڈی کراب سے ملنے کا کہہ کر چلا گیا تھا اور پھر صبح ہونے کے قریب اس کی واپسی ہوئی تھی۔

پوچھنے پر اس نے صرف اتنا بتایا تھا کہ وہ اس فارمولے کی کاپی تیار کرانے اور اصل فارمولے کو پاکیشیا بھجوانے کا بندوبست کر رہا تھا۔ اس کے مطابق وہ یہ چاہتا تھا کہ فارمولے کی کاپی اس وقت وہ بلیک شارک کے حوالے کرے جب اصل فارمولا پاکیشیا پہنچ جائے۔

''عمران صاحب۔ لی کاف کا کیا ردعمل ہوا ہو گا جب سی شارک کے ہیڈ کوارٹر نے اسے حکم دیا ہو گا کہ وہ آپ سے جا کر فارمولا واپس لے''...... صفدر نے کہا۔

''ردعمل کیا ہونا ہے۔ اس نے یہی سوچا ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ

سروس اپنی جانیں بچانے کے لئے خوفزدہ ہو کر فارمولا واپس کرنے پر آمادہ ہو گئی ہے اس لئے وہ خوش ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہی بات تو مجھے محسوس ہو رہی تھی اس لئے تو میں نے چیف سے بات کی تھی لیکن......'' جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم ڈپٹی چیف ہو اس لئے تم اپنے طور پر بھی فیصلہ کر سکتی ہو۔ تم فیصلہ کر لو کہ کاپی نہیں دینی تو ہم انہیں کاپی نہیں دیں گے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر چیف سے بات نہ ہوتی تو میں یہ فیصلہ کر بھی لیتی لیکن اب ایسا ممکن نہیں ہے''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''چلو یہ فیصلہ تو کر سکتی ہو کہ یہ کاپی ان سے دوبارہ واپس حاصل کر لو''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''کیا مطلب میں سمجھی نہیں تمہاری بات''...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''حالانکہ سیدھی سی بات ہے۔ کاپی ظاہر ہے دوبارہ اسی لیبارٹری میں ہی جائے گی تم وہاں ریڈ کر کے یہ کاپی واپس حاصل کر لو مسئلہ ختم''...... عمران نے کہا۔

''کیا تم ایسا کر سکتے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''میں۔ مجھے کیا ضرورت ہے ایسا کرنے کی۔ مجھے تو ایک ہی

چیک ملنا ہے اور وہ مل جائے گا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جتنا چیک تمہیں چیف دیتا ہے اس سے ڈبل رقم میں دوں گی تمہیں''...... جولیا نے کہا۔

''مس جولیا چیف کے فیصلے کے بعد آپ یہ فیصلہ نہیں کر سکتیں''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیوں نہیں کر سکتی۔ مس جولیا ڈپٹی چیف ہیں''...... تنویر نے جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''تم خواہ مخواہ جذباتی ہو رہے ہو۔ چیف ایسے معاملات میں بے حد سخت ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہم چیف کے خلاف تو فیصلہ نہیں کر رہے۔ کاپی تو ہم دے ہی دیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''تم جواب دو عمران تم کیا کہتے ہو''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کاپی واپس حاصل کرنے سے تمہارا مقصد کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہی کہ بلیک شارک اس فارمولے پر کام نہ کر سکے۔ یہ فارمولا صرف پاکیشیا کی ہے ملکیت ہونا چاہئے اور بس''...... جولیا نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے اگر تم وعدہ کرو کہ تم چیف سے ڈبل رقم دو گی تو

میں تیار ہوں''...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا جبکہ صفدر کے چہرے پر عمران کی اس بات سے حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''ویری گڈ۔ ٹھیک ہے میرا وعدہ کہ تمہیں چیف سے ڈبل رقم دوں گی''...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''جناب ایک صاحب آپ سے ملاقات کے لئے آئے ہیں ان کا نام لی کاف ہے''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے اسے کمرے میں بھجوا دو''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''لی کاف آ رہا ہے اور یہ بات سب سن لیں کہ چونکہ چیف کا فیصلہ ہے کہ کاپی واپس کرنی ہے اس لئے اس کے سامنے کسی قسم کی کوئی حرکت نہیں ہو گی''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

''یس کم ان''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور لی کاف اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا سا نظر آ رہا تھا۔

''میں فارمولا واپس لینے آیا ہوں''...... لی کاف نے اندر داخل

ہوتے ہی بگڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مل جائے گا فارمولا ایسی بھی کیا جلدی ہے اب تم ہمارے مہمان ہو آؤ بیٹھو پہلے تمہاری خدمت تو کر لیں پھر فارمولا بھی دے دیتے ہیں''...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا اس کے اٹھتے ہی اس کے باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''سوری مجھے فارمولا چاہئے اور بس''...... لی کاف نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ فائل نکالی اور اسے لی کاف کی طرف بڑھا دیا۔

''یہ لو فارمولا اور اسے چیک کر لو''...... عمران نے کہا تو لی کاف نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس سے فائل لی۔ اسے کھول کر ایک نظر دیکھا اور پھر تہہ کر کے اس نے فائل اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لی۔

''اب تو بیٹھ جاؤ تم نے ریسٹورنٹ میں میری بڑی اچھی طرح خاطر مدارت کی تھی اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس بار تمہاری مہمان نوازی بھی اچھی طرح کروں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سوری میرے پاس فضولیات کے لئے وقت نہیں ہے لیکن ایک بات بتا دوں کہ گو تم نے سی شارک ہیڈ کوارٹر سے معاہدہ کر

کے فی الحال اپنی جان بچا لی ہے لیکن میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ ڈانمار سے نکلنے کے بعد تم کسی بھی لمحے موت کا شکار ہو سکتے ہو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا''...... لی کاف نے سرد لہجے میں کہا۔

''یہ ڈانمار سے نکلنے کے بعد والی شرط کی کوئی خاص وجہ ہے ٹاپ ایجنٹ لی کاف صاحب''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں کیونکہ سی شارک ہیڈ کوارٹر نے تم سے معاہدہ کر کے مجھے روک دیا ہے ورنہ تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کسی صورت بھی ڈانمار سے زندہ نہ نکلنے دیتا۔ لیکن اب ڈانمار سے تمہارے زندہ جانے کے بعد سی شارک ہیڈ کوارٹر کا معاہدہ مکمل ہو جائے گا اور بس''...... لی کاف نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب تم ذاتی انتقام لینا چاہتے ہو۔ کیوں میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا''...... عمران نے کہا۔

''جو مرضی آئے سمجھ لو۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ تم نے میرے ہاتھوں ہی مرنا ہے''...... لی کاف نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

''ایک منٹ مسٹر لی کاف''...... عمران نے کہا تو لی کاف دروازہ کھولتے کھولتے واپس مڑ گیا۔

''سوری عمران میں جو فیصلہ کر لوں اسے کسی صورت بھی تبدیل نہیں کیا کرتا اس لئے کسی رحم کی اپیل کی ضرورت نہیں ہے''...... لی

کاف نے کہا تو عمران بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"تم مسلسل مچھر کی طرح بھیں بھیں کیئے جا رہے ہو۔ اگر عمران تمہارے سی شارک ہیڈ کوارٹر سے معاہدہ نہ کر لیتا تو تم تو کیا تمہارا پورا گروپ ہم سے یہ فارمولا واپس نہیں لے سکتا تھا اور تمہارے سی شارک ہیڈ کوارٹر نے بھی تھوکا ہوا چاٹا ہے اور تم بھی یہ فارمولا واپس لے جا کر تھوکا ہوا چاٹ رہے ہو سمجھے۔ جاؤ دفع ہو جاؤ"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو لی کاف کا چہرہ یکلخت آگ کی طرح سرخ ہو گیا۔ اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے جیب کی طرف بڑھا۔

"رک جاؤ لی کاف جیب میں ہاتھ پہنچنے سے پہلے تمہاری روح تمہارے جسم سے نکل جائے گی۔ یہ میرے ساتھی میری طرح صلح پسند نہیں ہیں اس لئے خاموشی سے واپس چلے جاؤ اور جو تمہارا جی چاہے کرتے رہنا"...... عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو لی کاف تیزی سے مڑا اور پھر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہ شخص انتہائی کینہ پرور لگتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کینہ پرور نہیں ہے۔ اپنی شکست پر یہ بری طرح سے جھنجلایا ہوا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس آپ ڈانمار سے چلے جائیں اور مجھے یہیں چھوڑ جائیں"...... اچانک جوزف نے کہا تو سب اس کی بات سن کر

چونک پڑے

"نہیں جوزف میں ذاتی انتقام کا قائل نہیں ہوں جب تک مشن تھا اس وقت تک بات دوسری تھی لیکن اب اگر لی کاف کو کچھ ہوا تو یہ ذاتی انتقام کہلائے گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات ہوتی اچانک، دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور لی کاف اندر داخل ہوا۔

"میں تمہیں گولی مارنے نہیں آیا ورنہ یہ کام تو میں پہلی بار بھی آسانی سے کر سکتا تھا میں تمہیں یہ کہنے آیا ہوں کہ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم بلیک شارک سے ہٹ کر میرے ساتھ مقابلہ کر لو۔ اگر تم مجھے شکست دے دو تو مجھے اپنی موت پر کوئی افسوس نہ ہو گا لیکن اگر تم شکست کھا جاؤ تو تم صرف میرے سامنے شکست کا صرف اعتراف کر لینا اور بس"...... لی کاف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی ذہنی طور پر بچے ہو۔ اوکے اگر تم اس بات پر خوش ہو تو میں اعتراف کر لیتا ہوں کہ میں تم سے شکست کھا چکا ہوں۔ بس اب تو خوش ہو۔ آؤ اب بیٹھو اور اپنے ذہن سے یہ ذاتی انتقام کی ضد جھٹک دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسے نہیں میں مقابلہ کرنے کے بعد اس کا فیصلہ کرنا چاہتا ہوں"...... لی کاف نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کا مقابلہ۔ ریسلنگ کا یا باکسنگ کا۔ کس قسم کا مقابلہ

کرنا چاہتے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نشانے بازی کا مقابلہ کر لو“...... لی کاف نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”کس انداز میں مقابلہ کرنا چاہتے ہو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا وہ واقعی لی کاف کو اس طرح ڈیل کر رہا تھا جیسے بڑے کسی چھوٹے بچے کو ڈیل کرتے ہیں۔

”جس انداز میں تم چاہو۔ میں بہرحال کسی نہ کسی مقابلے میں تمہیں شکست دینا چاہتا ہوں“...... لی کاف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”چلو ٹھیک ہے۔ ایسا کر لو کہ تم مجھ پر فائر کھول دو اور ریوالور میں جتنی بھی گولیاں ہیں سب چلا دو۔ اگر تمہاری چلائی ہوئی کوئی بھی گولی میرے جسم کو چھو جائے تو تم جیت گئے“...... عمران نے کہا تو لی کاف بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا تم سنجیدگی سے یہ بات کر رہے ہو“...... لی کاف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں پوری سنجیدگی سے اور یہ بھی میرا وعدہ کہ میرے ساتھی اس مقابلے میں کوئی مداخلت نہیں کریں گے“...... عمران نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم خودکشی کرنا چاہتے ہو“...... لی کاف نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

”نہیں بلکہ تمہیں زندہ رہنے کا موقع دینا چاہتا ہوں“...... عمران

نے کہا۔

”کیا مطلب میں سمجھا نہیں“...... لی کاف نے حیران ہو کر کہا۔

”مسٹر لی کاف اس قسم کے مقابلوں اور فضولیات کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہوتا۔ تم ایک اچھے انسان ہو اور مجھے تمہاری نفسیات کا پتہ چل گیا ہے۔ جب تک تمہارے دل کی بھڑاس نہیں نکلے گی اس وقت تک تم پرسکون نہیں رہ سکو گے اور اگر تم نے ذاتی انتقام کے سلسلے میں بعد میں مجھ پر کسی بھی وقت حملہ کرنے کی کوشش کو تو یقیناً تم اپنی زندگی گنوا بیٹھو گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے دل کی بھڑاس ابھی نکال لو اور پرسکون ہو کر واپس جاؤ تاکہ تمہاری زندگی محفوظ رہ سکے“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں تیار ہوں“...... لی کاف نے کہا۔

”لیکن اس کی ایک شرط ہو گی کہ تم پہلے یہ فائل میری ساتھی جولیا کو دے دو۔ اگر تمہاری کوئی گولی مجھے چھو گئی تو یہ فائل تمہیں واپس مل جائے گا ورنہ دوسری صورت میں یہ فائل میں خود تمہارے سی شارک ہیڈ کوارٹر پہنچا دوں گا“...... عمران نے کہا۔

”تمہیں احساس نہیں ہے کہ تم نے اس طرح اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ میرا نشانہ آج تک کبھی خطا نہیں ہوا۔ پورے کرانس میں مجھے نشانہ بازی میں ماسٹر سمجھا جاتا ہے۔ بڑے سے بڑا نشانہ باز آج تک میرا مقابلہ نہیں کر سکا اس لئے پہلی ہی گولی تمہارے دل میں اتر جائے گی اور تم ہلاک ہو جاؤ گے

اور ظاہر ہے اس کے بعد تمہارے ساتھی مجھے فائل دینے کی بجائے مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کریں گے لیکن میرے ریوالور میں آٹھ گولیاں ہیں اور تمہارے ساتھیوں کی تعداد بہرحال آٹھ سے کم ہے اس لئے تمہارے ساتھیوں کو بھی موت کے گھاٹ اترنا پڑے گا۔ ایسی صورت میں فائل انہیں دینے یا نہ دینے سے کیا فرق پڑے گا''...... لی کاف نے کہا۔

''اگر تمہیں اپنے آپ پر اس قدر اعتماد ہے تو پھر تو تمہیں فائل دینے میں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ تم ہم سب کو موت کے گھاٹ اتارنے کے بعد فائل آسانی سے حاصل کر سکتے ہو۔ ویسے یہ میرا وعدہ کہ میری موت کے بعد میرے ساتھی تمہیں کچھ نہیں کہیں گے اور فائل بھی واپس کر دیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لی کاف نے کوٹ کی اندرونی جیب سے فائل نکالی اور عمران کی طرف پھینک دی۔

''یہ لو فائل جولیا اور اب میرے وعدے پر قائم رہنا''۔ عمران نے فائل جھپٹ کر اسے جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ سب تماشہ ضروری ہے۔ کیا یہ احمقانہ پن نہیں ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مسٹر لی کاف ٹاپ ایجنٹ ہیں انہیں دل کے ارمان نکال لینے دو''...... عمران نے کہا۔

''مجھے حیرت ہے کہ آخر تم نے کیا سوچ کر یہ شرط لگائی ہے۔

اتنے نزدیک سے تو کوئی اناڑی بھی تمہیں گولی مار سکتا ہے کیا تم نے بلٹ پروف جیکٹ پہنی ہوئی ہے''...... لی کاف نے کہا۔

''وہ تو تم نے پہن رکھی ہے لی کاف۔ یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جنہیں موت کا خوف ہوتا ہے۔ ہم مسلمانوں کو معلوم ہے کہ موت اور زندگی کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس لئے اگر اس کا حکم آجائے تو پھر یہ بلٹ پروف جیکٹ بھی اسے نہیں روک سکتی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے پھر کیا تم تیار ہو میں فائر کروں''...... لی کاف نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

''یہ کرسیاں اور دوسرا فرنیچر ہٹا دو یہاں سے اور تم خود بھی ہٹ جاؤ اور لی کاف کو سائیلنسر لگا ہوا ریوالور دے دو تاکہ دھماکوں سے ہوٹل کے دوسرے مسافر پریشان نہ ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

''میرے پاس سائیلنسر موجود ہے ٹھیک ہے میں سائیلنسر لگا لیتا ہوں''...... لی کاف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے سائیلنسر نکالا اور اسے ریوالور کی نال پر فٹ کرنا شروع کر دیا جبکہ عمران کے ساتھیوں نے کرسیاں اور میز ہٹا دی اور اب وہ سائیڈوں پر ہو گئے تھے۔

''او کے کرو فائر تاکہ میں بھی دیکھ سکوں کہ تمہارا نشانہ کیسا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لی کاف نے ریوالور

سیدھا کیا اور ہونٹ بھینچ لئے اس کی تیز نظریں سامنے کھڑے ہوئے
عمران پر جمی ہوئی تھیں جبکہ عمران بڑے اطمینان سے کھڑا تھا لیکن
اس کی نظریں لی کاف کے ہاتھ پر جمی ہوئی تھیں پھر لی کاف کی
انگلی نے بجلی کی سی تیزی حرکت کی اسی لمحے عمران کا جسم پارے کی
طرح تڑپا اور ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی عقبی دیوار سے جا
ٹکرائی۔

"تم۔تم بچ گئے ہو"...... لی کاف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے
اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"ابھی تو سات گولیاں ہیں تمہارے ریوالور کے چیمبر میں انہیں
بھی چلاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لی کاف نے دوسرا
فائر کر دیا اور پھر تو جیسے لی کاف پر دورہ سا پڑ گیا۔ وہ مسلسل ہاتھ کو
گردش دے کر فائر کئے چلا جا رہا تھا جبکہ عمران کا جسم پارے سے
بھی زیادہ تیز رفتاری سے ہوا میں تڑپ رہا تھا اور پھر جیسے ہی ٹرچ
کی آواز سنائی دی عمران کا جسم رکا اور اس کے ساتھ ہی ایک
دھماکہ ہوا اور لی کاف کے ہاتھ میں موجود ریوالور کی نال پر لگا ہوا
سائلنسر غائب ہو گیا۔

لی کاف حیرت سے بت بنا ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کو
دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے نظریں اٹھا کر عمران کی طرف دیکھا جو
بڑے اطمینان سے کھڑا مسکرا رہا تھا اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر
آرہا تھا۔ اس نے اس ریوالور کے فائر سے سائلنسر اڑا دیا تھا۔

"تم۔تم انسان نہیں ہو سکتے۔ نہیں تم انسان نہیں ہو۔ ایسا ممکن
ہی نہیں ہے"...... اچانک لی کاف نے کہا اور اس کے ہاتھ سے
ریوالور نکل کر نیچے قالین پر جا گرا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے
تاثرات جیسے ثبت ہو کر رہ گئے تھے۔

"اب تمہیں یقین آ گیا ہو گا کہ تم واقعی دنیا کے بہترین نشانہ
باز ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لی کاف نے ایک
طویل سانس لیا۔

"مجھے اعتراف ہے کہ میں تم سے شکست کھا چکا ہوں"...... لی
کاف نے کہا۔

"یہ اعتراف بتا رہا ہے کہ تمہارے اندر کا ضمیر ابھی زندہ ہے۔
جولیا اسے فائل واپس کر دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
جولیا نے خاموشی سے آگے بڑھ کر فائل لی کاف کی طرف بڑھا
دی۔

"کیا۔ کیا تم واقعی انسان ہو"...... لی کاف نے فائل لیتے
ہوئے ایک بار پھر اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اپنے سی شارک ہیڈ کوارٹر کے انچارج لارک زیتھورا سے
پوچھ لینا وہ تمہیں بتائے گا کہ میں واقعی انسان ہوں کیونکہ مجھے یاد
ہے کہ کافی عرصہ پہلے اس نے بھی اسی طرح کے مقابلے کے بعد
مجھ سے یہی بات پوچھی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لارک زیتھورا نے کیا مطلب۔ کیا وہ بھی تم پر اسی طرح کا

فائر کھول چکا ہے''...... لی کاف نے یقین نہ آنے والے لہجے میں
کہا۔

''ہاں اور ناکام ہو جانے کی صورت میں اس نے بھی یہی سوال
کیا تھا لیکن اس وقت اس فن میں میرا استاد سنگ ہی ابھی زندہ تھا
اور زیتھورا بھی اسے جانتا تھا اس لئے جب میں نے اسے سنگ ہی
کا حوالہ دیا تو اسے یقین آ گیا کہ میں واقعی انسان ہوں''۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سنگ ہی۔ کون سنگ ہی۔ کیا مطلب''...... لی کاف نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تفصیل لارک زیتھورا سے ہی پوچھ لینا اب اگر تم چاہو تو
ہمارے ساتھ بیٹھ کر مشروب پی سکتے ہو اور چاہو تو فائل لے کر چلے
جاؤ لیکن ہم سب بہرحال اب کھڑے کھڑے تھک گئے ہیں''۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم واقعی مجھ سے بالاتر ہو مجھے اس کا اعتراف ہے اس لئے
اب میرے دل میں کوئی خلش باقی نہیں رہی اب مجھے معلوم ہو گیا
ہے کہ لارک زیتھورا نے تم سے کیوں معاہدہ کیا ہے۔ پھر ملاقات
ہو گی اور یقیناً کسی اچھے ماحول میں۔ گڈ بائی''...... لی کاف نے کہا
اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

''اس سارے تماشے کا آخر کیا ضرورت تھی''...... جولیا نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا وہ سب کرسیاں رکھ کر دوبارہ ان پر بیٹھ

چکے تھے۔

''تم پہلے اپنا وعدہ پورا کرو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کون سا وعدہ''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''وہی چیف سے ڈبل رقم دینے والا۔ میں نے تمہیں فائل
واپس دلا دی تھی۔ اب تم نے خود ہی اسے لی کاف کو واپس کر دیا
تو اس میں میرا کیا قصور''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم نے خود ہی کہا تھا کہ فائل واپس کر دوں اس لئے اب کوئی
رقم نہیں ملے گی''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے
اس طرح دونوں ہاتھوں میں سر پکڑ لیا جیسے اسے احساس ہو رہا ہو
کہ اس نے فضول اتنی محنت کی ہے۔

''عمران صاحب انتہائی طویل عرصے بعد آپ نے سنگ آرٹ
کا دوبارہ مظاہرہ کیا ہے۔ مجھے تو خطرہ تھا کہ کہیں آپ ہٹ نہ ہو
جائیں لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آپ کی چستی تو پہلے سے بھی کہیں
زیادہ بڑھ گئی ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ ساری چستی تو میں نے جولیا سے رقم لینے کے لئے دکھائی
تھی تاکہ آغا سلیمان پاشا کا کچھ دن تو منہ بند رہے گا۔ اب مجھے
کیا معلوم تھا کہ جولیا وعدے سے مکرنے میں مجھ سے بھی زیادہ
چستی دکھائے گی''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ویسے صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تمہارے انداز میں واقعی پہلے
سے زیادہ چستی تھی۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے''...... تنویر نے

کہا۔

''جب بھاری رقم ملنے کی امید لگ جائے تو چستی خود بخود آ جاتی ہے۔ بہرحال مظاہرے کی نوبت تو واقعی بڑے طویل عرصے بعد آئی ہے لیکن اس کی مخصوص ورزشیں میں باقاعدگی سے کرتا رہتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کو کب ان ورزشوں کا وقت ملتا ہے۔ میں نے کبھی آپ کو ورزش کرتے ہوئے نہیں دیکھا''...... صفدر نے کہا۔

''تمہیں کیا معلوم کہ آغا سلیمان پاشا کی تنخواہوں کی ڈیمانڈ کے بعد جب میری طرف سے انکار ہوتا ہے تو مجھے دن میں کتنی بار سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔ بس اس طرح مسلسل ورزش ہوتی رہتی ہے''...... عمران نے کہا اور سب اس کی بات پر بے اختیار ہنس دیئے۔

''عمران صاحب کیا آپ نے اس فائل میں کوئی تبدیلی کرا دی ہے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

''تبدیلی کیا مطلب یہ بات تم نے کیسے سوچ لی''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''گو لی کاف کا اندازہ بچگانہ تھا لیکن میں نے آپ کو اس طرح کا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا اس لئے میرا خیال ہے کہ اس سارے مظاہرے کے پس منظر میں یہ بات تھی کہ لی کاف

اور سی شارک ہیڈ کوارٹر دونوں کو یہ یقین آ جائے کہ فائل کی کاپی میں کوئی ہیرا پھیری نہیں کی گئی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیسے انہیں یقین آ جائے گا۔ ذرا وضاحت کرو''...... عمران نے کہا۔

''جس طرح آپ نے بتایا ہے کہ لارک زیتھورا جو سی شارک کا انچارج ہے وہ آپ سے بہت اچھی طرح واقف ہے تو لامحالہ وہ آپ کے بارے میں یہ بات بھی جانتا ہو کہ آپ آسانی سے فارمولا واپس کرنے کے قائل نہیں ہیں اور آپ سائنس میں بھی اعلیٰ صلاحیتیں رکھتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس کے ذہن میں یہ بات ہو کہ آپ کہیں فارمولے میں کوئی ایسی تبدیلی نہ کر دیں جس سے ہتھیار تیار ہی نہ ہو سکے اور آپ کے ذہن میں بھی یہ خدشہ موجود تھا اس لئے آپ نے باقاعدہ لی کاف سے پہلے فائل واپس حاصل کی اور پھر مقابلہ میں اس کی ناکامی کے بعد اسے واپس کر دی اس سے وہ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ اگر آپ نے واقعی ہیرا پھیری کی ہوتی تو آپ کبھی یہ فائل واپس نہ دیتے بلکہ لی کاف کا خاتمہ کرنے کے بعد آپ کہہ سکتے تھے کہ فائل لے کر وہ چلا گیا تھا اور اس کے بعد وہ مارا گیا نجانے اس نے فائل کہاں چھوڑی ہے۔ ویسے بھی آپ رات کو کافی دیر تک غائب رہے ہیں کاپی کرنے میں تو اتنا وقت بہرحال نہیں لگتا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تم واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتے ہو کیپٹن شکیل مجھے حقیقتاً اب

تمہارے ذہن سے خوف آنے لگا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ میں نے فارمولے میں چند ایسی تبدیلیاں کی ہیں کہ اس سے ہتھیار تو تیار ہو جائے گا لیکن وہ مطلوبہ نتائج بہرحال اس سے حاصل نہ ہو سکیں گے جو بلیک شارک چاہتا ہو گا اور لی کاف سے اس ساری کارروائی کا واقعی مطلب یہی تھا کہ اب بلیک شارک کو اس فارمولے پر شک نہیں گزرے گا اس طرح میں نے بہرحال جولیا کا کام بھی کر دیا ہے‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’لیکن عمران صاحب اس مقابلے سے انہیں کیسے یہ یقین آئے گا کہ آپ نے فارمولے میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ یہ بات میری سمجھ میں تو نہیں آ رہی‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’صالحہ کی موجودگی کے بغیر تمہیں اب کیسے سمجھ آ سکتی ہے‘‘۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’سمجھ اردو حرف س سے شروع ہوتا ہے اور انگریزی حرف ایس اس کا متبادل سمجھا جاتا ہے اس لئے اس کے نہ ہونے سے سمجھ بھی نہیں آ سکتی‘‘...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

’’آپ نے خواہ مخواہ حرفوں کی الٹ پھیر شروع کر دی۔ بہرحال آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’ابھی تھوڑی دیر بعد تمہیں خود بخود معلوم ہو جائے گا فکر مت کرو‘‘...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا

کر رسیور اٹھا لیا۔

’’علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں‘‘...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

’’سی شارک ہیڈ کوارٹر کا انچارج بول رہا ہوں‘‘...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کا بٹن آن ہونے کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز سب کو سنائی دے رہی تھی اس لئے وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

’’تو کیا واقعی لی کاف نے تم سے پوچھ لیا ہے کہ میں واقعی انسان ہوں یا نہیں‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’تم آخر اس بات پر کیوں بضد ہو کہ میں لارک زیتھورا ہوں‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

’’اس لئے کہ لارک زیتھورا کی میرے دل میں قدر ابھی بھی موجود ہے وہ واقعی ایک بہترین ایجنٹ تھا‘‘...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’بے حد شکریہ لیکن مین ہیڈ کوارٹر کی طرف سے مجھے اصل شناخت کرانے سے منع کیا گیا ہے‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

’’حالانکہ تمہارے ٹاپ ایجنٹ صاحب کو معلوم ہے کہ تمہارا نام لارک زیتھورا ہے‘‘...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’وہ میرا کلاس فیلو بھی ہے اور دوست بھی۔ ویسے بھی وہ ہماری

تنظیم کا آدمی ہے۔ بہر حال تمہارے اس سنگ آرٹ کے مظاہرے نے میرے وہ خدشات دور کر دیئے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''خدشات کیسے خدشات''...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک تو مجھے لی کاف کی طرف سے خدشہ تھا کہ وہ لامحالہ بعد میں تم پر حملہ کرنے کی حماقت کرے گا اور اس طرح میرا گروپ ایک اچھے ایجنٹ سے محروم ہو جائے گا۔ اب تم نے اسے سنگ آرٹ کا مظاہرہ دکھا کر اس پر ثابت کر دیا ہے کہ تم اس سے صلاحیتوں کے لحاظ سے بہت برتر ہو اس لئے اب وہ تم پر دوبارہ حملہ کرنے کی حماقت کبھی نہیں کرے گا اور دوسرا خدشہ میرے ذہن میں یہ تھا کہ کہیں تم نے فارمولے کی کاپی میں کوئی تبدیلی تو نہیں کی لیکن تم نے مقابلے کی شرط کے طور پر فائل واپس مانگ کر یہ خدشہ بھی دور کر دیا ہے اگر تم نے ایسا کیا ہوتا تو ظاہر ہے تم اس طرف فائل واپس نہ مانگتے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے معنی خیز نظروں سے قریب بیٹھے صفدر کی طرف دیکھا تو صفدر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اب اسے بات سمجھ آ گئی ہو۔

''لیکن میں نے اسے واپس بھی تو کر دیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ تو مجھے معلوم ہے کہ تم جو وعدہ کر لیتے ہو اسے پورا کرتے ہو۔ اگر تم اسے فائل واپس نہ کرتے تو کسی اور ذریعے سے یہ فائل مجھ تک پہنچا دیتے۔ بہر حال تمہارے اسے شرط کے طور پر واپس لینے سے میرے ذہن سے یہ خدشہ ختم ہو گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اس کا مطلب ہے میری محنت رائیگاں نہیں گئی تمہارے خدشات دور ہو گئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ تمہارا اس بات سے کیا مطلب ہے''۔ انچارج نے چونک کر کہا۔

''میرے ساتھی اس معاہدے پر خوش نہیں تھے اس لئے انہیں خوش کرنے کے لئے بڑے طویل عرصے بعد میں نے انہیں سنگ آرٹ کا تماشہ دکھایا ہے لیکن انہیں یہ تماشہ پسند نہیں آیا وہ کہہ رہے ہیں یہ کیسی بچگانہ حرکت ہے''...... عمران نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

''آپ کے ساتھی اسے بچگانہ حرکت کیسے کہہ سکتے ہیں مجھے تو افسوس ہو رہا ہے کہ میں یہ ناقابل یقین مظاہرہ خود کیوں نہ دیکھ سکا''...... انچارج نے کہا۔

''اس لئے کہ میرے ساتھی بہت آگے نکل چکے ہیں۔ وہ بیک وقت کئی کئی مشین گنوں کے مقابل سنگ آرٹ بلکہ چٹان آرٹ دکھا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

"اوہ کیا واقعی۔ کیا آپ درست کہہ رہے ہیں"...... انچارج نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"اگر تم چاہو تو مجھے اپنے ہیڈ کوارٹر کی سیر کی دعوت دے دو وہاں تم یہ مظاہرہ بھی اطمینان سے دیکھ لو گے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے انچارج بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے ویسے ہی یقین آ گیا ہے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"تمہاری مرضی نہ دیکھو مظاہرہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب وہ اتنا بھی احمق نہیں ہے کہ اس مظاہرے کے شوق میں اپنا ہیڈ کوارٹر ہی تباہ کرا بیٹھے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پہلے تو واقعی احمق نہ تھا لیکن اب احمق بن چکا ہے۔ پتہ نہیں لوگ چیف بننے کے بعد احمق کیوں ہو جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"خبردار اگر تم نے چیف کو احمق کہا۔ سوچ کر بات کیا کرو"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"چلو چیف پر تمہیں اعتراض ہے تو ڈپٹی چیف ہی سہی۔ اب تو خوش ہو"...... عمران نے کہا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا بھی عمران کے اس ترکی بہ ترکی جواب پر بے اختیار ہنس پڑی تھی۔

"عمران صاحب کیا آپ نے کال چیک کرنے کا کوئی

بندوبست کر رکھا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایک واحد تم ہو جو کیپٹن بننے کے باوجود عقل مند ہو بلکہ ضرورت سے زیادہ ہی عقل مند ہوتے جا رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ایڈی کراب بول رہا ہوں عمران صاحب۔ آپ کو فون کال جزائر غرب الہند کے قریب جزائر ونڈر ورلڈ کے ایک جزیرے کراسکانا سے کی گئی تھی"...... ایڈی کراب کی آواز سنائی دی۔

"اچھی طرح چیک کیا ہے نا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں"...... ایڈی کراب نے جواب دیا۔

"اوکے شکریہ اب ڈانمار سے ہماری واپسی کے انتظامات بھی کر دو"...... عمران نے کہا۔

"ابھی سے۔ آپ یہاں کچھ روز رہیں۔ گھومیں پھریں اور خوب سیر و تفریح کریں"...... ایڈی کراب نے کہا۔

"شکریہ۔ بس یہی ایک کام ہے جو ہمارے لئے ممنوع ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون سا کام"...... ایڈی کراب نے چونک کر پوچھا۔

"یہی سیر و تفریح"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ایڈی کراب بے اختیار ہنس پڑا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اب تمہیں اپنی بات کا جواب مل گیا کیپٹن شکیل اور یہ بھی کنفرم ہو گیا ہے کہ سی شارک کا ہیڈ کوارٹر کراسکانا جزیرے میں ہے۔ اب بتاؤ کیا اس لارک زیتھورا نے بات کر کے حماقت نہیں کی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو معلوم تھا کہ وہ لازماً فون کرے گا"...... صفدر نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ اٹھک بیٹھک میں نے صرف تنویر پر رعب ڈالنے کے لئے کی ہے ایسی بات نہیں ہے گو میرے ذہن میں یہ بات نہیں تھی کہ اس طرح لی کاف کی وجہ سے مجھے سنگ آرٹ کا مظاہرہ کرنا پڑے گا لیکن یہ بات بہرحال میرے ذہن میں موجود تھی کہ فائل پہنچنے کے بعد وہ فون کرے گا۔ البتہ سنگ آرٹ کے مظاہرے نے اس بات کو یقینی بنا دیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلنے کے بعد کیا تم اسے تباہ کرو گے"...... جولیا نے کہا۔

"فوری طور پر تو شاید نہیں لیکن یہ کنفرمیشن ایک گارنٹی بہرحال ہے اگر سی شارک نے اب پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی کی تو پھر پورا کراسکانا جزیرہ ہی سمندر میں غرق ہو کر رہے گا"...... عمران نے

سنجیدگی سے کہا۔

"اب مجھے بھی یقین آ گیا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرے گا اور تم نے اور چیف نے واقعی درست فیصلہ کیا تھا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سن لیا تم نے تنویر اسی لئے تو تمہیں کہتا تھا کہ سنگ آرٹ نہ سہی سنگریزہ آرٹ ہی سیکھ لو لیکن تم اسے فضول سمجھتے تھے اب بولو ایک ہی مظاہرے کے بعد تائید شروع ہو گئی ہے اور جب بات شروع ہو گئی ہے تو بہرحال یہ انجام تک تو پہنچے گی ہی سہی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے انجام تک پہنچے گی"...... تنویر نے جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور اس خوبصورت جواب پر عمران بھی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں چونکا دینے والا انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

مصنف

بلائنڈ سنیکس

ظہیر احمد

بلائنڈ سنیکس ۔ جو ایک کرمنل تنظیم تھی لیکن اس کا پورے تابات پر ہولڈ تھا۔

عمران ۔ جسے شوگران سیکرٹ سروس کے چیف نے جو اس کا دوست بھی تھا ایک خط لکھا اور عمران اس خط کو پڑھ کر اپنے ساتھیوں سمیت بلائنڈ سنیکس کو کچلنے کے لئے تابات روانہ ہو گیا۔

اینا کونڈا گروپ ۔ بلائنڈ سنیکس کو کچلنے کے لئے تابات میں ایک نیا گروپ وارد ہوا جس نے بلائنڈ سنیکس کو واقعی دن میں تارے دکھا دیئے۔ کیسے؟

بگ سنیک ۔ بلائنڈ سنیکس کا سربراہ جو کئی بار عمران کے ہتھے چڑھا لیکن وہ ہر بار عمران کے ہاتھوں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ کیسے ——؟

بگ سنیک ۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو آخر کار قابو کر لیا اور پھر اس نے ان سب پر خوفناک عذاب کے پہاڑ توڑنے شروع کر دیئے۔

بگ لاما ۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے بگ سنیک کو تیروں سے چھلنی کرا دیا۔ کیوں ——؟

نئے واقعات، سسپنس، ایکشن، تھرل اور ایڈونچر سے بھرپور ایک یادگار ناول۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666